بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ فاطر ۳۵/۱۰

اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے

انمول ہیرے

مؤلفہ شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ

(م ۸۵۳ھ / ۱۴۴۹ء)

ترجمہ اردو

مفتی مشتاق احمد ضیاوی نقشبندی مجددی

تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم اے، پی ایچ ڈی

ضیاء الاسلام پبلی کیشنز

محمد بن قاسم روڈ آف ایم اے جناح روڈ کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۸ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ فاطر ۳۵/۱۰

(اس کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے) فاطر ۳۵/۱۰

انمول ہیرے

مؤلفہ

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ

(م: ۸۵۳ھ / ۱۴۴۹ء)

ترجمۂ اردو

مفتی مشتاق احمد پنیالوی نقشبندی مجددی

ضیاء الاسلام پبلی کیشنز

محمد بن قاسم روڈ آف ایم اے جناح روڈ، کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۸ء

حقوق طباعت محفوظ ہیں

نام.................. **المذکرات ترجمہ المنبہات**

المعروف ''انمول ہیرے''

مصنف.................. شیخ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی

مترجم.................. مفتی محمد مشتاق احمد ہنیالوی نقشبندی مجددی

نظر ثانی.................. مولانا عبدالرحیم ہنیالوی

کمپوزنگ و ڈیزائننگ.......... قاری محمد شریف کمبوہ

صفحات.................. ۱۲۸

سنہ اشاعت.................. ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء

ناشر.................. حاجی محمد الیاس مسعودی

ہدیہ..................

ملنے کے پتے

☆.....ادارہ مسعودیہ، ۲/۶،۵-ای، ناظم آباد، کراچی (سندھ)

☆.....ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، محمد بن قاسم روڈ آف محمد علی جناح روڈ، کراچی (سندھ)

☆.....ضیاء القرآن پبلی کیشنز، انفال سینٹر، اردو بازار، کراچی (سندھ)

☆.....ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ۲۵-جاپان مینشن، ریگل، صدر کراچی (سندھ)

☆.....مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی (سندھ)

☆.....دارالعلوم چشتیہ رضویہ، پہاڑپور، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان فون: 0966-775331

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

حرفِ اول

مفتی محمد مشتاق احمد پنیالوی

☆

ساری خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے ہر زمانے اور تمام اوقات میں اور درود اس کے رسول پر جو تمام مخلوق اور جملہ کائنات سے افضل {و اشرف} ہے۔

یہ منبہات {خبرداریاں} کے عنوان سے مضامین پند و نصائح پر مشتمل ایک کتاب ہے۔ جسے ملت، حق اور دین کے روشن ستارے شیخ احمد بن علی بن محمد بن احمد نے تصنیف کیا۔ حضرت علامہ باعتبار اصل عسقلانی ہیں، پھر مصری ہیں۔ حضرت امام شافعی کے مقلد ہیں {عوام وخواص میں} ابن حجر کے نام سے مشہور رہیں۔

اس تصنیف کا منشاء و مقصود توشہ آخرت کی تیاری پر {خود کو اور دوسروں کو} آمادہ کرنا ہے۔ اس میں کچھ دو دو، کچھ تین تین یہاں تک کہ کچھ دس دس نصائح {کے عنوان سے ابواب} ہیں۔

صلى الله عليه وآله

يا سيد السادات جئتك قاصدا

أرجو رضاك وأحتمي بحماك

أنت الذي لولاك ما خلق امرؤ

كلا ولا خلق الورى لولاك

أنا طامع بالجود منك ولم يكن

لأبي حنيفة في الأنام سواك

[illegible]

فہرست

☆☆

نمبر	مضامین		صفحہ نمبر
۱	**حرف اول**	مفتی محمد مشتاق احمد پنیالوی	۴
۱	**تقدیم**	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۵
۲	**تعارف**	قاری محمد شریف کمبوہ	۸
۳	**باب الثنائی**	دو، دو نکتوں، ہیروں کا بیان	۱۲
۴	**باب الثلاثی**	تین، تین نکتوں، ہیروں کا بیان	
۵	**باب الرباعی**	چار، چار نکتوں، ہیروں کا بیان	
۶	**باب الخماسی**	پانچ، پانچ نکتوں، ہیروں کا بیان	
۷	**باب السداسی**	چھے، چھے نکتوں، ہیروں کا بیان	
۸	**باب السباعی**	سات، سات نکتوں، ہیروں کا بیان	
۹	**باب الثمانی**	آٹھ، آٹھ نکتوں، ہیروں کا بیان	
۱۰	**باب التساعی**	نو، نو نکتوں، ہیروں کا بیان	
۱۱	**باب العشاری**	دس، دس نکتوں، ہیروں کا بیان	

تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

انسان بہت عظیم ہے، ساری مخلوق میں بہترین، اس کی زندگی کا مقصد بھی عظیم ہے...... بہت عظیم، پالنہار کی بندگی...... مگر ہم نے جیتے جی اس کو بھلا دیا...... افسوس یہ کیا کیا؟

آنچہ ما کردیم بر خود ہیچ نابینا نہ کرد

دورِ جدید میں عمل کا سُست پڑ جانا، ایک عظیم المیہ ہے...... قدریں بدل گئیں، مقاصد بدل گئے، نتائج خود بخود بدل گئے...... اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے اعلیٰ اعمال کی ضرورت ہے اور اعلیٰ اعمال کے لیے اعلیٰ افکار کی ضرورت ہے...... اعلیٰ افکار ہی سے بننے کا عمل شروع ہوتا ہے......

زندگی نام ہی بننے بنانے کا ہے، جو خود نہ بن سکے دوسروں کو کب بنا سکتا ہے؟ جو خود بن گیا، کامیاب ہوگیا...... دوسروں کو بنا گیا...... یہ بننے بنانے والے کون ہیں؟ **انعمت علیهم**...... جن پر رب کریم نے احسان فرمایا، اس لیے ان کے پیچھے پیچھے چلنے کا حکم دیا تا کہ چلنے والے بھی بنتے چلے جائیں اور پھر بناتے چلے جائیں...... اس اعلیٰ مقصد کو پورا کرنے کے لیے عالم اسلام کے مشہور و معروف عالم، شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ (م ۸۵۲ھ) نے ''المنبهات'' کے نام سے عربی میں ایک نادر روزگار تالیف پیش کی جو پند و نصائح کا عظیم مجموعہ ہے...... جہاں جواہر پارے بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں، پڑھ پڑھ کر دل کی کلیاں کھلتی چلی جاتی

ہیں اور روح وجد کرتی چلی جاتی ہے ...... جہاں نسیم سحری کی ٹھنڈک ہے، بادِ سموم کی گرمی نہیں ...... جہاں بہار ہی بہار ہے، خزاں نام کو بھی نہیں ......

یہ کتاب نو ابواب پر منقسم ہے ...... مگر یہ قابل تقسیم معلوم نہیں ہوتی، ہر باب جواہرات کا خزانہ ہے، جہاں پتے پتے کی باتیں پڑھنے کو ملتی ہیں، زندگی بنانے والی، منزل تک پہنچانے والی ...... اس نادر روزگار کتاب میں قرآنی آیات بھی ہیں، احادیث مبارکہ بھی ہیں، خلفاء اربعہ، صحابہء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، علمائے کرام، مشائخ عظام علیہم الرحمۃ اور دانشوروں اور دیدہ وروں کی باتیں بھی ہیں ...... پوری کتاب میں مغز ہی مغز ہے قشر نام کو نہیں ......

یہ باتیں روح کی پکار ہیں، دلوں کی بہار ہیں، سیرتوں کا زیور ہیں، تجربات کے نگینے ہیں، مشاہدات کے خزینے ہیں، انعامات کے ہیرے ہیں، علم وحکمت کے دفینے ہیں ......

فاضل مترجم علامہ مفتی محمد مشتاق احمد بنیالوی نقشبندی مجددی قابل مبارک باد ہیں، انھوں نے ترجمے کے لیے اتنی اچھی اور مفید کتاب کا انتخاب فرمایا، نہ صرف انتخاب فرمایا بلکہ مادری زبان پشتو ہوتے ہوئے اردو زبان میں اس کا ترجمہ کیا اور المذکرات عنوان تجویز کیا ...... دنیا بھر کے اردو جاننے والے کروڑوں مسلمان اس کتاب کی روشنی میں اپنی زندگی بنا سکیں گے ...... یہ کتاب انسان سازی میں اہم کردار ادا کرے گی جو وقت کی اہم ضرورت ہے ...... یہ کتاب ہر مسلمان بلکہ ہر انسان کو حرز جان بنانے کے قابل ہے، زندگی کا انمول دستور العمل ہے ......

فاضل مترجم اگر ترجمے کے ساتھ ساتھ اس کی تخریج بھی فرما دیتے تو کتاب کی اہمیت اور افادیت دوچند ہو جاتی، مگر جو باتیں اور جو حقیقتیں اس میں درج ہیں

فہرست

☆☆

نمبر	مضامین		صفحہ نمبر
۱	**حرف اول**	مفتی محمد مشتاق احمد بنیالوی	۴
۱	**تقدیم**	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۵
۲	**تعارف**	قاری محمد شریف کمبوہ	۸
۳	**باب الثنائی**	دو، دو نکتوں، ہیروں کا بیان	۱۲
۴	**باب الثلاثی**	تین، تین نکتوں، ہیروں کا بیان	
۵	**باب الرباعی**	چار، چار نکتوں، ہیروں کا بیان	
٦	**باب الخماسی**	پانچ، پانچ نکتوں، ہیروں کا بیان	
۷	**باب السداسی**	چھے، چھے نکتوں، ہیروں کا بیان	
۸	**باب السباعی**	سات، سات نکتوں، ہیروں کا بیان	
۹	**باب الثمانی**	آٹھ، آٹھ نکتوں، ہیروں کا بیان	
۱۰	**باب التساعی**	نو، نو نکتوں، ہیروں کا بیان	
۱۱	**باب العشاری**	دس، دس نکتوں، ہیروں کا بیان	

دلیل و برہان کی محتاج نہیں ......فقیر زندگی کی ۷۶ منزلیں طے کرچکا ہے اور بہت سی باتوں کے نتائج خود مشاہدہ کرچکا ہے اس لیے وثوق سے کہہ سکتا ہے کہ جو کچھ اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے حق اور سچ ہے ......مولیٰ تعالیٰ اس کتاب کے فیض سے ہم سب کو مستفیض فرمائے ، فاضل مؤلف علیہ الرحمۃ اور فاضل مترجم زید لطفہٗ کو اجر عظیم عطا فرمائے ......آمین

۱۱رشوال المکرّم ۱۴۲۸ھ
۲۴ر اکتوبر ۲۰۰۷ء

(پروفیسر ڈاکٹر) محمد مسعود احمد
کراچی، پاکستان

☆......☆......☆

تعارف

شیخ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی

قاری محمد شریف کمبوہ

☆☆

علامہ ابن حجر عسقلانی کا اصل نام احمد، لقب شہاب الدین، کنیت ابو الفضل اور عرف ابن حجر تھا۔ شاہ عبد العزیز نے شجرۂ نسب یوں نقل کیا ہے۔

ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد علی بن محمود بن احمد بن حجر الکنان العسقلانی۔

علامہ ابن حجر ۲۳/شعبان المعظم ۷۷۳ھ / یکم مارچ ۱۳۷۲ء کو مصر میں پیدا ہوے اور بچپن میں ماں اور باپ دونوں کے سایہ سے محروم ہو گئے۔

تعلیم وتربیت:

علامہ ابن حجر نے اپنے سرپرست زکی الدین الخروبی کی نگرانی میں پرورش پائی۔ نو برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا اور قلیل مدت میں صَرف، نحو اور فقہ کی ابتدائی کتابیں پڑھ لیں۔ اس کے بعد اپنے عہد کے مشہور اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور طلب حدیث کے لیے کئی سفر کیے۔ اس سلسلہ میں مصر، حجاز، شام اور یمن کے سفروں کا تذکرہ ملتا ہے۔ علامہ ابن حجر کے بیسیوں اساتذہ کرام میں ابن الملقن، سراج الدین بلقینی، محبّ الدین ابن ھشام (م۔ ۷۹۹ھ) اور حافظ زین الدین عراقی (م۔ ۸۰۰ھ) شامل ہیں۔

عہدۂ قضا:

علامہ ابن حجر نے منصب قضا قبول کرنے سے کئی بار معذرت کی۔ آخر اپنے دوست قاضی القضاۃ جمال الدین بلقینی کی استدعا پر اس کا نائب بننا قبول کرلیا۔

محرم الحرام ۸۲۷ھ / دسمبر ۱۴۲۳ء میں قاہرہ اور اس کے مضافات کا منصب قضا انہیں تفویض کیا گیا اور تقریباً اکیس برس تک اس عہدے پر فائز رہے جس کے دوران میں بار بار معزول اور بحال کیے جاتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کئی مساجد اور مدارس میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے تھے۔ وہ قاضی، خطیب، محدث اور ایک مقبول استاد تھے۔

تصنیفات:

علامہ ابن حجر کی تصنیفات کی تعداد ڈیڑھ سو سے متجاوز ہے۔ زیادہ تر حدیث رجال اور تاریخ سے متعلق ہیں۔ تاہم ان میں ادب، فقہ اور کلام کے مباحث بھی آگئے ہیں۔ شاہ عبد العزیز نے اُن کی مندرجہ ذیل کتابوں کا ذکر کیا ہے:

فتح الباری فی شرح البخاری، تخریج الاحادیث الاذکار، اللباب فی شرح قول الترمذی وفی الباب، تہذیب التہذیب، تقریب التہذیب، انتفال بیان الرجال، طبقات الحفاظ، الکاف الشاف فی تخریج احادیث الکشاف، نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ، مناسک الحج، الاحادیث العشاریہ، قوۃ الحجاج، دیوان الشعر وغیرہ

وفات:

علامہ ابن حجر نے ۲۸ ذی الحجہ ۸۵۲ھ/ ۲۳ فروری ۱۴۴۹ء کو لاکھوں لوگوں کو دین اسلام پر گامزن فرما کر اس دنیائے فانی سے کوچ فرمایا۔

مآخذ و مراجع:

☆ ...... تذکرہ مصنفین درس نظامی، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء

☆ ...... بستان المحدثین، شاہ عبد العزیز دہلوی بحوالہ تذکرہ مصنفین درس نظامی، مطبوعہ لاہور

☆ ...... بلوغ المرام، مطبوعہ لاہور

☆ ...... ☆ ...... ☆

بسم الله الرحمن الرحيم

پند ونصائح کا عظیم مجموعہ

اَلْمُذَكِّرَات

اردو ترجمہ

اَلْمُنَبِّهَات

المعروف

انمول ہیرے

مصنف

شیخ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی

مترجم

مفتی مشتاق احمد پنیالوی نقشبندی مجددی

ادارۂ مسعودیہ کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

(۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء)

پہلا باب

دو{ نکتوں، ہیروں} کا بیان

☆☆

۱...... ان ہی ہیروں میں ہے وہ جو رسول کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دو عادتیں ایسی ہیں کہ ان دونوں سے بہتر کوئی عادت نہیں ۔

◎......اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا

◎......مسلمانوں کو نفع پہنچانا

اور دو عادتیں ایسی ہیں کہ ان سے زیادہ بدتر کوئی عادت نہیں

⊙......اللہ عزوجل کے ساتھ شریک ٹھہرانا

⊙......مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا

۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

علماء کی ہم نشینی اور اور اہل حکمت {دانا} کی باتیں بغور سننے کو تم اپنے اوپر لازم جانو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو حکمت[۱] کے نور سے اس طرح زندہ کرتا ہے جس طرح مردہ زمین کو بارش کے پانی سے {سرسبزی وشادابی عنایت فرما کر}۔

۳......حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے {فرمایا}:

{۱} حکمت سے مراد یہاں شریعت کے احکام ہیں یعنی جس کو علم ظاہر اور علم باطن حاصل ہو وہ حکیم ہے۔ اس کتاب میں ہر جگہ لفظ حکیم سے یہی مراد ہے۔{جیلانوی}

جو شخص بغیر تیاری اور زادِ راہ [۱] {توشہ} کے قبر میں پہنچ گیا گویا وہ سمندر میں بغیر کشتی کے داخل ہوا۔

۴ ...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دنیا کی عزت کا ذریعہ مال اور آخرت کی {زندگی میں} عزت کا ذریعہ نیک اعمال ہیں۔

۵ ...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دنیا کا غم دل میں تاریکی {لاتا} ہے اور آخرت کا غم دل میں روشنی [۲] {پیدا کرتا} ہے۔

۶ ...... حضرت علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جو شخص علم دین کا طالب ہے {یعنی علم دین کی تلاش و جستجو میں مصروف رہتا ہے} جنت اس کی طلب میں ہوتی ہے اور جو شخص گناہ و نافرمانی {کے مواقع کی تلاش میں مشغول} رہتا ہے جہنم اس کی تلاش میں لگی رہتی ہے۔

۷ ...... حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

شریف انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتا اور عقلمند دنیا کو آخرت پر ترجیح نہیں دیتا۔

{۱} قبر کا توشہ اور زادِ راہ نیک اعمال ہیں۔

{۲} دنیا کے غموں کی وجہ سے آخرت سے توجہ ہٹ جاتی ہے اس کی وجہ سے دل کے تاریک ہونے کا خدشہ ہوتا ہے جس سے ایمان کا نور مدہم ہو جاتا ہے اور آخرت کی فکر کرنے سے نور ایمان دل میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

۸ ......حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

جس کا اصل سرمایہ تقوٰی ہو لوگوں کی زبانیں اس کی دینی {لحاظ} سے تعریف کرتے ہوئے تھک جاتی ہیں، اور جس کا اصل سرمایہ {مقصود زندگی} دنیا ہو لوگوں کی زبانیں اس کے دینی {لحاظ سے} نقصان کو بیان کرتے ہوئے تھک جاتی ہیں۔

۹ ......حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ:

ہر وہ گناہ جو خواہش نفس سے سرزد ہو اس کی بخشش کی امید کی جاسکتی ہے اور ہر وہ گناہ جو تکبر کی وجہ سے ہو اس کی معافی کی امید نہیں، اس لیے کہ ابلیس کی نافرمانی تکبر کی وجہ سے تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کی بھول[1] {لغزش} فطری رغبت {نفس کی خواہش} کی وجہ سے تھی۔

{۱} حضرت آدم علیہ السلام کو خیال ہوا کہ " لا تقربا هذه الشجرة " {اس درخت کے قریب نہ جانا} کی نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں اور یہ کہ حکم امتنائی نہیں ایک مربیانہ مشورہ ہے۔ کیونکہ وہ اگر اس نہی کو تحریمی سمجھتے اور اس کو حکم امتنائی سمجھتے تو ہرگز ایسا نہ کرتے کہ انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں قبل از اعلان نبوت بھی اور بعد از اعلان نبوت بھی۔ ان سے کوئی فعل، کوئی قول ایسا سرزد ہو ہی نہیں سکتا۔ جس میں تمرد، سرکشی اور بالمقصد نافرمانی کی بو بھی پائی جائے۔ تو یہاں حضرت آدم سے اجتہاد میں غلطی {خطا} ہوئی اور خطائے اجتہادی معصیت نہیں ہوتی۔ مگر چونکہ یہ خطا ان کے شایان شان بھی نہیں ہوتی اس لیے انہیں فوراً ہی متنبہ کردیا جاتا ہے کہ یہ عمل تمہاری جلالت قدر اور عظمت شان کی سبکی کا باعث ہے اور قطعی غیر مناسب ہے۔ اس لیے قرآن کریم نے کئی مقامات پر حضرت آدم کو ہر قسم کے ارادی اور عملی گناہ سے برات کا اظہار بھی فرمادیا ہے۔ مثلاً "ولم نجد له عزما" {ہم نے اس کے لیے اس کا ارادہ نہ پایا} یعنی اس میں ان کے ارادے کا دخل نہ تھا۔

{بقیہ اگلے صفحے پر}

۱۰......بعض زُہاد سے مروی ہے کہ:

جو شخص گناہ کرتا ہوا خوش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے روتا ہوا جہنم میں داخل کرے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طاعت و بندگی بجالائے پھر بھی {عذاب الٰہی سے خوف کھا کر} گریہ وزاری کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے خوش خوش جنت میں داخل کرے گا۔

۱۱......بعض حکماء فرماتے ہیں کہ:

صغیرہ گناہوں کو معمولی نہ سمجھو کیونکہ ان سے بڑے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔

۱۲......حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

گناہ صغیرہ {چھوٹا گناہ} بار بار کرنے سے گناہ صغیرہ نہیں رہتا {کبیرہ ہو جاتا ہے} اور گناہ کبیرہ استغفار {معافی مانگنا} کے ساتھ کبیرہ {بڑا} گناہ نہیں رہتا۔ {معاف کر دیا جاتا ہے}

۱۳......کہا گیا ہے کہ:

عارف {بندۂ حق شناس} کی توجہ اللہ کی ثناء کی طرف ہوتی ہے

{بقیہ} انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کالغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر تلاوت قرآن اور روایت حدیث کے سوا حرام، حرام اور سخت حرام ہے۔ ان کے یہ افعال جن کو زلت ولغزش سے تعبیر کیا گیا، ہزاروں حکمتوں، مصلحتوں پر مبنی اور کثیر در کثیر فوائد و برکات کی مثمر ہے۔ حضرت آدم ؑ کی اسی ایک لغزش کو دیکھیے کہ اگر وہ نہ ہوتی آپ جنت سے نہ اترتے، دنیا آباد نہ ہوتی، نہ کتابیں اترتیں، نہ رسول آتے، نہ جہاد ہوتا، لاکھوں کروڑوں کا رہائے ثواب کے دروازے بند رہتے۔ ان کے دروازے کھلنا اسی ایک لغزش کا نتیجہ مبارکہ ہے۔ بالجملہ انبیاء کی لغزش {من وتو کس شمار میں ہیں} صدیقین کے حسنات سے افضل واعلیٰ ہے۔

اور زاہد {عابد، بندۂ گوشہ نشین} کی توجہ دعا کی طرف ہوتی ہے۔اس لیے کہ عارف کا مقصود اس کا رب {اللہ تعالیٰ کی ذات} ہوتا ہے اور عابدوں کا مقصود اپنا نفس {عذاب سے بچانا} ہوتا ہے۔

١٤......بعض حکماء نے کہا ہے کہ:

جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو زیادہ دوست {کارساز} جانے اس کی معرفت الٰہی میں {ابھی} بڑا خلل ونقصان ہے اور جو اپنے نفس کے علاوہ کسی اور کو اپنا بڑا دشمن سمجھے تو اس نے اپنے نفس کی حقیقت کو پہچاننے میں کمی کی۔

١٥......حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے {اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "ظھر الفساد فی البر والبحر" {خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہوا} کی تفسیر میں} فرمایا کہ:

البر {خشکی} سے مراد زبان ہے اور البحر {سمندر} سے مراد دل ہے۔ جب زبان بگڑ جاتی ہے {جھوٹ، غیبت، چغل خوری وغیرہ سے} تو لوگ اس پر روتے ہیں {پریشان ہوتے ہیں} اور جب دل میں فساد پیدا ہوتا ہے {کثرت معاصی، نافرمانیوں کی زیادتی، حق نہ سننے سے} تو فرشتے اس پر روتے ہیں۔

١٦......کہا گیا ہے کہ:

خواہشات {کی پیروی} بادشاہوں کو غلام بنا دیتی ہے اور صبر غلاموں کو بادشاہ بنا دیتا ہے کیا تمہیں قصہ حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا معلوم نہیں؟

۱۷......کہا گیا ہے کہ:

خوشخبری وبشارت اس کے لیے ہے جس کی رہنما اس کی عقل ہو اور خواہشات نفس اس کی قید میں ہو اور ہلاکت ہے اس کے لیے جس کی خواہشات نفس اس کی رہنما ہو اور عقل قیدی ہو۔

۱۸......کہا گیا ہے کہ:

جس نے گناہ کرنا چھوڑ دیا اس کا دل نرم ہوا اور جس نے رزق حرام کو چھوڑا اور حلال کھایا اس کے تدبر {فکر} میں پاکیزگی آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جو حکم میں نے تم کو دیا اس میں میری اطاعت کرو اور جس کی میں نے تم کو نصیحت کی اس میں میری حکم عدولی نہ کرو۔

۱۹......کہا گیا ہے کہ:

کامل عقل مندی رضائے الٰہی کی اتباع اور اس کے غصہ سے بچنے میں ہے۔

۲۰......کہا گیا ہے کہ:

عالم کے لیے کوئی جگہ پردیس نہیں [۱] اور جاہل کا کوئی وطن نہیں۔

۲۱......کہا گیا ہے کہ:

جو شخص اطاعت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے وہ

{۱} عالم جہاں بھی جائے گا علم کے قدر دان پروانہ وار اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور اسے بیگانگی محسوس نہ ہوگی اور جاہل کی عزت، قدر اس کے اپنے وطن میں بھی نہیں ہوتی۔ تو گویا وہ اپنے وطن میں ہوتے ہوئے بھی پردیسی ہے۔

لوگوں میں غیر معروف[۱] ہوتا ہے۔

۲۲......کہا گیا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کی بندگی و طاعت میں مشغول رہنا معرفت {ربانی} کی دلیل ہے جیسا کہ جسم کی حرکت زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

تمام گناہوں کی بنیاد دنیا کی محبت ہے اور تمام فتنوں کی بنیاد عُشر، زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا ہے۔

۲۴......کہا گیا ہے کہ:

اپنی غلطی کا اقرار کرنے والا ہمیشہ سب کے نزدیک محبوب ہوتا ہے اس لیے کہ اقرار جرم مقبولیت {سعادت مندی، نیک بختی کی} علامت ہے۔

۲۵......کہا گیا ہے کہ:

نعمتوں کی ناشکری کرنے والا {قابل} ملامت ہے اور بے وقوف کی صحبت سے بد بختی ہی ملتی ہے۔

۲۶......کسی شاعر نے کی خوب کہا ہے کہ:

اے وہ شخص جو دنیا میں مشغول {آخرت سے غافل} ہے دھوکہ میں ڈالا اس کو لمبی امیدوں نے۔

{۱} اسے خلق خدا کی پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ اسے با خدا کہیں، خدا والا جانیں، اللہ والا مانیں۔

ہمیشہ وہ غفلت میں رہا یہاں تک کہ موت اس کے قریب آگئی ۔
موت اچانک آنے والی ہے اور قبر{انسان کے} اعمال کا صندوق{ آماجگاہ} ہے ۔
اس{دنیا} کی مشقتوں پر صبر کر کیونکہ موت مقررہ وقت سے پہلے نہیں آتی ۔

☆......☆......☆

باب الثُّلا ثی

تین نکتوں، ہیروں کا بیان

☆☆

۱......نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:

جو شخص تنگی معاش کی شکایت کرتا ہوا صبح کو اُٹھا گویا اس نے اپنے رب سے شکایت کی اور جو شخص دنیاوی تفکرات کی وجہ سے غمزدہ صورت بنائے ہوئے بیدار ہوتا ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ پر ناراضگی کی حالت میں بیدار ہوا اور جو کسی دولت مند کی خاطر مدارات اس کی دولت کی وجہ سے کرے تو اس کے دین کے دوتہائی حصے غارت ہو گئے۔

۲......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

تین چیزیں دوسری تین چیزوں سے حاصل نہیں کی جاسکتیں

- دولت امیدوں سے
- جوانی خضاب لگانے سے
- اور کامل تندرستی دوائی سے

۳......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

- لوگوں سے اچھی طرح گھل مل کر زندگی گزارنا {اچھائی کا معاملہ کرنا} آدھی عقل ہے۔
- اور بہتر سوال آدھا علم ہے
- اور میانہ روی {حُسن تدبیر} آدھی روزی ہے۔

۴.....حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

◎ جس نے دنیا {کی محبت} چھوڑ دی اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے

◎ اور جس شخص نے گناہوں کو چھوڑا فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں

◎ اور جس نے مسلمانوں سے حرص ولالچ {کا رشتہ} کاٹ لیا تو مسلمان اس سے محبت کرتے ہیں۔

۵.....حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ:

● دنیا کی نعمتوں میں سے تم کو اسلام ہر نعمت سے بے نیاز کرنے کے لیے کافی ہے

● اور مشغولیات میں سے صرف اللہ کی اطاعت کافی مشغولی ہے

● اور عبرت حاصل کرنے کے لیے تم کو موت کافی عبرت ہے۔

۶.....حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ:

⌑ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ ان کی ناشکری پر ان کو ڈھیل[1] دی جاتی ہے

⌑ اور بہت سے ایسے {لوگ} ہیں جو اپنی تعریف {سن کر اس} سے فتنہ میں پڑ جاتے ہیں

⌑ اور کتنے لوگ ایسے ہیں جو {اپنی بدکاریوں پر} پردہ پوشی کی وجہ سے {ارتکاب

{ا} یعنی گناہ گار پر جب نعمتوں کی زیادتی ہو تو وہ مزید گناہ کرنے لگتا ہے اس سوچ کے ساتھ کہ اگر میں ناکارہ ہوتا تو یہ نعمتیں مجھ سے چھن جاتیں اور میں ان سے محروم رہ جاتا، اسی طرح خوشامد پرست لوگوں کی زبان سے اپنی تعریف سن کر فتنہ میں پڑ جاتا ہے، اس طرح وہ سوچتا ہے کہ بالکل نیک ہوں ورنہ لوگ میری تعریف کیوں کرتے اور اس طرح گناہوں کی پردہ پوشی پر وہ سوچتا ہے کہ مجھ میں کوئی کمزوری یا برائی ہے ہی نہیں اور میں بہت نیک ہوں ورنہ لوگ مجھے برا کہتے اور میری برائی بیان کرتے۔

گناہ پر اور {جری} ہو جاتے ہیں۔

۷......حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

زبور مقدس میں یہ بات لکھی ہوئی تھی کہ عاقل پر لازم ہے صرف تین چیزوں سے سروکار رکھے۔ آخرت کے لیے زادراہ کی تیاری، گزارے کے لائق روزی اور حلال سے لذت حاصل کرے۔ (حرام سے بچے)

۸......نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تین چیزیں (آخرت کے مصائب سے) نجات دلانے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، تین چیزیں درجہ بلند کرنے والی ہیں اور تین چیزیں {گناہوں کو} مٹانے والی ہیں۔

- منجیات {نجات دلانے والی} یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ظاہر و باطن {تنہائی و محفل یا انفرادی و اجتماعی طور پر} سے ڈرنا اور تنگ دستی اور تونگری میں میانہ روی اور غصہ و خوشی {ہر حالت} میں انصاف کرنا۔
- درجات {درجہ بلند کرنے والی} یہ ہیں سلام پھیلانا، کھانا کھلانا {محتاجوں، مسکینوں وغیرہ کو} اور لوگوں کے سونے کے وقت نماز {تہجد} پڑھنا۔
- مہلکات {ہلاک کرنے والی} یہ ہیں بخل شدید، خواہشات نفس کی پیروی اور انسان کا اپنے آپ کو اچھا سمجھنا۔
- کفارات {گناہوں کو مٹانے والی} یہ ہیں سخت سردی کے موسم میں اچھی طرح وضو کرنا اور باجماعت نماز کے لیے (مسجد کی طرف) جانا، ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

۹......حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی:

یارسول اللہ! {آپ ہر امتی سے کہہ دیں کہ} جب تک چاہو زندگی گزارو آخر کار تم کو مرنا ہے اور جس کو چاہو پسند کرو آخر کار تم کو اس سے جدا ہونا ہے اور جو عمل چاہو کرو آخر کار تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے۔

۱۰......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

تین {قسم کے} لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس دن عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔جس دن صرف اس {عرش} کا سایہ ہوگا۔

- ......سختیوں اور نا گواریوں کے باوجود کامل وضو کرنے والا
- ......اندھیری راتوں میں مسجد کی طرف چلنے والا
- ......اور بھوکے کو پیٹ بھر کھانا کھلانے والا

۱۱......حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خلیل کن وجوہ سے بنایا؟ ارشاد فرمایا تین چیزوں کی وجہ سے:

- حکم الٰہی کو اس کے غیر پر ترجیح دی {حکم خالق کی بجا آوری کے مقابل کسی کی بات نہ مانی}
- جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ذمہ کرم لیا میں نے کبھی اس کے لیے فکر و تردد نہ کیا
- اور میں نے کبھی بھی بغیر مہمان کے کھانا نہیں کھایا۔

۱۲......بعض حکماء سے روایت ہے کہ:

تین چیزیں افکار و آلام {پریشانیوں} کو دور کرتی ہیں۔

- اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

- اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی ملاقات
- عقلمندوں کی باتیں سننا۔

۱۳.....حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

بے ادب کے پاس علم نہیں ہوتا، صبر نہ کرنے والے کے پاس {کمال} دین نہیں ہوتا، جو پرہیز گار نہ ہو اس کو اللہ تعالیٰ کا قرب نہیں ملے گا۔

۱۴.....مروی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص علم کی طلب میں نکلا۔ یہ {خبر} اس {زمانہ} کے نبی کو پہنچی تو آدمی بھیج کر اس کو بلوایا اور اس سے فرمایا:

اے جوان! میں تجھے تین چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں اس میں اگلوں اور پچھلوں کو {خلاصہء} علم ہے۔ پوشیدہ اور اعلانیہ اللہ تعالیٰ سے ڈر، اپنی زبان {دنیا دار} مخلوق {کے ذکر} [1] سے روک اور {اگر ذکر کرنا ہے تو} اچھائی سے ان کا ذکر کر۔ اس روٹی {کے ٹکڑے کو} جسے تو کھانا چاہتا ہے وہ حلال کا ہونا چاہیے۔

{یہ نصیحتیں سن کر} اس نوجوان اردہ سفر ترک کردیا۔

۱۵.....مروی ہے کہ بنی اسرائیل کہ ایک شخص نے علم {کی کتابوں} کے اسّی [80] صندوق جمع کیے مگر اس علم سے فائدہ حاصل نہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس {زمانہ} کے نبی کی طرف وحی بھیجی کہ:

{۱} یعنی غیبت سے اس لیے کہ یہ گناہ کبیرہ ہے اور اسی طرح خوراک وغیرہ کا بھی خیال رکھے کہ یہ حلال ہونا چاہیے اس لیے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ''وہ گوشت جو حرام سے پروان چڑھے یہ اس لائق ہے اُسے {جہنم کی} کی آگ سے جلایا جائے'' پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ حلال روزی کمائے اور اسے کھانے کی کوشش کرے اور حرام سے اپنے آپ کو بچائے تا کہ اس حدیث شریف میں کی گئی وعید سے بچ سکے۔

اس{علم کے صندوق} جمع کرنے والے سے کہہ دو کہ اگر تم اس سے بھی زیادہ علم کی کتابیں جمع کرلو گے تو تجھے اس وقت تک نفع نہ دیں گی جب تک تو تین چیزوں پر عمل نہ کرے۔

- ......دنیا سے محبت نہ کر کہ یہ مومن کا{مستقل} گھر نہیں
- ......شیطان{شیطان صفت انسان} کی دوستی نہ کر کہ یہ مومن کا دوست نہیں
- ......اور تو کسی کو تکلیف نہ دے کہ مومنین کا طریقہ نہیں۔

۱۶......حضرت ابی سلیمان دارنی اپنی مناجات میں یہ کہا کرتے تھے:

- اے رب! اگر تو میری نافرمانیوں پر گرفت فرمائے گا تو میں تیرے ہی عفو و کرم کے دامن میں پناہ لوں گا
- اگر تو مجھ پر میرے بخل کی وجہ سے گرفت کرنا چاہے گا تو میں تیری سخاوت {اور تیری بلا طلب عطا} کا واسطہ تجھے دوں گا۔
- اگر تو مجھے جہنم میں داخل کرے گا تو میں دوزخ والوں کو بتا دوں گا کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں {مقصود کلام یہ ہے کہ بندے کو اپنے مولیٰ ہی کے سایہ رحمت میں پناہ مل سکتی ہے، کہیں اور نہیں}

۱۷......کہا گیا ہے کہ:

بڑا خوش نصیب وہ ہے جس کا دل عالم {باخبر، ذاکر} ہو اور بدن{مصائب پر} صابر ہو اور جو کچھ اس کے پاس ہو اسی پر قناعت کرتا ہو۔

۱۸......حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ:

تم سے پہلے والے{لوگ} تین عادتوں کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

- بغیر ضرورت بولنے سے
- زائد از ضرورت کھانے سے
- اور بلا حاجت {زائد} سوتے رہنے سے۔

۱۹......حضرت یحییٰ بن معاذ رازی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ:

خوشخبری اس شخص کے لیے جو دنیا کو چھوڑ دے قبل اس کے کہ وہ {دنیا} اس کو چھوڑ دے اور اپنی قبر تیار کرے (قبر کی تیاری) اس سے پہلے کہ اس میں داخل کیا جائے اور اپنے رب کو راضی کر لے اس کی ملاقات سے پہلے۔

۲۰......حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرماتے ہیں کہ:

جس کے پاس نہ اللہ تعالیٰ کی سنتِ کریمہ ہو نہ رسول اللہ کی سنتِ حمیدہ ہو اور نہ اللہ کے دوستوں کا طریقہ مرضیہ ہو تو گویا کہ وہ خالی ہاتھ ہے۔ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی سنت کریمہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا، رازوں کا چھپانا، اور عرض کیا گیا کہ رسول اللہ کی سنت حمیدہ کیا ہے؟ فرمایا، لوگوں سے اچھا معاملہ کرنا، اور عرض کیا گیا کہ اللہ کے دوستوں کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا، لوگوں کی ایذا رسانیوں کو برداشت کرنا۔

۲۱......{پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ}:

تم سے پہلے لوگ ایک دوسرے کو تین باتوں کی وصیت کیا کرتے تھے اور اس کو لکھوایا کرتے تھے۔

⊙......جو شخص آخرت کے لیے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دینی و دنیاوی کاموں کا

کفیل ہو جاتا ہے

⊙......جو اپنے باطن کو { آلائشوں سے پاک کر کے } حسین بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو بھی آراستہ فرما دیتا ہے

⊙......جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان امور کی اصلاح کی اللہ تعالیٰ اس کے اور بندوں کے درمیان معاملات کو ٹھیک کر دے گا۔

۲۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک { نیک اعمال کر کے } بہترین بندہ بن اور اپنے نفس کے نزدیک سب سے برا بن کر رہ اور لوگوں میں ایک عام آدمی کی طرح رہ۔

۲۳......روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عُزیر پیغمبر علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ:

اگر تو نے کوئی چھوٹا گناہ کر لیا تو اس کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھ { بلکہ } یہ دیکھ کہ تو کس کی نافرمانی کر رہا ہے اور اگر تجھے کوئی معمولی سی بھلائی پہنچے تو اس کو معمولی نہ سمجھو یہ دیکھو کہ کس { جلیل وعظیم ہستی } نے عطا کی ہے اور جب تجھے کوئی ناخوشگوار بات پہنچے تو لوگوں سے اس کی شکایت نہ کر کہ جب تمہاری برائیاں مجھ تک پہنچتی ہیں تو میں فرشتوں پر اس کو ظاہر نہیں کرتا۔

۲۴......حضرت حاتم اصم رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ:

ہر صبح کو شیطان { میرے پاس آکر } مجھ سے پوچھتا ہے کہ { آج } کیا کھاؤ گے؟ کیا پہنو گے؟ کہاں سکونت اختیار کرو گے؟ تو میں اس کو کہتا ہوں، موت { کا غم } کھاؤں گا اور کفن پہنوں گا اور قبر میں جا کر ٹھہروں گا۔

۲۵......سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ:

جو شخص گناہ و نافرمانی کی ذلت سے نکل کر {توبہ کر کے صالح بن کر} طاعت وفرمانبرداری کی عزت و ناموری کی جانب نکلے اللہ تعالیٰ اسے {تین نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے اُسے} مال ودولت کے بغیر {مخلوق سے} مستغنی فرماتا ہے اور لشکر نہ ہوتے ہوئے اس کی مدد فرماتا ہے اور قبیلہ نہ ہوتے ہوئے اسے عزت وسرفرازی سے نوازتا ہے۔

۲۶......مروی ہے کہ:

حضور ﷺ ایک دن اپنے صحابہ کرام کی طرف نکلے تو فرمایا کہ تم {لوگوں نے} کس حالت میں صبح کی، صحابہ نے عرض کی ہم نے ایمان کی حالت میں صبح کی، تو آپ نے فرمایا، تمہارے ایمان کی علامت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی ہم ناخوشگوار حالات پر صبر، فراخ دستی اور آسودگی میں شکر کرتے ہیں اور اللہ کے فیصلے {قضا وقدر} پر راضی رہتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم! تم واقعی پکے مؤمن ہو۔

۲۷......اللہ تعالیٰ بعض انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف وحی فرمائی کہ:

جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ میں اس کو اپنی جنت میں داخل کروں گا اور جو مجھ سے اس حال میں ملا کہ مجھ سے ڈرتا ہے {گرفت، عتاب، عذاب سے خوفزدہ، گھبراہٹ میں مبتلا ہے، فیصلہ ہوتا ہے کدھر جانے کا حکم ملتا ہے} تو اس کو میں آگ {عذاب جہنم} سے بچالوں گا اور جو مجھ سے اس حال میں ملا کہ {اپنے افعال پر نادم و پشیمان ہوکر} مجھ سے حیا کرتا ہے تو میں اس کے گناہ محافظ فرشتوں {کراماً کاتبین} کو بُھلا دوں گا۔

۲۸......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

{اے بندہ خدا} جو فرائض اللہ تعالیٰ نے تیرے ذمہ کیے ان کو ادا کر تو سب سے زیادہ عبادت کرنے والا {شمار} ہوگا اور ان تمام چیزوں سے دور رہ جن سے دور رہنے کا اللہ نے حکم دیا ہے تو سب سے بڑا زاہد ہوگا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تقسیم {رزق سے} تیرے لیے مقرر کیا ہے اس پر راضی رہ تو سب سے زیادہ مالدار {بے نیاز} ہوگا۔

۲۹ ...... حضرت صالح مرقدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ:

آپ کا بعض {قدیمی} بستیوں {کے کھنڈرات} پر گزر ہوا تو فرمایا اے بستیاں! تم کو پہلے تعمیر کرنے والے اور رہنے والے کہاں ہیں اور تمہارے پہلے آباد کرنے والے کہاں ہیں اور تمہارے پہلے بسانے والے کدھر ہیں؟ {وہ اجڑے ہوئے کھنڈرات کیا جواب دے سکتے ہیں؟} ہاتف غیبی نے آواز دی، ان کے نام ونشان مٹ چکے ہیں اور ان کے جسم {ریزہ ریزہ ہوکر} مٹی میں مل چکے ہیں اور ان کے اعمال باقی رہے جو ان کی گردنوں میں طوق بنا کر ڈال دیے گئے۔

۳۰ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جس پر چاہو احسان کرو {اپنے سلوک اور اچھے برتاؤ سے جب اُسے گرویدہ بنالو گے تو} تم اُس کے امیر {پیش رو} بن جاؤ گے اور جس سے چاہو سوال کرو {مانگو، جب تمہارا دستِ حاجت اس کی جانب پھیلے گا تو نتیجۃً} تم اس کے {زیر اثر آکر اس کے} قیدی بن جاؤ گے اور جس سے چاہو مستغنی اور بے نیاز بن جاؤ تو تم اس کے ہمسر اور برابر ہوگے۔

۳۱ ...... حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

دنیا کی طلب کو چھوڑنا ہی دنیا کا حاصل کرنا ہے تو جس نے دنیا کو بالکل کو چھوڑا اس نے دنیا کو بالکل حاصل کرلیا اور جو طلب دنیا کے پیچھے پڑ گیا گویا وہ دنیا سے محروم

ہوگیا دنیا کا حصول اِسے چھوڑنے میں ہے اوراس سے محرومی اس کے پیچھے پڑے رہنے میں ہے[1]۔

۳۲......حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ:

آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کوزُہد{وتقوٰی کا یہ مقام} کیسے حاصل ہوا،فرمایا کہ تین چیزوں کی وجہ سے،قبر کی دہشتوں کا مجھے علم ہوا جبکہ کوئی میرا انیس وغم گسار نہ تھا میں نے{آخرت کا} راستہ دور دراز دیکھا حالانکہ میرے پاس{نیک اعمال کا} توشہ نہ تھا اور میں نے فیصلہ کرنے والے{اللہ تعالیٰ} کو جبار دیکھا اور میرے پاس{رہائی کی کوئی} دلیل نہ تھی۔{اس لیے میں نے تقوٰی اختیار کیا تا کہ تمام کوتاہیوں کی تلافی ہوجائے}

۳۳......اورحضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ{آپ بلند پایہ اہلِ معرفت میں ہیں} سے مروی ہے کہ آپ نے مناجات رب میں فرمایا:

اے میرے پروردگار میں اپنی عمر بھر کی ساری نیکیاں تیرے حوالے کرنے کو پسند کرتا ہوں حالانکہ میں بے کسل محتاج ہوں{اورتو قادر وطاقت ور} تو اے میرے مولیٰ تو کیوں نہ چاہے گا کہ تو میری کوتاہیاں میرے لیے بخش دے{اوراسے درگزر فرمائے} جبکہ تو بے نیاز مالک ومولیٰ ہے۔نیز فرمایا جب تم اللہ تعالیٰ کی قربت سے مانوس ہونا چاہتے ہوتو اپنے نفس سے وحشت زدہ رہو اورفرمایا کہ اگر تم کو{اللہ کے قرب و} وصال کی لذت سے واقفیت ہوتی تو تم کواس کے ہجر وفراق کی تلخی کا بھی پتا ہوتا۔

(۱)خلاصہ کلام یہ کہ دنیا کا کام بالکل چھوڑ دینا اور اورکلیۃً اس سے کنارہ کش ہونا انسان کے بس کی بات نہیں۔فطری ضروریات اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔اورنہ تما مجا دنیا اوراس کی تمام رعنائیوں کا حصول قدرت انسانی میں ہے اگرچہ آدمی اس کے لیے تن من دھن سے لگا رہے ہاں بقدرضرورت انسانی اسے حاصل کرکے باقی ٹھکرادیا جائے تو دنیا خود بخود اس کے پیچھے دوڑتی ہے تو جو خدا کا ہوگیا خدائی اس کی ہوجاتی ہے۔

۳۴......حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ:

آپ سے اللہ تعالیٰ سے مانوس ہونے {محبت کرنے} کا طریقہ پوچھا گیا، تو فرمایا ہر حسین چہرہ، سریلی آواز اور ہر فصیح اللسان پر فریفتہ نہ ہو جاؤ۔

۳۵......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

{لفظ} زُہد کے تین حرف ہیں ز، ھا اور د۔ {اور ہر حرف ایک حقیقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے} زا سے مراد زاد آخرت، ھا سے مراد ہدایت دین {دین کا راستہ} اور دال سے مراد دوام علی الطاعۃ {ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہنا}۔

۳۶......اور ایک اور موقع پر {حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ} نے فرمایا:

زُہد کے تین حرف ہیں زاء سے مراد زینت کا چھوڑنا، ھاء سے مراد ھوی {نفسانی خواہشات} کا ترک کرنا اور دال سے مراد دنیا کا ترک کرنا ہے۔

۳۷......حضرت حامد لفاف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ:

ایک شخص آیا اور درخواست کی کہ مجھے نصیحت فرمایئے، تو فرمایا کہ اپنے دین کو اس طرح غلاف میں چھپاؤ جیسا کہ قرآن کو غلاف میں چھپایا جاتا ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ سے عرض کیا گیا کہ دین کا غلاف کیا ہے؟ آپ نے اس سے فرمایا {تین چیزیں}

- ......ضروری گفتگو کے علاوہ باقی تمام گفتگو چھوڑ دے
- ......دنیا کو ترک کر دے مگر بقدر ضرورت
- ......لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا چھوڑ دے مگر بمقدار حاجت مل جُل لیا کرے

نیز یہ بھی یاد رکھو کہ زُہد کا اصل {اس کی جان تین چیزیں ہیں اور وہ یہ ہیں}

- ......تمام ممنوعات سے دور رہنا {چاہے} چھوٹی ہوں یا بڑی
- ......تمام فرائض کا ادا کرنا {چاہے} آسان ہوں یا دشوار

⊙......اور دنیا کو دنیا داروں کے حوالے کرنا {چھوڑ دینا چاہیے} تھوڑی ہو یا زیادہ۔

۳۹......حضرت لقمان حکیم سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ:

لوگوں {ہر انسان} کے تین حصے ہیں۔ ایک تہائی {پہلا حصہ} اللہ تعالیٰ کے لیے اور ایک تہائی {دوسرا حصہ} خود اس کے لیے {اپنے} نفس کے لیے اور ایک تہائی {تیسرا حصہ} کیڑوں مکوڑوں کے لیے۔ تو وہ تہائی حصہ جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے وہ اس کی روح ہے اور وہ جو اس کے نفس کے لیے ہے وہ اس کا عمل ہے { کہ اسی پر اس کی جزا و سزا موقوف ہے} اور وہ جو کیڑوں مکوڑوں کے لیے ہے تو وہ اس کا جسم ہے۔

۴۰......حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ:

تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی اور بلغم کو ختم کرتی ہیں۔

⊙......مسواک کرنا

⊙......روزہ رکھنا

⊙......قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔

۴۱......حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

مومن کے لیے شیطان {کے مکروفریب} سے محفوظ رہنے کے تین قلعے ہیں۔

⊙......مسجد {ایک} قلعہ ہے

⊙......اللہ کا ذکر {دوسرا} قلعہ ہے

⊙......اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا {تیسرا} قلعہ ہے۔

۴۲......اور بعض حکماء سے منقول ہے کہ:

تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ہیں اللہ تعالیٰ صرف اپنے محبوب بندوں کو دیتا ہے۔

⊙.....فقر و فاقہ

⊙.....مرض و بیماری

⊙.....صبر و برداشت۔

۴۳.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ:

بہترین دن، بہترین مہینہ اور بہترین عمل کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا ہے، مہینوں میں سے بہترین مہینہ رمضان کا ہے اور اعمال میں سے بہترین عمل پانچ نمازیں ہیں۔

کہتے ہیں کہ یہ باتیں کیے ہوئے حضرت عباس کو تین دن گزرے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ باتیں پوچھی گئیں اور انھوں نے یہ جواب دیے، تو حضرت علی نے فرمایا۔ اگر مشرق تا مغرب {تمام} علماء، حکماء اور فقہاء سے یہ سوال کیے جاتے تو حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے دیے ہوئے جوابوں سے بہتر جواب نہ دے سکتے، لیکن {اس پر مستزاد} میں یہ کہتا ہوں کہ بہترین عمل وہ ہے جو تجھ سے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور بہترین مہینہ وہ ہے جس میں تچی توبہ کرکے اللہ کے حضور خلوص قلب سے رجوع لائے اور بہترین دن وہ ہے جس میں تو اس دنیا {کے قید خانے} سے اللہ پر ایمان کے ساتھ {دربار خداوندی میں حاضر ہونے کے لیے} نکل جائے۔

۴۴.....اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ:

⊙.....کیا تم دیکھتے نہیں کہ کیسے پرانا کر دیا دو نئی چیزوں {دن، رات} کو {ایک روز خاک میں ملا دے گا، اور ہم ہر خوف سے بے خوف} اعلانیہ اور پوشیدہ کھیل {لہو و لعب} میں لگے ہوئے ہیں۔

⊙......دنیا اور اس کی رعنائیوں پر فریفتہ نہ ہو کہ اس کی رہائش گاہیں دراصل {مستقل} رہنے کی جگہ نہیں۔

⊙......موت سے پہلے پہلے اپنے لیے نیک عمل کر کہ تیرے دوستوں اور قبیلہ کی کثرت دھوکہ میں نہ ڈال دے۔

۴۵......اور کہا گیا ہے کہ:

جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا اردہ فرمالیتا ہے اس کو دین کی {سوچ، سمجھ، فکر، فہم عطا کر کے} فقیہ بنا دیتا ہے۔ اور اس کے دل کو {دنیا کے مرغوبات} سے بے رغبت کر دیتا ہے اور اسے ایسی نظر بصیرت عطا فرماتا ہے جس سے اس کو اپنے نفس کے عیوب {گناہ} نظر آتے ہیں۔

۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

تمہاری دنیا میں تین چیزوں کی محبت میرے دل میں ڈال دی گئی۔

⊙......خوشبو

⊙......عورتیں {سلیقہ شعار، عفت مآب، اطاعت گزار}

⊙......اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

اس محفل میں آپ کے چند {اکابر} صحابہ بھی موجود تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یارسول اللہ! آپ نے بجا ارشاد فرمایا اس دنیا میں مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔

⊙......رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کا {مسلسل} دیدار

⊙......اپنا مال و منال رسول اللہ ﷺ پر خرچ کرنا

⊙......اور یہ کہ میری بیٹی رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں ہے۔

تو {اس پر} حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے درست فرمایا اے ابوبکر! اور تین چیزیں مجھے بھی اس دنیا میں بڑی محبوب ہیں۔

⊙......نیکیوں کا حکم دینا {درست طریقے سے نیکیوں کی ترغیب دلانا}

⊙......بُرے کاموں سے روکنا

⊙......اور پُرانا کپڑا {پہننا}۔

تو اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے عمر! آپ نے بجا فرمایا اور مجھے بھی اس دنیا میں تین چیزیں بڑی محبوب ہیں۔

⊙......بھوکوں کو پیٹ بھر کھانا کھلانا

⊙......ننگوں {بے لباس} کو کپڑے پہنانا

⊙......اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا

تو {اس پر} حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے عثمان! آپ نے درست فرمایا مجھے بھی اس دنیا میں تین چیزیں زیادہ پسند ہیں۔

⊙......مہمان کی خدمت کرنا

⊙......گرمیوں میں روزے رکھنا

⊙......اور تلوار سے {دشمنان اسلام کی} گردنیں مارنا {اڑانا}۔

یہ سلسلہ گفتگو جاری تھا کہ اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھیجا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ سب کی گفتگو سنی اور فرمایا کہ مجھ سے دریافت کریں کہ اگر میں {حضرت جبریل} اہل دنیا {بنی آدم} سے ہوتا تو مجھے کیا پسند ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا اگر تو اہل دنیا میں ہوتا تو تمہیں کون سی چیزیں پسند ہوتیں تو حضرت جبریل نے عرض کیا {تین چیزیں}

⊙......بھٹکے ہوئے {گمراہوں} کی راہنمائی کرنا

⊙......قناعت گزار بندوں کی {غریبوں کی} خبر گیری کرنا

⊙......تنگ دست {مفلس} عیال داروں کی امداد کرنا

پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی بندوں کی تین چیزیں {عادتیں} اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں۔

⊙......اپنی استطاعت {وطاعت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں} خرچ {صرف} کرنا

⊙......{گناہوں پر} پشیمانی کے وقت آنسو بہانا {رونا}

⊙......اور فقر و فاقہ {کی حالت} میں صبر کرنا۔

۴۷......بعض داناؤں کا قول ہے کہ:

جس نے اپنی عقل {فہم وفراست} پر کامل اعتماد کیا وہ گمراہی [1] میں پڑا اور جس نے اپنے مال {و دولت کی وجہ سے دوسروں سے اس} کے ذریعے بے نیازی، استغنا کا سلوک کیا وہ افلاس و ناداری میں پڑا اور جس نے مخلوق کو اپنی عزت {حاصل کرنے کا ذریعہ} بنایا وہ ذلیل ورسوا ہوا۔

۴۸......بعض عقل مند کہتے ہیں کہ:

معرفت {الٰہی کی دولت نصیب ہو جانے پر انسانوں کو اُس} سے تین صفات ملتی ہیں۔

{۱} یعنی جس نے عقل پر کامل اعتماد کیا یعنی ہر کام میں اس کی عقلی وجوہات کو ڈھونڈا کہ عقل نے تسلیم کیا تو وہ کام کیا اور عقل نے نہ مانا تو نہ کیا۔ حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان {حاشیہ ہدایہ میں} ہے کہ اگر دین کی بنیاد عقل پر ہوتی تو موزوں کی نچلی سطح پر مسح کیا جاتا تو عقل کا مقتدی گمراہی میں پڑ جاتا۔

عقل قربان کن بہ پیش مصطفیٰ {عقل کی تابعداری شریعت کے اندر کرنی چاہیے}

⊙......اللہ تعالیٰ سے حیا{ کہ اس کی نافرمانی نہیں کرتا}

⊙......اللہ تعالیٰ { کی رضا} ہی کے لیے محبت کرنا

⊙......اللہ تعالیٰ {کے ذکر} سے مانوس رہنا۔

۴۹......سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ:

محبت {الٰہی} معرفت {الٰہی} کی بنیاد ہے اور پاک دامنی یقین کی علامت ہے اور یقین کی بنیاد پرہیز گاری اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہنا ہے۔

۵۰......حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت کرے وہ اُس سے بھی محبت کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے اور وہ اللہ کے محبوب سے محبت کرتا ہو وہ ان چیزوں سے بھی محبت اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرے گا اور جو محبوب الٰہی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبوب بناتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ لوگوں میں اس کی شہرت نہ ہو {بلکہ گمنامی میں زندگی گزار کر چلا جائے}۔

۵۱......سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ:

محبت کی سچائی کی تین علامتیں ہیں۔

⊙......اپنے محبوب کے کلام کو دوسروں کے کلام پر ترجیح دے

⊙......اپنے محبوب کی صحبت وہم نشینی کو دوسروں کی صحبت وہم نشینی پر ترجیح دے

⊙......اپنے محبوب کی خوشنودی کو دوسروں کی خوشنودی ورضا پر ترجیح دے

۵۲......حضرت وہب بن منبہ الیمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

تورات میں {تین عجیب باتیں} لکھی ہوئی ہیں۔

⊙......لالچی {ہمیشہ} فقیر {مفلس ومحتاج} رہتا ہے اگرچہ ساری دنیا کا مالک

ہو جائے

⊙......حق کا اطاعت گزار {سب کا} مقتدی {امام} مانا جائے گا اگرچہ غلام ہو

⊙......اور قناعت کرنے والا تونگر {دولت مند} ہے اگرچہ وہ بھوکا ہو۔

۵۳......بعض داناؤں کا قول ہے کہ:

جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اسے مخلوق سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔اور جو دنیا {اور اس کی آلائشوں کو} پہچان لے اسے کبھی اس میں رغبت نہ ہوگی، اور جو اللہ تعالیٰ کے عدل وانصاف سے واقف ہو جائے تو اس کے خلاف کوئی دعویدار نہ ہوگا { کہ وہ کسی پر زیادتی نہ کرے گا، لوگوں سے اچھا معاملہ کرے گا تو کوئی اس کے خلاف مدعی نہ ہوگا}۔

۵۴......حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ:

ہر شخص جو {اللہ تعالیٰ سے} ڈرنے والا ہے وہ { گناہوں سے} بھاگنے والا ہے اور ہر طلب گار {ذات خدا کی طرف} اپنے مقصود کو پالیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والا شخص اپنے نفس سے وحشت زدہ رہتا ہے۔

۵۵......ایک بزرگ عارف کا قول ہے کہ:

{عارف کی شان یہ ہے کہ} وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا پابند ہو، اس کا دل {نور} بصیرت سے بھرا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کے اعمال {صالحہ} بہ کثرت ہوں۔

۵۶......حضرت سلیمان دارانی رحمہ اللہ فرمایا کہ:

دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کی بنیاد اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے اور دنیا کی چابی شکم سیر ہو کر کھانا ہے اور آخرت کی چابی {سنوارنے کا ذریعہ} بھوکا رہنا ہے۔

۵۷......کسی عارف کا قول ہے کہ:

{عارف باللہ} ہر عہد کو پورا کرتا ہے اور اُس کا قلب حقائق کا گنجینہ ہوتا ہے اور اس کے اعمال پاکیزہ {خالص للہ} ہوتے ہیں۔

۵۸......کہاوت ہے کہ:

{اپنے رب کی} عبادت {ایک قسم کا} پیشہ ہے {مگر دوسرے پیشوں سے نرالا، چنانچہ} اس کی دکان گوشہ نشینی ہے اس کا اصل سرمایہ پرہیزگاری ہے اور اس کا نفع جنت ہے۔

۵۹......حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

تین چیزوں کا مقابلہ، تین چیزوں کی خوبصورتی {حسن تدبیر} سے کرو تا کہ باکمال اہل ایمان میں شمار کیے جاؤ۔

- تکبر کو عاجزی کے ساتھ
- لالچ و حرص کو قناعت کے ساتھ
- اور حسد کو نصیحت {خیر خواہی} کے ساتھ۔

☆......☆......☆

بابُ الرّباعی

چار{ نکتوں، ہیروں} کا بیان

☆☆

۱......رسول اللہ ﷺ نے {حضرت ابوذر غفاری ؓ سے} فرمایا کہ:

اے ابوذر! {نیک اعمال سے} اپنی کشتی کو مضبوط کر کہ {آخرت کا} سمندر بہت گہرا ہے اور زادِ راہ پورا کرلے اس لیے کہ سفر {آخرت} بہت لمبا ہے اور اپنے {دنیا کا} بوجھ کو ہلکا کرو اس لیے کہ آخرت کی گھاٹی بہت تنگ {اور مشقت والی} ہے اور اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو اس لیے کہ ان کو پرکھنے والا دانا و بینا ہے۔

۲......کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ:

- {ہر گناہ سے} توبہ کرنا لوگوں پر فرض ہے لیکن گناہوں کا چھوڑ دینا {اس سے بہتر، برتر اور} واجب ہے۔
- مصائب میں صبر کرنا {نفس پر شاق اور} مشکل ہے۔ لیکن {بے صبری کے باعث} ثواب سے محروم ہو جانا بڑی مصیبت ہے۔
- زمانے کی نیرنگیاں {بدلنا} عجیب ہیں، لیکن لوگوں کا خواب غفلت میں پڑا رہنا اس سے زیادہ عجیب ہے۔
- ہر ہونے والی بات قریب ہے {ہو کر رہے گی} مگر موت ان سب سے زیادہ قریب ہے۔

۳......بعض حکماء سے منقول ہے کہ:

چار چیزیں اچھی ہیں لیکن چار ان سے بھی اچھی ہیں۔

◎ حیا مردوں میں پائی جائے تو اچھا ہے لیکن عورتوں میں {پائی جائے تو} بہت اچھی ہے۔

◎ انصاف ہر ایک کی طرف سے عمدہ ہے لیکن حکام میں {اس صفت کا پایا جانا} بہت عمدہ ہے۔

◎ بوڑھے کی توبہ پسندیدہ ہے لیکن جوان کی توبہ بہت زیادہ پسندیدہ ہے۔

◎ مالداروں کی سخاوت اچھی ہے لیکن فقراء کی سخاوت بہت بہتر ہے۔

۴......بعض حکماء سے منقول ہے کہ:

چار چیزیں بُری ہیں لیکن چار چیزیں ان سے بھی زیادہ بُری ہیں۔

⊙ نوجوان {اگر گناہ کرے تو اس} کا گناہ کرنا بُرا ہے لیکن بوڑھے شخص کا گناہ کرنا اور بھی زیادہ بُرا ہے۔

⊙ جاہل کا دنیا {طلبی} میں مشغول ہونا بُرا ہے لیکن عالم کا {دنیا میں مشغول ہونا} بہت زیادہ قبیح اور معیوب ہے۔

⊙ اطاعت {خدا و رسول} میں سستی کرنا تمام لوگوں کی طرف سے بُرا ہے لیکن علماء وطلباء کی طرف سے بہت زیادہ معیوب ہے۔

⊙ مالدار وغنی کا تکبر کرنا بُرا ہے لیکن غریبوں کا تکبر کرنا بہت ہی بُرا ہے۔

۵......سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ:

⊙ ستارے آسمان والوں کے لیے امان {وسلامتی کا باعث} ہیں۔ جب ٹوٹ پھوٹ کر بکھر جائیں تو آسمان والوں کے لیے {بقضائے الٰہی} فیصلہ ہو جائے گا۔

⊙ اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت نہ

رہیں گے تو میری امت پر قضا ہوگی {یعنی مشکلات میں مبتلا ہوگی}

- اور میں اپنے صحابیوں کے لیے امان ہوں، جب میں وصال فرمالوں تو میرے صحابیوں پر قضا ہوگی {یعنی صحابہ کو ان امور سے واسطہ پڑے گا جو ازل سے لکھے جا چکے ہیں}
- اور پہاڑ زمین والوں کے لیے امان ہیں جب یہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو زمین پر قضا آجائے گی {یعنی زمین اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب فنا ہو جائے گا}

۶ ......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

چار چیزوں کی تکمیل {دوسری} چار چیزوں سے ہوتی ہے۔

- نماز {میں نقصان} کی تکمیل سہو کے دو سجدے کرنے سے ہوتی ہے
- روزے کی تکمیل صدقۂ فطر کی ادائیگی سے
- حج {میں مناسک کی ادائیگی میں نقصان} کی تلافی فدیہ {صدقہ} سے
- اور ایمان کی تکمیل جہاد سے ہوتی ہے۔

۷ ......حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

جس نے روزانہ بارہ رکعت {سنت مؤکدہ} پڑھیں اس نے نماز کا حق ادا کردیا۔ جس نے ہر مہینہ تین روزے (ایام بیض) رکھے اس نے روزے کا حق ادا کردیا جس نے روزانہ سو آیتیں تلاوت کیں اس نے قرآن کا حق ادا کردیا، جس شخص نے جمعہ کے دن ایک درہم {روپے وغیرہ} صدقہ کردیا اس نے صدقہ کا حق ادا کردیا۔

۸ ......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

سمندر چار ہیں۔

- نفسانی {وشیطانی} خواہشات گناہ کا سمندر ہے

- اور نفس {انسانی} خواہشات {آرزو وتمنا} کا سمندر ہے
- موت زندگیوں کا سمندر ہے
- اور قبر پشیمانیوں کا سمندر ہے۔

۹......حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

میں نے عبادت کی لذت چار چیزوں میں پائی۔

⊙ اللہ تعالیٰ کے فرائض {وواجبات} کی ادائیگی میں

⊙ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے دور رہنے میں

⊙ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے لوگوں کو اچھائی {اچھی باتوں} کا حکم دینے سے

⊙ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کے لیے {لوگوں کو} برائی سے منع کرنے سے۔

۱۰......اور {حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے} یہ بھی فرمایا کہ:

چار چیزیں بظاہر فضیلت {والی} ہیں اور بہ باطن فرض {کے مرتبہ میں} ہیں۔

⊙......نیک بندوں سے ربط وضبط {ان کی مجلس میں بیٹھنا} بہ ظاہر فضیلت رکھتا ہے اور ان کے نقش قدم پر چلنا بمنزلہ فرض ہے۔

⊙......قرآن کی تلاوت کرنا فضیلت رکھتا ہے اور اس پر عمل کرنا فرض ہے

⊙......قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے مگر قبر کے لیے تیاری کرنا لازم ہے

⊙......بیمار کی مزاج پُرسی {عیادت} فضیلت کا باعث ہے مگر بیمار سے وصیت حاصل کرنا {ملی} فریضہ ہے۔

۱۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔آپ نے فرمایا:

- جنت کا مشتاق {خواہش رکھنے والا} نیک اعمال کی طرف جلدی کرتا ہے۔
- {عذاب} نار {دوزخ} سے ڈرنے والا خواہشات نفسانی سے باز رہتا ہے۔

- جسے موت کا یقین ہو تو لذتیں اس سے چھوٹ جاتی ہیں۔
- جس نے دنیا {اور اس کے ابتلا} کو پہچانا تو اس پر مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔

۱۲...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ {خاموشی کے بارے میں}:

نماز دین کا ستون ہے اور خاموشی {اختیار کرنا} بہترین {خصلت} ہے۔ صدقہ {وخیرات} اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے، اور خاموش رہنا {بڑی} اچھی عادت ہے اور روزہ {عذاب} دوزخ سے {حفاظت کی ایک} ڈھال ہے اور خاموشی میں بڑی فضیلت ہے اور جہاد دین کا کوہان {یعنی اعلیٰ ترین اجزاء و اعلیٰ فریضہ ملت} ہے اور خاموشی افضل {اور نفیس ترین عبادت ہے}۔

۱۳......کہا گیا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام میں ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ بے فائدہ گفتگو کی بجائے {میری خاطر} تیری خاموشی روزہ {کی حیثیت رکھتی} ہے۔ اور تیرا اپنے اعضاء کو میری خاطر {میری} حرام کردہ اشیاء سے بچانا {میرے نزدیک} نماز {کے اجزاء کے برابر} ہے۔ اور میرے {حکم کی تعمیل کے} باعث مخلوق سے بے نیاز ہونا {میرے نزدیک} صدقہ {کی حیثیت رکھتا} ہے۔ اور میرے {ارشاد کے} بموجب مسلمانوں کی ایذا رسانی {تکلیف پہنچانا} سے تیرا بچنا {میرے نزدیک} جہاد {فی سبیل کی طرح} ہے۔

۱۴......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

چار چیزیں دل کی تاریکی {سے پیدا ہوتی} ہیں۔

- بے تحاشہ {بغیر حلال و حرام کی پرواہ کیے} پیٹ بھرنا
- ظالموں {بد مذہبوں، فاسقوں} کی ہم نشینی {دوستی} اختیار کرنا

- {اپنے} گزشتہ گناہوں کا بھلا دینا
- اور بڑی بڑی {لمبی} امیدیں باندھنا۔

۱۵......اور {فرمایا کہ}:

چار چیزیں دل کی نورانیت سے {پیدا ہوتی} ہیں۔ {دل کو نورانی بنا دیتی ہیں} خواف {خدا و مواخذہ و حساب} سے بھوکے پیٹ رہنا، نیک لوگوں کی محفل میں بیٹھنا، گزشتہ گناہوں کو یاد رکھنا اور امیدوں کو مختصر {اور کم} کرنا۔

۱۶......حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

جس نے چار چیزوں کا دعوی {دوسری} چار چیزوں کے بغیر کیا وہ {اپنے پہلے چار چیزوں کے دعوی میں بھی} جھوٹا ہے۔

- جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت کرنے کا دعوی کیا لیکن اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے {گناہوں سے} باز نہ آیا۔ تو اس کا دعوی جھوٹا ہے۔
- اور جو شخص حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے محبت کرنے کا دعوی کرے لیکن فقیروں اور مسکینوں سے نفرت کرے تو اس کا دعوی {بھی} جھوٹا ہے
- اور جس نے جنت سے محبت کرنے کا دعوی کیا لیکن {نیک عمل کر کے اور برے عمل سے بچ کر اپنے دعوے کی} تصدیق نہ کی تو اس کا دعوی {بھی} جھوٹا ہے
- اور جس نے دعوی کیا کہ وہ دوزخ {عذاب نار} سے ڈرتا ہے لیکن گناہ {کرنے} سے {اپنے آپ کو} نہیں بچاتا تو اس کا دعوی {بھی} جھوٹا ہے۔

۱۷......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

بدبختی کی چار علامتیں ہیں۔

- اپنے گزشتہ گناہوں کو بھول جانا حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ ہیں

⌑ اپنی گزشتہ نیکیوں کو یاد رکھنا {اس کا ذکر کرنا} حالانکہ یہ معلوم نہیں کہ وہ {نیکیاں} قبول کی گئی ہیں یا رَد کی گئی ہیں

⌑ دنیاوی {معاملات کے} لحاظ سے اپنے سے برتر {اونچے} لوگوں کو دیکھنا

⌑ اور دینی لحاظ سے اپنے سے کم تر {عمل کے لحاظ سے} کو دیکھنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس {کو اپنانے} کا ارادہ کیا لیکن اس نے میرے قرب کا ارادہ نہ کیا {نہ چاہا} تو میں نے اس کو {نظر انداز کر کے} چھوڑ دیا۔

۱۸......خوش نصیبی کی چار علامتیں ہیں:

اپنے گزشتہ گناہوں کو یاد رکھنا، اپنی گزشتہ نیکیوں کو بھول جانا، دینی لحاظ سے اپنے سے برتر کو دیکھنا {تاکہ نیک عمل آسانی سے کرے}، دنیاوی لحاظ سے اپنے سے کمزور {غریب، فقیر و مسکین} کو دیکھنا {تاکہ اپنی حالت ان سے اچھی دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر سکو}۔

۱۹......بعض حکماء سے مروی ہے کہ:

ایمان {کے کمال} کی چار دلیلیں ہیں۔ پرہیزگاری، حیا، شکر، صبر۔

۲۰......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

چار چیزیں {دوسری چار چیزوں کے لیے} اصل {جان، بنیاد} ہیں۔

⊙ دواؤں کی اصل ⊙ پسندیدہ اطوار کی اصل

⊙ عبادات کی اصل ⊙ امیدوں اور آرزوؤں کی اصل

تو دواؤں کی اصل {جان} کم کھانا ہے، اور پسندیدہ عادات کی اصل کم بولنا ہے، عبادات کی اصل گناہوں کا کم ہونا ہے اور امیدوں کی اصل {ان کے حاصل نہ

ہونے پر} صبر {پر ثابت قدمی} ہے۔

۲۱ ......اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

انسان کے جسم میں چار جواہر {قیمتی خزانے} جس کو چار {دوسری} چیزیں تباہ وبرباد کردیتی ہیں۔جواہر تو یہ ہیں۔عقل {کامل}، دین، حیا،عمل صالح {اور ان جواہر کو برباد کرنے والی چیزیں یہ ہیں۔غصہ، حسد، لالچ، غیبت} ۔پس غصہ عقل کو ختم کر دیتا ہے اور حسد دین کو ضائع کردیتا ہے اور لالچ حیاء کو برباد کرڈالتی ہے اور غیبت نیک عمل کو ضائع کردیتی ہے۔

۲۲ ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

جنت میں چار چیزیں {میسر ہوں تو وہ} جنت سے بھی بہتر ہے۔ جنت میں ہمیشہ رہنا جنت سے بہتر ہے، جنت میں فرشتوں کا خدمت میں رہنا جنت سے بہتر ہے، جنت میں انبیاء علیہم السلام کا پڑوس جنت سے بہتر ہے اور جنت میں رب کی خوشنودی جنت سے اعلیٰ تر ہے۔

۲۳ ......اور {فرمایا} کہ:

چار چیزوں سے جہنم میں واسطہ پڑے تو وہ جہنم سے بدتر ہیں۔دوزخ میں ہمیشہ رہنا دوزخ سے بدتر ہے، جہنم میں کفار کو ملائکہ {یعنی فرشتوں} کی جھڑکیاں {یعنی ڈانٹ ڈپٹ ملتی ہے وہ} ملنا جہنم سے بدتر ہے، دوزخ میں شیطان کا پڑوس جہنم سے بڑھ کر {اذیت کا باعث} ہے اور جہنم میں اللہ تعالیٰ کا غضب وجلال جہنم سے زیادہ الم انگیز ہے۔

۲۴ ......بعض داناؤں کا قول ہے کہ:

جب ان سے پوچھا گیا کہ کیسی گزر رہی ہے تو جواب دیا کہ پوری موافقت سے

{ہر حکم کا اطاعت گزار} اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں اور نفس شریر کی پوری مخالفت پر ہوں{ کہ اس کی کسی خواہش کے پیچھے نہیں بھاگتا} اور مخلوق خدا کے ساتھ ہوں ان کی خیر خواہی اور نفع رسانی کی نیت سے اور دنیا کے ساتھ بقدر ضرورت تعلق رکھتا ہوں۔

۴۵ ...... کسی عقلمند نے چار{ آسمانی} کتابوں سے چار باتیں چُن لیں:

تورات سے{یہ بات اخذ کی کہ}

- جو شخص اللہ تعالیٰ کے دیے ہوے{رزق وغیرہ} پر راضی ہوا اس نے دنیاوآخرت میں آرام پایا۔
- انجیل سے {یہ بات چن لی کہ} جس نے نفسانی خواہشات کو چھوڑا وہ دنیا وآخرت میں عزت دار ہوا۔
- زبور سے{یہ بات چن لی کہ} جو شخص {دنیا دار، بد کار} لوگوں سے علیحدہ ہوا اس نے دنیاوآخرت میں نجات حاصل کی
- اور قرآن مجید سے {یہ موتی حاصل کیا} جس نے {لایعنی اور فضول باتوں سے} اپنی زبان کی حفاظت کی وہ دنیاوآخرت میں سلامتی سے رہا۔

۴۶ ......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

خدا کی قسم میں جب بھی کسی مصیبت میں مبتلا ہوا تو {اس پر صبر کی بدولت} اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چار انعامات کیے۔

اول: وہ مجھے گناہ{کے کرنے} سے بچاتا ہے

دوم: میری نگاہوں میں اس سے بڑی کوئی مصیبت نہ ہوتی{یعنی جس قدر ہے اس سے زیادہ آسکتی تھی، مگر مجھے میرے اللہ نے محفوظ رکھا}

سوم: وہ مجھے رب کی رضا{حاصل کرنے} سے محروم نہ رکھتی

چہارم: بے شک میں اس پر ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

۲۷ ...... حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ:

ایک دانا نے احادیث {حکمت آمیز باتوں} کا ذخیرہ کیا پھر ان میں سے چالیس ہزار {احادیث} کا انتخاب کیا۔ پھر ان { چالیس ہزار } میں چار ہزار {احادیث} کو چن لیا۔ پھر ان {چار ہزار} میں سے چار سو { کلمات } اخذ کیے، پھر ان {چار سو} میں سے چالیس انتخاب کیے۔ پھر ان چالیس میں سے چار کا انتخاب کیا {جو کہ یہ ہیں}۔

⊙ ...... ہر عورت پر ہر حال میں بالکل بھروسہ نہ کرو

⊙ ...... کسی بھی حال میں {اپنے مال و} دولت کی وجہ سے دھوکہ میں نہ پڑو

⊙ ...... اپنے معدے پر اتنا بوجھ نہ ڈال {بہت زیادہ نہ کھا} کہ وہ برداشت نہ کر سکے

⊙ ...... ایسے علوم کو جمع نہ کر {ایسے علم کے پیچھے نہ پڑ} کہ جو تجھ کو نفع نہ دے سکے۔

۲۸ ...... حضرت محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے قول وسیدا و حصورا ونبیا من الصلحین {سردار، شہوات پر غالب، نبی اور خاصان خاص حق تبارک وتعالیٰ سے تھے} کی تاویل میں فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو سردار فرمایا۔ حالانکہ وہ اس کا بندہ تھا۔ {اور وجہ اس لقب خاص کی یہ تھی کہ} وہ چار چیزوں پر غالب تھے۔ نفسانی خواہشات پر { کہ عورتوں سے ہمیشہ دور رہے} ابلیس لعین پر { کہ وہ آپ کو بہکا نہ سکا}، اپنی زبان پر { کہ کبھی زبان پر لایعنی بات نہ آنے دی}، {اپنے} غصہ پر { کہ دنیا کے لیے یا انتقام کی خاطر کبھی غصہ سے بے قابو نہ ہوئے}

۲۹ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

دین و دنیا{ کی رونقیں اور برکتیں} اس وقت تک برقرار رہیں گی جب تک چار چیزوں کا وجود رہے گا۔

⦿...... جب تک مالدار اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے کو{ اللہ کی راہ میں} خرچ کرنے میں بخل نہ کریں گے

⦿...... جب تک علماء دین اپنے علم پر عمل کریں گے

⦿...... جب تک نادان{ بے علم} نہ جاننے کے باوجود تکبر نہ کریں گے

⦿...... جب تک فقراء{ صوفیاء اور زُہداء کے رنگ و لباس میں رہنے والے} اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے فروخت نہ کریں گے۔

۳۰...... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چار{ برگزیدہ} ہستیوں کے ذریعے چار اجناس { دنیادار لوگوں} پر اتمام حجت فرمائیں گے۔ مالداروں میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے ذریعے، غلاموں پر حضرت یوسف علیہ السلام کے ذریعے، بیماروں پر حضرت ایوب علیہ السلام کے ذریعے فقیروں اور مسکینوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے۔

۳۱...... حضرت سعد بن بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ گناہ کرنے کے باوجود بندے پر چار نعمتیں بدستور فرماتا ہے۔

⦿...... اس کا رزق بند نہیں فرماتا

⦿...... اس کی تندرستی اس سے نہیں لیتا

⦿...... اس کے گناہوں کو{ دوسروں پر} ظاہر نہیں فرماتا

⦿...... اور فوراً{ گناہ کرنے کے بعد} اس کو سزا نہیں دیتا{ بلکہ ڈھیل دیتا ہے تاکہ وہ معافی مانگے اور توبہ کرے}۔

۳۲ ......حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جو شخص چار چیزوں کو چار چیزوں تک اٹھا {مؤخر} رکھے وہ جنت {میں اپنا مقام} پائے گا۔

نیند کو قبر تک، خودستائی {فخر} کو میزان عمل تک، راحت و آرام کو پل صراط {پر سے گزرنے} تک، خواہشات کو جنت میں داخل ہونے تک۔

۳۳ ......حضرت حامد لفاف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ:

ہم نے چار چیزوں کو {دوسری} چار چیزوں میں تلاش کیا لیکن ہم راہ راست سے بھٹک گئے۔ { مگر چونکہ طلب صادق تھی اس لیے} وہ چیزیں ہمیں چار اور چیزوں میں مل گئیں۔

- ......ہم نے مالداری وغنا کو مال و دولت میں تلاش کیا مگر وہ ہمیں قناعت میں ملی
- ......ہم نے راحت و آرام کو جاہ وثروت { کثرت دولت} میں تلاش کیا لیکن ہم نے اسے مال کے کم ہونے میں پایا
- ......ہم نے لذتوں کی تلاش نعمتوں میں کی لیکن ہم نے اسے صحت وتندرستی میں پایا
- ......اور روزی کو ہم نے زمین پر تلاش کیا لیکن وہ ہمیں آسمان سے میسر آئی۔

۳۴ ......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ:

چار چیزیں کم ہوتے ہوئے بھی زیادہ ہیں۔درد و تکلیف {دلی صدقہ}، بے سروسامانی {فقر و فاقہ}، آگ، دشمنی { کیونکہ ان کا نقصان زیادہ ہوتا ہے}۔

۳۵ ......حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

چار چیزوں کی قدر چار قسم کے لوگ ہی پہچان سکتے ہیں۔

- ......جوانی کی قدر صرف بوڑھے جانتے ہیں {جنہیں اب جوانی ملنے کی امید نہیں}

⊙......سلامتی کی قدر ان لوگوں کو معلوم ہے جو مصیبت میں گرفتار ہوں

⊙......صحت کی قدر بیماروں کو ہوتی ہے

⊙......زندگی کی قدر مردوں کے سوا کسی کو نہیں معلوم۔

۳۶......ابونُو اس شاعر نے کیا خوب اشعار کہے:

- اگر میں اپنے گناہوں کے بارے میں سوچوں {تو وہ} بہت زیادہ ہیں، ہاں میرے رب کی رحمت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع {اور سب پر حاوی} ہے۔
- اور مجھے اس نیک عمل پر {جو میں نے کیے} کوئی بھروسہ نہیں لیکن مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر زیادہ بھروسہ ہے۔
- وہ اللہ تعالیٰ ہی میرا مالک اور میرا خالق ہے، اور بے شک میں اس کا بندہ {ناتواں} عاجز، شرمسار اور {اپنی کوتاہیوں کا} اقرار کرنے والا ہوں۔
- پس اگر وہ بخشش فرما دے تو وہ اس کا کرم ہے اور اگر اس کے برعکس معاملہ ہو {یعنی نہ بخشے} تو میں کیا کرسکتا ہوں {وہ مالک و مختار ہے}۔

۳۷......سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ:

قیامت کے دن {حساب و کتاب کے لیے} ترازو رکھ دیا جائے گا تو {سب سے پہلے} نمازیوں کو بلایا جائے گا تو انھیں میزان کے ذریعے ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ پھر روزہ داروں کو بلایا جائے گا تو انھیں میزان کے ذریعے پورا پورا اجر دیا جائے گا۔ پھر حاجیوں کو بلایا جائے گا تو انھیں بھی میزان کے ذریعے پورا پورا اجر دیا جائے گا پھر مصیبتوں میں گرفتار {مصیبت زدوں} کو بلایا جائے گا نہ ان کے لیے میزان نصب کیا جائے گا {تاکہ ان اعمال کو وزن ہو} اور نہ ان کے اعمال نامے کھولے جائیں گے

اور اُن کو بغیر حساب و کتاب پورا پورا اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ {دنیا میں} عافیت {وسلامتی سے زندگی گزارنے} والے تمنا کریں گے کہ کاش ہم بھی مصیبت میں مبتلا ہو کر ان کی طرح ہوتے اور ہمیں بھی بکثرت ثواب ملتا۔

۳۸ ..... بعض داناؤں کا قول ہے کہ:

چار قسم کی غارت گری {لوٹ} اور کشمکش انسان کا استقبال کرتی ہے {یعنی بوقت موت ان چار چیزوں سے انسان کا سابقہ پڑتا ہے اور آدمی بدحواسی کا مارا ان کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتا}۔

ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام اس کی روح قبض کرتا ہے اور اس کے ورثاء اس کے مال متروکہ پر ٹوٹ پڑتے ہیں {اور قبر میں پہنچتا ہے تو} کیڑے مکوڑے اس کے جسم کو {غذا بنا کر} تباہ کر دیتے ہیں اور قیامت کے دن حق تلفی کے دعویدار اس کی عزت و آبرو {نیک اعمال} پر حملہ کر دیں گے {اور اپنے حقوق کے بدلے نیک اعمال لیتے رہیں گے}۔

۳۹ ..... بعض حکماء سے منقول ہے کہ:

- جو شخص نفسانی ہوس {کی تکمیل} میں مشغول ہوا وہ عورتوں {کی قربت} سے {اپنا دامن} نہ بچا سکے گا۔
- اور جو مال جمع کرنے میں مشغول رہا وہ حرام سے {اپنے آپ کو} نہ بچا سکے گا۔
- جو مسلمانوں کو نفع پہنچانے اور خیر خواہی میں لگا رہنا چاہے اس کو نرمی اختیار کرنا ضروری ہے۔
- اور جو {اپنے رب کی} عبادت میں مشغول {ہونا چاہے} تو اس کے لیے علم دین ضروری ہے۔

۴۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

- چار اعمال مشکل ترین ہیں۔
- غصہ کے وقت معاف کرنا
- تنگ دستی اور غریبی کی حالت میں سخاوت کرنا
- تنہائی میں {بھی} اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے پاک دامنی

اور جس سے {نفع کی} امید یا {نقصان کا} خوف ہو ایسے شخص کے سامنے سچ بولنا۔

۴۱......زبور مقدس میں مذکور ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ سمجھ دار آدمی چار ساعتوں {کاموں} سے خالی نہیں ہوتا۔

- ایک ساعت {کام} میں اپنے رب سے مناجات عرض کرتا ہے۔
- {دوسری} ساعت میں اپنے نفس کا محاسبہ {کر کے اپنے اعمال کا جائزہ} لیتا ہے۔
- {تیسری} ساعت میں اپنے ان دینی بھائیوں کے پاس حاضر ہوتا ہے جو اس کی کوتاہیوں سے اسے آگاہ کرتے ہیں
- {چوتھی} ساعت میں {اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے} اپنے نفس {کی خواہشوں} اور اس کے حلال لذات کے درمیان تخلیہ کرتا ہے۔ {یعنی حلال اور جائز ذائقوں سے دور رہتا ہے}

۴۲......بعض حکماء نے فرمایا:

بندوں کی عبادات کا خلاصہ چار چیزیں ہیں۔

- وعدوں کا پورا کرنا
- حدود {الٰہی اور فرامین باری تعالیٰ} کی حفاظت کرنا
- کسی چیز کے گم ہونے پر صبر کرنا
- اور موجودہ چیزوں {عطا} پر راضی رہنا۔

☆......☆......☆

باب الخُماسی

پانچ{ نکتوں، ہیروں} کابیان

☆☆

۱.....سرکار دو عالم ﷺ سے مروی ہے کہ:

جس نے پانچ {شخصوں} کی توہین کی {ان کو ہلکا جانا اور ذلیل کیا} اس نے پانچ {چیزوں میں} نقصان اٹھایا۔

❶ جس نے علمائے حق کو حقیر جانا {ان کی توہین کی} وہ دینی فوائد سے محروم ہوا۔

❷ جس نے امراء {مالداروں، حکاموں} کو گھٹیا جانا وہ دنیاوی فوائد سے محروم ہوا۔

❸ جس نے اپنے پڑوسیوں کو حقیر جانا وہ {ان} فوائد و منافع سے محروم رہے گا {جو پڑوسیوں سے حاصل ہوتے ہیں}۔

❹ اور جو شخص اپنے رشتہ داروں کو ذلیل {اور ہلکا} جانے، وہ محبت {اقرباء} سے محروم ہو جاتا ہے۔

❺ جو شخص اپنے اہل وعیال کو ہلکا جانے تو وہ اچھی زندگی سے محروم ہو جاتا ہے۔

۲..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

میری امت پر عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ وہ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے {جو دراصل قابل محبت نہ ہوں گی} اور پانچ چیزوں کو بھول جائیں گے۔ {جو دراصل قابل محبت تھیں}

⊙ دنیا سے محبت کریں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے۔

⊙ {عارضی} ٹھکانوں سے محبت کریں گے اور {مستقل رہائش گاہوں} قبروں کو

بھول جائیں گے۔

⊙ مال و دولت سے محبت کریں گے اور {ان کا} حساب {دینا} بھول جائیں گے

⊙ اپنے بیوی بچوں {اہل وعیال} سے محبت کریں گے لیکن {جنت کے} حور {وغلمان} کو بھول جائیں گے۔

⊙ اپنی ذات سے محبت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں گے۔

ایسے بدبخت مجھ سے بری ہیں اور میں {محمد ﷺ} اُن سے بیزار۔

۳......حضور ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے کہ:

اللہ تعالیٰ جب کسی {بندے} کو پانچ {صفتیں} عطا کرتا ہے تو ان کے ساتھ پانچ {نعمتیں} اور بھی دیتا ہے۔

⊙ جسے شکر کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے اسے اور بھی زیادہ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔

⊙ جسے دعا مانگنے کی توفیق عطا فرماتا ہے تو اس کی قبولیت {کا سامان بھی مہیا} فرماتا ہے۔

⊙ جسے استغفار کرنے {معافی مانگنے} کی توفیق دیتا ہے تو اس کی بخشش کا انتظام بھی فرماتا ہے۔

⊙ جس کو توبہ کرنے کی توفیق دیتا ہے اسے قبولیت سے بھی مشرف فرماتا ہے۔

⊙ جس کو صدقہ کرنے کی توفیق دیتا ہے تو اسے قبولیت سے مزین فرماتا ہے۔

۴......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

پانچ تاریکیوں کو {ختم کرنے کے} لیے پانچ چراغ ہیں۔

⊙ دنیا کی محبت اندھیرا ہے اور اس کا چراغ پرہیزگاری ہے۔

⊙ گناہ ایک تاریکی ہے اور {اس سے} توبہ کرنا اس کے لیے ایک چراغ ہے۔

⊙ قبر ایک تاریکی {کا مقام} ہے اور اس میں {روشنی کا} چراغ کلمہ طیبہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد ہے۔

⊙ اور آخرت تاریکی {سے بھرا ہوا گھر} ہے اور نیک عمل اس کے لیے {روشنی کا}
چراغ ہے۔

⊙ پُل صراط {بھی ایک مقام تیرہ و} تاریک ہے جس کا چراغ {حقانیت اسلام پر}
یقین کامل ہے۔

۵.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے {اور راوی کو شک ہے کہ یہ خود ان کا قول ہے یا رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی} کہ:

اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میرا دعوی علم غیب کی نسبت کریں گے تو میں پانچ افراد کے حق میں یقینی گواہی دیتا کہ وہ جنتی ہیں۔

❶ عیال دار غریب
❷ وہ عورت جس سے اس کا خاوند راضی ہو
❸ اپنے شوہر کو {خوش دلی سے} حق مہر معاف کرنے والی عورت
❹ وہ جس سے اس کے والدین راضی ہوں
❺ گناہ سے توبہ {نصوحا} کرنے والا۔

۶.....حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

پانچ نشانیاں پرہیزگار و نیکوکار مسلمانوں کی ہیں۔

❶ صرف اس کے {اپنے} دین کی اصلاح کرنے والوں کے ساتھ {پاس} بیٹھتا ہے۔
❷ اپنی شرم گاہ اور زبان پر قابو رکھتا ہے۔

❸ اگر دنیا کی بڑی چیز اسے مل جائے تو اسے اپنے لیے وبال سمجھتا ہے۔اگر دینی منفعت اگر اسے مل جائے چاہے تھوڑا ہی ہو اسے غنیمت سمجھتا ہے۔

❹ حلال غذا بھی اس لیے پیٹ بھر کر نہیں کھاتا کہ کہیں اس میں حرام کی آمیزش نہ ہو۔

❺ دوسرے لوگوں کو {ان کے نیک اعمال کے باعث} نجات پایا ہوا اور اپنے آپ کو {اپنی بدعملیوں کی وجہ سے} ہلاکت میں سمجھتا ہے۔

۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

اگر {لوگوں میں} پانچ بُری عادتیں نہ ہوتیں تو سب کے سب لوگ نیک ہوتے۔

① {اپنی} جہالت و بے علمی پر قناعت کر لینا

② دنیا {اور متاعِ دنیا} کی ہوس

③ اپنی ذاتی خوبیوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں بخل سے کام لینا {جیسے علم خرچ کرنے میں بخل سے کام لینا}

④ اپنے عمل میں ریا {نمود و نمائش} کرنا

⑤ اپنی رائے پر عُجب کرنا {یعنی دوسروں پر فوقیت دینا}۔

۸......جمہور علماء علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو پانچ خصوصیتوں سے مشرف فرمایا {کہ آپ سے پہلے کسی کو نہ ملیں} • اسم • جسم • عطا • خطا • رضا

❶ اسم سے مراد رسالت سے پکارنا ہے {یعنی آپ کو نام سے نہیں پکارا جیسے تمام انبیاء مثلاً آدم، نوح، ابراہیم علیہم السلام کو نام سے پکارا اور ہمارے نبی ﷺ

کونام سے نہیں بلکہ وصف سے پکارا، جیسے یاایھا الرسول، یاایھاالنبی، یاایھا المزمل وغیرہ}

❷ جسم سے مراد یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم ﷺ نے کسی چیز کا سوال کیا تو اللہ رب العزت نے بہ نفس نفیس جواب دیا جبکہ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ معاملہ نہ فرمایا{ بلکہ ان کو بالواسطہ جواب دیتے تھے}

❸ عطا سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بلا مانگے سب کچھ عطا فرمادیا۔

❹ خطا سے مراد یہ ہے کہ آپ کی لغزش {بظاہر خلاف اولیٰ کے} سے پہلے پہلے عفو و بخشش کا ذکر کرنا جیسے کہ فرمایا عفا اللّٰہ عنک {اللہ نے آپ کو معاف کردیا}

❺ اور رضا سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ آپ کو فدیہ لوٹایا نہ صدقہ ونفقہ {جو راہِ مولیٰ میں دیا} جبکہ دوسرے انبیاء کرام کے ساتھ جداگانہ معاملہ فرمایا{یعنی بعض مرتبہ ان کے پیروکاروں کے صدقات واپس کردیے جاتے تھے}۔

۹.....حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

جس میں پانچ عادتیں ہوں وہ دنیاوآخرت میں سعادت مند ہے۔

❶ وقتاً فوقتاً{باربار} کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کاورد کرنا

❷ جب کسی ناگہانی آفت میں مبتلا ہوجائے اور{صبر اختیار کرکے یہ کلمات} پڑھے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم {بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اس کی طرف لوٹنا ہے۔گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق صرف اس اللہ کی طرف سے ہے جو بلند وبالا عظمت والا ہے}

❸ اور جب اسے نعمت دی جائے تو نعمت پر شکر کرتا ہے اور کہتا ہے

الحمد للّٰہ رب العالمین {تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو سارے جہانوں کو پالنے والا ہے}

4. اور جب وہ کسی {مباح یا نیک} کام کو شروع کرتا ہے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم {اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا} کہتا ہے۔

5. اور جب اس سے کبھی گناہ ہو جاتا ہے تو استغفر اللّٰہ العظیم و اتوب الیہ {میں اس اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں جو عظمت والا ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں} کہتا ہے۔

۱۰......حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

تورات میں پانچ نصیحت {آمیز کلمات} لکھے گئے ہیں۔

- تونگری قناعت میں ہے ⊙ سلامتی گوشۂ تنہائی میں ہے
- عزت خواہشات {نفسانی} کے ترک {چھوڑنے} میں ہے
- {دنیا، دولت وثروت سے حقیقۃً} فائدہ اٹھانا مدتِ دراز میں ہے {تاکہ آج کا کیا دھرا کل کام آئے}
- صبر کرنا تھوڑی مدت میں ہے {کہ دنیا چند روزہ ہے اس کا دورانیہ بھی تھوڑا ہے اور آخرت طویل ہے وہاں اس کا بدلہ پھر زیادہ ہے یا حقیقت صبر غم کے ابتدائی وقت میں ہوتا ہے بعد میں مجبوراً صبر آجاتا ہے}

۱۱......حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ:

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں {کے آنے} سے پہلے غنیمت جانو۔

- اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے
- اپنی تندرستی کو اپنی بیماری سے پہلے

◎ اپنی تونگری وفراخ دستی کو، اپنی ناداری وتنگ دستی سے پہلے
◎ اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے
◎ اپنی فرصت وفراغت کو مصروفیت ومشغولیت سے پہلے۔

۱۲......حضرت یحییٰ بن معاذ رازی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ:

- شکم سیر ہوکر کھانے والے کا گوشت بھی زیادہ ہوتا ہے
- جس کا گوشت زیادہ ہو اس کی شہوت {خواہش نفسانی} بھی زیادہ ہوتی ہے
- جس کی شہوت زیادہ ہو اس کے گناہ بھی {شہوت پرستی کی وجہ سے} زیادہ ہوتے ہیں
- جس کے گناہ زیادہ ہوں اس کا دل سخت ہوتا ہے
- جس کا دل سخت ہو وہ دنیا کی آفتوں اور اس کی زینت میں غرق ہو جاتا ہے {اور انجام کار تباہی وبربادی اس کا مقدر ہو جاتی ہے}۔

۱۳......حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ:

پانچ چیزیں غریبوں نے پسند کیں اور پانچ چیزیں مالداروں نے پسند کیں۔

- غریبوں نے اپنے جسم وجان کے آرام {اور راحتِ ابدی جو جنت میں حاصل ہوگی}
- سکونِ قلب {اطمینان}
- اپنے مولیٰ ورب کی بندگی وعبادت
- {آخرت میں} حساب کی آسانی
- اور {اللہ کے فضل سے} بلند درجوں کو اختیار کرنا

اور

- مالداروں نے جسم وجان کی مشقت
- {دنیا تفکرات میں} دل کی مشغولیت
- دنیا کی بندگی {ہر وقت کسبِ دنیا میں مصروف}
- {مال ومنال کے باعث} حساب میں سختی
- اور {اپنی دنیا داری کی ہوس کی وجہ سے} پست منزلت اور نچلے درجے کو اختیار کیا۔

۱۴......حضرت عبد اللہ اطا کی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ:

پانچ خصلتیں {بیمار} دلوں کی دوا ہیں۔

- نیک لوگوں کی ہم نشینی
- قرآن کریم کی تلاوت
- پیٹ کو خالی رکھنا {یعنی شکم سیری سے پرہیز}
- قیام اللیل {نماز تہجد کی پابندی}
- اور سحری {شب کے آخری حصہ} کے وقت گریہ وزاری کرنا۔

۱۵......جمہور علماء فرماتے ہیں کہ:

غور وفکر اور تدبر پانچ قسم پر ہے۔

1. اللہ تعالیٰ کی نشانیوں {جن میں انسانی تخلیق خود اعلیٰ درجہ کی آیت اور نشانی ہے، ان} میں غور وفکر کرنا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور {ان پر} یقینِ کامل پیدا ہوتا ہے۔
2. اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور وفکر اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور {ان نعمتوں پر} شکر کرنا پیدا ہوتا ہے۔
3. اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں غور وفکر، اس سے شوق ملاقات میں اضافہ ہوتا ہے۔ {اور اس سے مقام محبت پیدا ہوتا ہے}

❹ اللہ تعالیٰ کی وعیدوں {اور مقررہ بیان کردہ سزاؤں} میں غور وفکر کرنا، اس سے اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے۔

❺ اللہ تعالیٰ کے احسان کرنے کے باوجود اطاعت خداوندی میں اپنی کوتاہیوں {نافرمانیوں اور کمی} میں غور کرنا۔ اس سے {اللہ تعالیٰ سے} حیا پیدا ہوتی ہے۔

۱۶......بعض عقلمندوں کا قول ہے کہ:

تقوٰی {کا اونچا مقام} حاصل کرنے کے لیے پانچ مشکل {اور دشوار گزار} راہوں اور گھاٹیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

- مشقت وشدت کو تن آسانی ونعمت پر ترجیح دینا
- راحت وآرام پر سعی وکوشش کو مقدم رکھنا
- تواضع {اور ذلت نفس} کو تکبر پر ترجیح دینا
- خاموشی کو فضول بولنے پر ترجیح دینا
- {جب فتنہ وفساد کی آگ بھڑک رہی ہو تو اپنی} موت کو {اپنی پُر آشوب} زندگی پر ترجیح دینا۔

۱۷......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

- سرگوشی وراز داری تمام بھیدوں کی حفاظت کرتی ہے۔
- صدقہ وخیرات مال ودولت کو {تباہی وبربادی سے} بچاتا ہے
- اخلاص ونیک نیتی اعمال کو {ضائع ہونے سے} بچاتی ہے
- سچائی {آدمی کے} اقوال وکلام کو {بے اعتباری سے} بچاتی ہے
- {باہمی} مشورہ {کسی کام کو انجام دینا} رائے وتدبیر کو برباد نہیں ہونے دیتی {یعنی ایک آدمی کی رائے میں کوئی خامی ہوتی ہے تو دوسرے کی رائے سے اس

کی اصلاح وتلافی ہو جاتی ہے اور رائے میں نقص دور ہو جاتا ہے}

۱۸......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

مال و دولت جمع کرنے {اور ان کے حاصل کرنے میں کوشاں رہنے} میں پانچ نقصان {اور آفتیں} پوشیدہ ہیں۔

- اس کے جمع کرنے {کی ہوس} میں مارا مارا پھرنا
- اس کی نگرانی وحفاظت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت
- اس کے چھن جانے اور چوری ہو جانے کا {ہر وقت} خوف لگا رہنا
- اسے بخیل جیسے بد لقب سے لوگوں میں شہرت پا جانے کا خطرہ و احتمال لگا رہنا
- صالحین کی صحبت سے دوری اور جدائی۔

۱۹......اور سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ:

مال و دولت کے حصول کو ترک کرنے {اس سے فرقت و کنارہ کشی اختیار کرنے} میں پانچ فائدے ہیں۔

1. مال کی ہوس میں مشقتوں سے نجات
2. {اس کی نگہداشت و اس کی حفاظت میں صَرف ہونے والے وقت کی بچت سے} اللہ کے ذکر کے لیے فراغت کا ملنا۔
3. مال کے چھن جانے یا چوری ہونے کے خوف سے {دل کا} مامون و مطمئن ہونا۔
4. {راہِ خدا میں مال فقراء میں تقسیم کرنے کے باعث} سخی کا نام ملنے کا احتمال۔
5. حصولِ دولت {میں کوشاں رہنے} کو {چھوڑنے کی وجہ سے} اطمینان سے نیک لوگوں کی ہم نشینی نصیب ہونا۔

۲۰......حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ:

اس زمانہ میں جس کے پاس مال وزر جمع ہو جاتا ہے اس میں پانچ بُری عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

- امنگوں اور آرزوؤں کا طولانی سلسلہ
- حرص {لالچ} کا اس {کی ذہنیت} پر غلبہ ہونا
- بہت زیادہ بخیل {بلکہ کنجوس} ہونا
- تقوٰی اور پرہیز گاری میں کمی
- اور آخرت {کی گرفت سے لاپرواہی کی وجہ سے اس} کو بھول جانا۔

۲۱......کسی شاعر نے کیسے اچھے انداز میں مضمون باندھا کہ:

① اے دنیا کے {ذلیل} طلب گار {یہ تیری نہیں بن سکتی} بے شک ہر روز اس کا نیا شیدائی ہوتا ہے۔

② یہ ہر روز نئے شوہر سے نکاح کرتی ہے {نئے شخص سے ملتی ہے} اور ہر شوہر سے قُربت کے مزے لوٹ کر {اسے ناکارہ کر کے} اسے چھوڑ دیتی ہے اور دوسرے کو اس کا قائم مقام بنا لیتی ہے۔

③ یہ بدکار {نامراد} اپنے خواہش مند کی طرف کبھی متوجہ نہیں ہوتی بلکہ {اپنے جاں گداز اور دلفریب ناز و انداز سے اسے لُبھا کر} آہستہ آہستہ اس کی جان لیتی ہے۔

④ بے شک میں فریب نفس میں مبتلا ہوں اور دنیاوی بلائیں تھوڑا تھوڑا کر کے {اپنا} زہر میرے جسم میں پیوست کر رہی ہیں۔

⑤ اے بندگان خدا! موت کے لیے توشہ {نیک عمل} تیار رکھو کہ ہاتف غیبی بار بار

کوچ کا اعلان {موت آنا} کر رہا ہے۔

۲۲......حضرت حاتم الاصم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے ۔مگر پانچ {چیزوں} میں جلد بازی حضور نبی کریم ﷺ کی سنتِ کریمہ ہے۔

1. جب مہمان آجائے تو جلد از جلد کھانا پیش کرنا { کھلانا ، نہ معلوم اسے سفر میں کب اور کہاں کھانا میسر ہو ایلکہ ملا ہے بھی یا نہیں}
2. جب کسی {مسلمان} کا انتقال ہو جائے تو اس کے نہلانے ، کفن پہنانے اور دفن کرنے کا جلد بندوبست کرنا ۔
3. جب لڑکی {بیٹی ، بہن وغیرہ} بالغ ہو جائے {اور اچھی جگہ سے پیام آجائے} تو فوراً اس کی شادی کرنا ۔
4. قرض کی ادائیگی کا جب وقت آجائے {اور ادائیگی میسر ہو} تو فوراً {بغیر کسی تاخیر کے} ادا کرنا ۔
5. اور جب کبھی گناہ کر بیٹھے تو فوراً توبہ {شرعیہ نصوحا} بجالانا ۔

۲۳......محمد بن دوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

شیطان پانچ نالائق حرکتوں کی وجہ سے {ابلیس لعین ، ابدی مردود اور} بدبخت بنا ۔

- اپنے گناہ ونافرمانی کا اقرار نہ کیا۔
- اُس {اپنی نافرمانی} پر شرمسار وشرمندہ بھی نہ ہوا
- نہ اس جرم پر اپنے نفس کو ملامت کی
- نہ توبہ کا ارادہ کیا

• {بلکہ} اللہ کی رحمت سے مایوس اور نا اُمید ہوا۔

۲۴......{اور مزید فرمایا کہ}

حضرت آدم علیہ السلام نے پانچ خوبیوں کی وجہ سے ابدی سعادت و نیک بختی کی دولت حاصل کی۔

- اپنی لغزش کا اقرار کیا
- اس پر نادم و پشیمان ہوئے
- اپنے نفس کو ملامت کیا
- توبہ و استغفار میں فوراً مصروف ہو گئے {جلدی کی}
- اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے۔

۲۵......حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

تم پانچ چیزوں کو لازم پکڑ کر ان پر عمل کرتے رہو۔

- اللہ تعالیٰ کی اتنی عبادت کرو جتنے تم اس کے محتاج ہو {اور ضرورتیں تمہارے دَم کے ساتھ ہیں تو پھر بندگی رب تعالیٰ سے غفلت کیسی}
- اور دنیا کا اتنا سازوسامان لو جتنی تمہاری عمر ہے {اور موت کا وقت معلوم نہیں تو دنیاوی ہوس کا حاصل بھی مشقت ہے}
- خداوند کریم کی نافرمانی اسی حد تک کرو جس حد تک تم اس کا عذاب برداشت کر سکتے ہو {اور آخرت کی جانکاہ آفتوں کی برداشت کون کر سکتا ہے تو پھر یہ شب و روز نافرمانیاں کیوں}
- اور دنیا سے اتنا زادِ راہ لو جتنا تم کو قبر میں رہنا ہے { مگر وہ زادِ راہ تو نیک اعمال کا ہے، دنیا و دولت وہاں کام نہ آئے گی ،تو زیادہ عبادت و طاعت میں مصروف

رہو}

◎ جنت میں جیسا مقام حاصل کرنا چاہتے ہو اس اعتبار سے نیکیاں اور بھلائیاں کماؤ۔

۲۶......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

❶ میں نے تمام {خیر خواہوں اور} دوستوں کو پرکھ لیا لیکن زبان کی حفاظت سے بڑھ کر کسی کو دوست نہ پایا{ کہ زبان کی حفاظت سے بہت سی آفتوں سے انسان محفوظ رہتا ہے}

❷ میں نے تمام لباسوں کا معائنہ کیا لیکن تقویٰ سے افضل لباس کوئی نہ دیکھا{ کہ خود رب تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ ولباس التقوٰی ذٰلک خیر}

❸ میں نے تمام {دنیاوی} مال ومتاع دیکھا لیکن قناعت سے بڑھ کر کوئی دولت نہ پائی۔

❹ میں نے تمام نیکیاں دیکھیں لیکن {دوسرے لوگوں کی} خیر خواہی اور {ان کو} نصیحت سے بڑھ کر کوئی نیکی نہ دیکھی۔

❺ میں نے انواع اقسام کے کھانوں کا تجربہ کیا{دیکھا} لیکن صبر سے بڑھ کر کوئی لذیذ خوراک نہ دیکھی۔{غرض زبان کی حفاظت بہترین خیر خواہ ہے، تقویٰ بہترین لباس ہے، قناعت سب سے بڑی دولت ہے، خیر خواہی بڑی نیکی ہے اور صبر بہترین غذا ہے}۔

۲۷......ایک حکیم کا قول ہے کہ:

پانچ چیزوں {کے مجموعے} کا نام زُہد ہے۔

⌑ اللہ تعالیٰ پر کامل اعتماد ہونا

⌑ اہلِ دنیا سے کنارہ کشی کرنا

⌑ عمل میں اخلاص کا ہونا

⌑ {دنیا پرستوں کی زیادتی و} ظلم کو برداشت کرنا

⌑ اور جتنی روزی میسر ہو اسی پر قناعت کرنا {نہ خالق سے کوئی شکوہ کرنا، نہ مخلوق سے کوئی شکایت کرنا}۔

۲۸......ایک عابد مناجات الٰہی میں یوں عرض کرتے ہیں:

✷ اے اللہ! طویل اُمیدوں نے مجھے دھوکہ میں ڈال دیا۔

✷ اور دنیا کی محبت نے مجھے ہلاک کردیا

✷ اور شیطان نے مجھے راہِ راست سے بہکایا {گمراہ کردیا}

✷ اور نفس امارہ {جو ہر وقت بری سوچ اور برائی کی طرف انسان کو لے جانے کی کوشش کرتا ہے} نے مجھے حق سے باز رکھا۔

✷ اور بُرے دوستوں نے {مجھے} برائیوں پر {اکسا} کر میری مدد کی۔ تو اے محتاجوں کے مدد کرنے والے! {فریاد کرنے والوں کے فریاد رس} میری مدد فرما، اگر تو مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو تیرے سوا کون مجھ پر رحم کرے گا}

۲۹......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

میری اُمت پر ایسا وقت آنے والا ہے کہ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھول جائیں گے۔

❶ دنیا سے محبت کریں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے

❷ زندگی سے محبت کریں گے اور موت کو بھول جائیں گے

❸ محلوں {عارضی مکانوں} سے محبت کریں گے اور {ابدی مکانوں} قبروں کو بھول

جائیں گے۔

④ مال و دولت سے محبت کریں گے اور حساب { آخرت} کو بھول جائیں گے

⑤ مخلوق سے محبت کریں اور خالق کو بھول جائیں گے۔

۳۰......حضرت یحییٰ بن معاذ رازی علیہ الرحمۃ اپنی مناجات میں کہتے ہیں۔

- اے میرے اللہ! رات کی یہ ساعتیں تجھ سے عرضِ مناجات کیے بغیر خوشگوار اور اچھی نہیں ہوسکتی۔
- اور دن کی گھڑیاں تیری اطاعت و بندگی کے بغیر پُر رونق نہیں ہوسکتیں۔
- دنیا { کی یہ رعنائیاں} تیرے ذکر کے بغیر اچھی نہیں لگتیں۔
- آخرت کی راحت تیرے عفو و بخشش کے بغیر نہیں ہوسکتی۔
- اور جنت بریں کی بہار تیرے دیدار کے بغیر نہیں ہوسکتی۔

☆......☆......☆

باب السُّداسی

چھے نکتوں، ہیروں کا بیان

☆☆

۱.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

چھے چیزیں چھے جگہوں پر بیگانہ {اور مظلوم} ہیں۔ {اور ان کی بے حرمتی اور حق تلفی ہوتی ہے}

❶ مسجد {وہاں} غریب ہے جہاں کے باشندے اس میں {پانچ وقتہ} نماز ادا نہیں کرتے۔

❷ کتاب اللہ {قرآن مجید} اس گھر میں مظلوم ہے جس میں لوگ اس کی تلاوت نہیں کرتے۔

❸ قرآن اس سینہ میں بے گانہ ہے جو بدکار {بدچلن، فاسق و نالائق} ہو۔

❹ مسلمان نیک {چلن پارسا} عورت مظلوم ہے جبکہ کسی بدکردار {بد اخلاق} مرد کے نکاح میں ہو۔

❺ مسلمان نیک عمل مرد مظلوم ہے جبکہ اس کا واسطہ بد اخلاق {کم ظرف، بدسلیقہ} عورت سے پڑ جائے۔

❻ {دیانت دار} عالم ایسے {بدکردار} لوگوں کے درمیان مظلوم ہے جس {کی پندو نصیحت} کو لوگ توجہ سے نہیں سنتے۔

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ {اور انجام کار اس بد معاملگی و بد ذوقی کا یہ ہوگا} اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۲ ......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

چھ شخصوں پر میری لعنت، اللہ تعالیٰ کی لعنت اور تمام انبیاءکرام علیہم السلام کی لعنت ہے۔

❶ اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں {کمی و} زیادتی کرنے والا

❷ اللہ کی {قدرت کے فیصلے اور} تقدیر کو جھٹلانے والا

❸ اپنے ظلم و جبر کی بدولت {کسی علاقہ کے لوگوں پر} مسلط ہو جانے والا تا کہ اس کو عزت دے جسے اللہ نے ذلیل کردیا اور ان {زیر دستوں} کو ذلیل کرے جنہیں {دینی اعتبار سے} اللہ نے عزت دی۔

❹ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ کو حلال کردینے والا

❺ اور میرے اہل وعیال کی عزت و حرمت کو پامال کرنے والا {میری اولاد کے خون کو حلال جاننے والا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے}

❻ اور میری سنت {تحقیراً} چھوڑ دینے والا {کہ ایسے بدکاروں کا انجام یہ ہوگا کہ} اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظر کرم نہیں فرمائے گا {اور وہ ذلیل وخوار ہوں گے}

۳ .....حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

⊙ شیطان تیرے سامنے کھڑا ہے ⊙ نفس تیرے دائیں جانب ہے

⊙ اور خواہشات {نفسانی} تیرے بائیں جانب ہیں

⊙ دنیا تیرے پیچھے کھڑی ہے ⊙ تیرے اعضاء تیرے اردگرد ہیں

⊙ اور جبار {اللہ} تیرے اوپر ہے {اپنی قدرت کے لحاظ سے کہ اس کی قدرت تجھ پر حاوی ہے نہ کہ مکان کے لحاظ سے اوپر ہے کہ وہ مکان کی قیود سے پاک

ہے}

❶ ابلیس لعین { کی اطاعت } چھوڑ کیونکہ وہ راہِ باطل {دین کے ترک } کی طرف بلا رہا ہے۔

❷ اور نفس تجھے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف بلا رہا ہے

❸ خواہشات نفسانیہ تجھے شہوت پرستی وہوس رانی پر آمادہ کر رہی ہیں

❹ اور دنیا تجھے آخرت پر ترجیح کی دعوت دے رہی ہے {یعنی دنیا تجھے یہ فریب دے رہی ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہے اس سے نقد فائدہ حاصل کرو، وعدۂ آخرت کو چھوڑ کر}

❺ اعضاء بدن تجھ کو گناہوں کی لذت پر اُکسا رہے ہے

❻ اور تیرا حاکم اعلیٰ {اللہ تعالیٰ} تجھے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واللّٰہ یدعوا الی الجنۃ المغفرۃ {اور اللہ تعالیٰ جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے} {اب اس واضح اور روشن حقیقت کے معلوم ہو جانے کے باوجود} اگر ابلیس کی دعوت مانے {اور اس کی راہ چلے} تو اس کا دین چلا گیا۔ جس نے اپنے نفس کی بات مانی اس کی روحانیت جاتی رہی۔ جس نے خواہشات کا اتباع کیا وہ عقل ودانش سے محروم ہوا۔ جس نے دنیا کی پکار کو قبول کیا اس کی آخرت ضائع ہوگئی۔ جو اعضائے بدن کے بہکائے میں آئے جنت کی نعمتوں سے محروم ہوا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی دعوت پر لبیک کہا اس کی ساری برائیاں اور گناہ ختم ہو جائیں گے۔ اور فرمایا کہ ساری بھائیاں اسے میسر آئیں گی۔

۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں چھپا دیا۔

❶ {اپنی} رضا و خوشنودی کو طاعت و بندگی میں پوشیدہ فرما دیا

❷ {اپنے} غصہ کو {اپنی} نافرمانی میں پوشیدہ کیا

❸ اور اپنے اسم اعظم کو قرآن مجید میں چھپایا

❹ شب قدر کو رمضان المبارک میں چھپایا

❺ درمیان نماز {حٰفظوا علی الصلوات والصلٰوۃ الوسطٰی} کو {پانچ وقتہ} نمازوں میں چھپایا

❻ اور قیامت کے دن کو ایام {ہفت واری} میں چھپایا۔

{تو خدا کے فرماں بردار کو رضائے الٰہی ملے گی اس کا نافرمان عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگا اس اعظم کا تلاش کرنے والا قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف رہے، جسے شب قدر کی جستجو ہو تو وہ تمام ماہ {رمضان} شب بیداری میں گزارے اور جو نماز وسطیٰ کا خواہاں ہو وہ پنجگانہ نماز با جماعت ادا کرے}

۵ ...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

کامل مومن کو {ہر وقت} چھ قسم کا خوف ہوتا ہے۔

❶ اللہ تعالیٰ سے { کہ بدکاریوں کے سبب} کہیں اللہ تعالیٰ اس سے ایمان سلب نہ کرے {ایمان ضائع نہ ہو جائے}۔

❷ فرشتوں کی طرف سے کہ اعمال نامہ میں وہ اعمال نہ لکھ لیں جو {تمام اولین و آخرین کے روبرو} قیامت میں رسوائی کا باعث ہو۔

❸ شیطان کی جانب سے کہ وہ {وسوسوں کے ذریعے} اس کا {ایمان و} نیک عمل تباہ و برباد نہ کر دے۔

❹ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام سے کہ کہیں بے خبری کی حالت میں اچانک ہی {قبض روح کے لیے} نہ پکڑیں {اور توبہ واستغفار کا موقع بھی نہ مل سکے}

❺ دنیائے دوں کی جانب سے کہ آدمی اس پر فریفتہ ہو کر آخرت کو بھول نہ جائے۔

❻ اپنے اہل وعیال {بیوی بچوں} کی جانب سے کہ کہیں اس کی نگہداشت ہی میں پھنس کر یادِ خدا سے غافل نہ ہو جائے۔ {خدا اور رسول کی بندگی و اطاعت سے غافل رہ کر صرف اہل وعیال کی کفالت میں مشغول رہنا ضمیر کی موت ہے اور عذابِ الٰہی کی داعی۔ اللہ ہی امان بخشے۔ آمین}

۶ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

جو شخص اپنے اندر چھے صفتیں پیدا کرے اسے جنت کی طلب ہو گی نہ دوزخ سے خوف کی حاجت۔ { کہ جنت کی ہر نعمت اسے میسر ہو گی اور دوزخ سے نجات اس کا مقدر}

- جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان کر اس کی اطاعت کی
- شیطان کو پہچان کر اس کا کہا نہ مانا
- آخرت کو جانا، مانا اور اس کی طلب میں لگا رہا
- جس نے دنیا کی حقیقت کو پہچانا اور اس کو چھوڑ دیا
- جس نے حق کو پہچان لیا تو اس کا اتباع کر لیا
- جس نے باطل کو جانا، بوجھا اور اس سے دور رہا۔

۷ ...... اور {حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے} یہ بھی فرمایا کہ:

{حقیقتاً} نعمتیں چھے چیزیں ہیں۔ اسلام، قرآن، اور محمد رسول اللہ ﷺ {ان سب کی پیروی}، {جان و ایمان کی} سلامتی، {اپنے عیوب کی} پردہ پوشی اور لوگوں

سے بے نیازی۔

❶ علم عمل کا {بہترین} رہنما ہے

❷ اور فہم وسمجھ علم کے لیے {مثل} برتن ہے

❸ اور عقل سلیم ہر بھلائی کی طرف رہنمائی کرتی ہے

❹ خواہشات نفس گناہوں کی سواری ہے

❺ اور مال و دولت {کی فراوانی و کثرت} مغروروں کی چادر ہے {کہ مال ختم تو تکبر بھی ختم}

❻ اور دنیا آخرت کا بازار {اس کی کھیتی} ہے {کہ جو یہاں لائے وہی بیچے گا یا جو بوئے گا وہی کاٹے گا}۔

۸......بُوزرجمہر نے کہا کہ:

چھے چیزیں ساری دنیا کی نعمتوں کا خلاصہ ہے۔

- دل پسند {جلد ہضم ہونے والی} غذا
- نیک اولاد
- فرماں بردار ہم مزاج بیوی
- {دل میں اتر جانے والی} مستحکم گفتگو
- کمال عقل {کا حاصل ہونا}
- جسمانی تندرستی

۹......حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ:

⌑ اگر ابدال نہ ہوتے تو زمین اور جو کچھ اس میں ہے برباد ہو جاتا

⌑ اگر نیک لوگ نہ ہوتے تو سب بُرے لوگ ہلاک ہو جاتے

⌑ اگر علماء حق نہ ہوتے تو تمام لوگ جانوروں کی طرح زندگی گزارتے

⌑ اگر بادشاہ {اور بااختیار حکام} نہ ہوتے تو لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کر دیتے

⌑ اگر {دنیا کی رنگینیوں پر مرمٹ جانے والے} بدعقل اور بے وقوف {قسم کے

لوگ دنیا میں} نہ ہوتے تو {دنیا کی فریب کار رفقوں کا وجود نہ ہوتا اور} دنیا خراب ہو جاتی

⌑ اگر {تر و تازہ} ہوا نہ ہوتی تو {دنیا کی} ہر چیز بدبودار {اور ناقابل استعمال} ہوتی۔

۱۱......بعض حکماء سے منقول ہے کہ:

- جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ زبان کی لغزشوں سے نہیں بچ سکتا
- جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے سے نہیں ڈرتا اس کا دل حرام اور مشکوک چیزوں سے نہیں بچ سکتا
- جو شخص مخلوق سے بے نیاز نہیں ہوتا حرص و ہوس سے نہیں بچ سکتا {کچھ نہ کچھ ملنے کی آس اسے دربدر ٹھوکریں کھلاتی رہے گی}
- جو شخص اپنے اعمال کی خود نگرانی و حفاظت نہ کرے گا وہ ریا {نمود و نمائش} سے نہ بچ سکے گا۔
- جو اپنے دل {کے خطرات} پر اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگتا وہ حسد سے نہیں بچ سکتا۔
- جس کی نظریں علم و عمل میں اپنے سے بالاتر و اعلیٰ پر نہ ہوں وہ تکبر اور عجب سے اپنا دامن نہ چھڑا سکے گا۔

۱۲......حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

دلوں میں فساد {اور اخلاق میں بگاڑ} چھ خصلتوں کے باعث ہوتا ہے۔

1. توبہ کرنے کی امید پر گناہ کرتے ہیں {کہ توبہ کرلیں گے حالانکہ موت کا کوئی وقت مقرر معلوم نہیں}

❷ علم دین حاصل کرتے ہیں مگر{اس کے مطابق} عمل نہیں کرتے{اور علم کی نورانیت سے محروم رہتے ہیں}

❸ اور{اگر} عمل کریں تو اخلاص سے نہیں کرتے

❹ اللہ عزوجل کی بخشی ہوئی روزی کھاتے ہیں{اور اس کی عطاؤں کے طفیل جیتے ہیں} مگر شکر الٰہی ادا نہیں کرتے

❺ اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم{رزق وغیرہ} پر راضی نہیں ہوتے

❻ اور اپنے مُردوں کو{مقابر میں زیر زمین} دفن کرتے ہیں مگر اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتے{کہ ہمیں بھی مرنا ،لقمہ ءقبر بننا اور قبر کا پیٹ بھرنا ہے}۔

۱۳.....نیز آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ:

جس نے دنیا کا طلب گار ہوکر آخرت پر اس کو ترجیح دی{کہ اب تو آرام سے گزرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے} اللہ اسے چھ قسم کی سزائیں دے گا۔تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔دنیا کی تین سزائیں یہ ہیں۔

- ایسی لمبی اُمیدیں جن کی کوئی انتہا نہیں
- ایسا حرص ولالچ کہ کبھی قناعت نہ کر سکے گا
- اس سے عبادت کی لذت چھین لی جائے گی

آخرت کی سزائیں یہ ہیں۔

- قیامت کی دن کی دہشت ،رعب اور ہیبت{اس کے دل پر سوار ہوگی}
- {اس سے} سخت حساب{لیا جائے گا}
- {اپنی ناکامیوں پر ہمیشہ اور} لمبی حسرتیں{کرے گا}۔

۱۴.....احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

- حاسد کو کبھی راحت و آرام نہیں مل سکتا
- جھوٹے کے پاس مدت[1] نہیں ہوتی
- اور بخیل کے لیے کوئی تدبیر {اس کے حق میں} کارگر نہ ہوگی
- بادشاہوں اور دنیا پرور حاکموں میں وفا نہیں ہوتی {انہیں اپنے وعدے کا کبھی پاس لحاظ نہیں ہوتا بلکہ صرف اپنا اقتدار، اپنا وقار اور اپنا مفاد عزیز ہوتا ہے}
- بد اخلاق سرداری کا اہل نہیں ہوتا {کہ لوگ دل سے اس کا احترام نہیں کرتے}
- اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو کوئی تبدیل کرنے والا {رد کرنے والا} نہیں۔

۱۵......کسی عقل مند سے پوچھا گیا کہ:

بندہ اگر اپنے گناہوں پر سچی توبہ کرے تو کیا اس کو یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوگئی یا رد کر دی گئی۔ اس نے فرمایا کہ میں اس بارے میں قطعی فیصلہ تو نہیں کر سکتا لیکن {اس} توبہ کے قبول ہونے {کی چند علامات} ہیں۔

- اپنے آپ کو گناہ و نافرمانی سے پاکیزہ اور پارسا نہ سمجھے
- اپنے قلب {یعنی دل کی گہرائیوں} میں خوشی کو نہ دیکھے بلکہ غم سے بھرا پائے {کہ معلوم نہیں ان گناہوں پر میرا انجام کیا ہوگا}
- نیک لوگوں کے قریب ہو اور بُرے لوگوں سے دُور بھاگے
- دنیا کا مال و متاع {اس کے پاس اگر چہ کتنا ہی} کم ہو پھر بھی {حساب کے دینے کے خیال سے} زیادہ جانے اور آخرت کے لیے جو نیک عمل اگر چہ زیادہ ہو پھر بھی {اپنے گمان میں} کم جانے {کہ وہاں بہت ہی زیادہ نیک اعمال کی ضرورت ہے}

{۱} جھوٹا آدمی ہمیشہ بے مروت ہوتا ہے اور لوگوں کے درمیان کوئی عزت وقدر نہیں ہوتی۔

- اور اپنے دل کو ان اُمور میں مشغول دیکھے جن کی اللہ تعالیٰ کی طرف {اس پر} ذمہ داری ہے۔{یعنی ایمان پر استقامت اور بندگی رب العزت} اور ان چیزوں{ کی فکرو اندیشہ} سے قلب کو فارغ{ بے فکر} دیکھے۔جن کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لی ہے {یعنی دنیا میں رزق وآخرت میں نجات}
- {اور ان امور کے علاوہ} زبان کی حفاظت کرنے والا، ہمیشہ آخرت کی فکر کرنے والا،غم زندگی پر صبر کرنے والا اور{ اپنے گناہوں پر} نادم ہو۔

۱۶......حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

بڑی خودفریبی اوردھوکہ میرے نزدیک یہ ہے کہ

❶ آدمی معافی کی اُمید پر {اپنے گناہوں پر} بغیر پشیمانی منہمک رہے {دلیر بر گناہ ہو جائے}

❷ بغیر طاعت{وبندگی} کے اللہ کے نزدیک ہونے کی توقع اور امید کرنا

❸ جہنم کا بیج بوکر{ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے} جنت کی کھیتی{ حاصل کرنے کی} امید کرنا

❹ نیک لوگوں کا ٹھکانہ {اللہ تعالیٰ کی} نافرمانی اور گناہ کرکے طلب کرنا

❺ نیک عمل کیے بغیر اچھے عمل کی امید کرنا

❻ گناہوں میں آلودہ رہ کر اللہ تعالیٰ سے بخشش کی تمنا کرنا۔

جیسے شاعر نے کہا کہ

نجات کی امید کرتا ہے اور نجات والا راستہ اختیار نہیں کرتا، بے شک کشتی خشکی پر نہیں چلا کرتی۔

۱۷......احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے اس وقت فرمایا جب ان سے پوچھا گیا کہ بندے کو عطا

کی جانے والی چیزوں میں سب سے بہتر چیز کیا ہے {تو فرمایا کہ}

- طبعی وفطری عقل {جس کی بدولت آدمی میں دُور اندیشی کی صفت پیدا ہوتی ہے}
- اگر یہ نہ ہوتو پھر عمدہ ادب واخلاق
- اگر یہ نہ ہوتو پھر ہم مزاج ساتھی
- اگر یہ بھی نہ ہوتو پھر {اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہر وقت} مشغول رہنے والا دل۔
- اگر یہ بھی نہ ہوتو مسلسل خاموشی۔
- اگر یہ بھی میسر نہ ہوتو اس کا مر جانا بہتر ہے۔

☆......☆......☆

باب السُّباعی

سات نکتوں، ہیروں کا بیان

☆☆

۱.....حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

سات {قسم کے} آدمیوں کو قیامت کے دن اللہ عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔ اس دن اس {عرش} کے سوا کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔

- عادل {انصاف کرنے والا} بادشاہ
- وہ جوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں جوانی گزاری {یعنی جوانی کے ہیجان کو قابو میں رکھا}
- وہ {عبادت گزار} جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اللہ تعالیٰ کی خشیت اور خوف سے اس کے آنسو بہنے لگے۔
- وہ {نمازی} جس کا دل مسجد میں لگا رہے جب کسی ضرورت سے باہر جائے تو مسجد کی طرف {فوراً} واپس پلٹے۔
- اور وہ شخص جس نے ایسے {مخفی} طریقے سے صدقہ کیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔
- اور وہ دو شخص جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کی۔
- اور وہ شخص جس کو حسین وجمیل عورت نے اپنے نفس {برائی} کی طرف دعوت دی تو اس نے انکار کیا اور کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

۲.....حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

بخیل سات خصلتوں سے خالی نہیں ہوتا {یعنی اس کا مال سات طریقوں میں سے ایک طریقہ پر ضائع ہوگا}

❶ اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث اس کا مال بے جا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں خرچ کریں گے۔

❷ یا اللہ تعالیٰ اس پر کسی ظالم حاکم کو مسلط کردے گا جو اس کو ذلیل کر کے اس کا مال چھین لے گا۔

❸ یا اس پر شہوت کا {ایسا} غلبہ ہو جائے گا کہ وہ اپنی دولت {اپنے ہاتھوں} خود ہی برباد کردے گا۔

❹ یا کسی تعمیر {عمارت} یا ویران {بنجر} زمین کو آباد کرنے کی خواہش میں اس کا مال ضائع ہو جائے گا۔

❺ یا اس کو دنیاوی ناگہانی مصیبت پہنچے گی {مثلاً} مال ڈوبنے کی یا جل جانے کی یا چوری ہو جانے کی یا اس کے مثل مصیبت {وغیرہ}

❻ یا اس کو ایسی لاعلاج بیماری لاحق ہوگی جس کے علاج میں وہ اپنا {تمام} مال خرچ کردے گا۔

❼ یا وہ اپنے مال کو {حفاظت کی غرض سے} کسی ایسی جگہ دفن کرے گا اور دفن کے بعد اس جگہ کو بھول جائے گا اور اس طرح وہ جگہ نہیں ملے گی {اور یوں مال ہاتھ سے نکل جائے گا}۔

۳...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

❶ جو {بیہودہ مذاق کی وجہ سے} زیادہ ہنسے اس کا رعب ختم ہو جائے گا۔

❷ جو ہر وقت طنز و مزاح کرے وہ دوسروں کو ذلیل اور کمزور سمجھتا ہے تو جو لوگوں کو

حقیر سمجھے وہ خود بھی ذلیل ہوگا۔

❸ اور جو شخص جس کام میں زیادہ مشغول ہو اسی سے پہچانا جاتا ہے۔

❹ بہت زیادہ {اور فضول} باتیں کرنے والا بہت ٹھوکریں {غلطیاں اور گناہ} کرے گا۔

❺ اور جس کے گناہ زیادہ ہوں {اسی قدر} اس کا حیا کم ہوگا۔

❻ اور جس کا حیا کم ہو اس میں تقوی {اسی قدر} کم {ختم} ہوگا۔

❼ اور جس کا تقوی ختم ہو جائے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۴.....حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول ''وکان تحتہ کنز لھما وکان ابوھما صالحا'' {کہ اس کے نیچے ایک خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک تھا} کی تفسیر میں فرمایا کہ:

وہ خزانہ سونے کی تختی تھی جس پر سات[1] سطریں {لکھی ہوئی} تھیں۔

❶ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو موت کو {برحق} جانتا ہے پھر بھی ہنستا ہے۔

❷ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے پھر بھی اس {کے حصول} میں مشغول رہتا ہے۔

❸ مجھے تعجب ہے اس شخص پر کہ اس نے یہ جانا کہ تمام اُمور اللہ تعالیٰ کے قضاوقدر {فیصلہ} سے ہوتے ہیں پھر بھی کسی چیز کے فوت ہو جانے {گم ہونے،

{۱} لکھا تو سات لفظ ہے لیکن جب سطریں گنیں تو آٹھ تھیں۔ یا تو یہ کاتب کی غلطی ہے کہ ایک مضمون زیادہ کرلیا، یا یہاں لفظ سبعۃ کی جگہ ثمانیہ تھا۔ اس لحاظ سے یہ اگلے باب الثمانی کا حصہ تھا۔ یا ایک مضمون کے فقرے کو دو مضمون بنا کر علیحدہ لکھا گیا۔ لیکن تعجب یہ ہے کہ منبہات کے کسی نسخے کے باب الثمانی میں نہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسی باب کا حصہ ہے۔ واللہ اعلم

نہ ملنے} پر غمگین ہو جاتا ہے۔

❹ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو حساب و کتاب {بروز قیامت} کو تو جانتا ہے پھر بھی مال جمع کرتا ہے۔

❺ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس نے دوزخ کو جانا پھر بھی گناہ کرتا ہے۔

❻ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس نے اللہ تعالیٰ کو یقیناً جانا پھر بھی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کا ذکر کرتا ہے۔

❼ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس نے جنت کو جانا پھر بھی دنیا میں لذت حاصل کرتا ہے۔

❽ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس نے شیطان کو دشمن جانا پھر بھی اس کا کہا مانا۔

۵ .....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ:

- آسمان سے وزنی کیا چیز ہے؟
- زمین سے زیادہ وسیع کیا چیز ہے؟
- سمندر سے زیادہ بے نیاز کیا چیز ہے؟
- پتھر سے زیادہ سخت کیا چیز ہے؟
- آگ سے بڑھ کر گرمی کس چیز کی ہے؟
- اور {کرہ} زمہریر سے زیادہ ٹھنڈی چیز کیا ہے؟
- اور زہر قاتل سے زیادہ کڑوی چیز کیا ہے؟

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا:

- مخلوق خدا پر بہتان لگانا آسمان سے زیادہ وزنی ہے۔
- اور حق و صداقت زمین سے زیادہ وسیع ہے۔

- اور قناعت کرنے والے کا دل سمندر سے زیادہ تو نگر اور بے نیاز ہے۔
- اور منافق کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔{ کہ اس کا دل حق وصداقت سے کبھی نہیں پسیجتا جبکہ رسی کی متواتر رگڑ سے پتھر بھی متاثر ہو جاتا ہے}
- اور ظالم بادشاہ{کے ظلم وجبر} کی گرمی آگ{ کی گرمی سے} زیادہ گرم ہے۔
- کسی کمینہ خصلت کی طرف حاجت{روائی کے لیے دست دراز کرنا} زمہریر سے بھی زیادہ سرد و بے اثر ہے{ کہ کسی حرماں نصیب کی آہ وزاری اور کسی بے بس کی بے بسی کا اس کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور ہمدردی کی حرارت وگرمی اس میں پیدا نہیں ہوتی}
- اور صبر زہر قاتل سے زیادہ تلخ ہے۔اور یہ بھی کہا گیا کہ چغل خوری زہر قاتل سے زیادہ کڑوی ہے{ کہ اس کے باعث بدگمانیاں پھیلتی اور عزت وآبرو کا خاتمہ کردیتی ہے}

۲......حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے کہ:

① دنیا اس کا گھر ہے جس کا{ آخرت میں} گھر نہیں

② اس کا مال ہے جس کا{ آخرت میں} کوئی مال نہیں

③ اور دنیا{ کی فتنہ سامانیوں} کو وہی جمع کرتا ہے جس کی عقل{ سلیم} نہ ہو

④ اس کی لذتوں میں وہی مشغول ہوتا ہے جس میں فہم{دُور اندیشی، عاقبت بینی} نہ ہو

⑤ اس کے لیے بے جا تگ ودو{ کوشش} وہی کرے گا جو جاہل ہو{جس کے پاس اس کے فتنوں کا علم نہ ہو}

⑥ اس کی{ طلب کی} خاطر وہی حسد کرے گا جس کے پاس عقل کامل نہ ہو

⑦ اس {دنیا طلبی} کی سعی میں وہی {پیش پیش} ہوگا جس کو {اُخروی نعمتوں پر} یقین اور اطمینان نہ ہو۔

۷......حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے:

- پڑوسی کے {حقوق کے} بارے میں اس قدر تاکید کی کہ مجھے گمان ہوا کہ اس کو وارث بنادیں گے۔
- اور مجھے عورتوں سے {حسنِ سلوک کرنے} کے بارے میں مسلسل تاکید کی یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ انہیں طلاق دینا عنقریب حرام قرار پائے گا۔
- اور مجھے ہمیشہ غلاموں سے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ ان کے لیے وقت مقرر کردیں گے کہ {اس وقت کی آمد پر خود بخود} وہ آزاد ہوجائیں گے۔
- اور مسواک کے بارے میں مجھے اتنی تاکید کی گئی کہ مجھے گمان ہوا کہ {مسواک کرنا} بھی ایک فریضہ ہے۔
- اور نماز باجماعت کی اس تسلسل سے تاکید کی کہ میں نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ بغیر جماعت کے نماز قبول ہی نہیں کرے گا {صرف باجماعت نماز ہی قبول ہوگی}
- اور مجھے ہمیشہ صلوٰۃ اللیل {نماز تہجد یا رات کی نفلی نماز} پر یوں توجہ دلاتے رہے کہ میرا خیال پختہ ہوگیا کہ رات کو سونے کی بالکل اجازت نہیں۔
- اور مجھے اللہ کے ذکر کی اس قدر تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ اللہ کے ذکر کے بغیر کوئی بات نفع بخش نہ ہوگی۔

۸......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

سات اشخاص ایسے ہیں کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ انہیں {نظر رحمت سے} دیکھے گا نہ {گناہوں کی آلودگی سے} پاک وصاف فرمائے گا۔{بلکہ} انہیں جہنم میں داخل فرمائے گا۔

❶ لواطت {اغلام بازی یعنی پیچھے کے مقام سے وطی کرنے والا} اور جس کے ساتھ لواطت {بدفعلی} کی جائے {اس کی رضا اس فعل بد میں شامل ہو}۔

❷ مشت زنی {یعنی اپنے ہاتھوں سے اپنے شہوت نفسانی پوری کرنے والا، کہ حدیث میں ناکح الید ملعون لعنتی قرار دیا گیا}

❸ چوپائے سے بدفعلی کرنے والا

❹ عورت کے پیچھے جماع کرنے والا

❺ عورت اور اس کی بیٹی {دونوں} سے جماع کرنے والا

❻ اپنے پڑوسی کی بیوی سے جماع کرنے والا

❼ اپنے پڑوسی کو ناحق تکلیف دینے والا، یہاں تک کہ وہ {پڑوسی} اس پر لعنت کرنے لگے۔

۹......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے کے علاوہ بھی سات شہداء ہیں۔

⌑ پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے

⌑ {پانی میں} ڈوب کر

⌑ ذات الجنب {پہلو کی بیماری} سے مرنے والا شہید ہے

⌑ طاعون وبا سے مرنے والا شہید ہے

⌑ جل کر مرنے والا شہید ہے

¤ جس پر دیوار {چھت وغیرہ} گر جائے اور اس کے نیچے دب کر مرنے والا

¤ وہ عورت جو ولادت {یعنی بچہ پیدا کرتے ہوئے یا بچہ پیدا کرنے کے سبب سے} مرے تو شہید ہے۔

۱۰......حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

عقلمند پر لازم ہے کہ سات چیزوں کو سات چیزوں پر ترجیح دے۔

⦿ فقیری و درویشی کو امیری و تونگری پر

⦿ {اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ظاہری} ذلت کو {عارضی} عزت پر۔

⦿ عاجزی کو تکبر پر

⦿ بھوکا رہنے کو شکم سیری پر

⦿ {آخرت کے} غم کو {دنیاوی} خوشی پر

⦿ {خدا کی رضا کے لیے} پستی کو بڑائی پر

⦿ موت کو زندگی پر۔

☆......☆......☆

باب الثمانی

آٹھ نکتوں، ہیروں کا بیان

☆☆

۱.....سرکارِ دوعالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ:

آٹھ چیزیں {دوسری} آٹھ چیزوں سے کبھی سیراب {مستغنی و بے نیاز} نہیں ہوسکتیں۔

❶ آنکھ دیکھنے سے ❷ فرشِ زمین باران رحمت سے

❸ عورت {بیوی} اپنے ہم جنس {یعنی شوہر} مرد سے

❹ عالم علم سے

❺ مسائل کی تحقیق کرنے والا تحقیق سے {یا گداگر، گداگری سے}

❻ لالچی {مال و دولت} جمع کرنے سے ❼ سمندر پانی سے

❽ {اور بھڑکتی ہوئی} آگ {ایندھن کی} لکڑیوں سے سیراب نہیں ہوسکتی۔

۲.....حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

آٹھ چیزیں {دوسری} آٹھ چیزوں کے لیے زینت {کا باعث} ہیں۔

❶ پاک دامنی و بے نیازی فقر کے لیے زینت ہے

❷ شکر گزاری نعمت و احسان کی زینت ہے

❸ اور صبر آزمائش {و مصیبت و بلا} کے لیے زینت ہے

❹ بُردباری علم {یعنی عالم} کے لیے زینت ہے

❺ عاجزی طالب علم کے لیے زینت ہے

❻ کثرت سے {اپنے گناہوں کو یاد کر کے خوف خدا سے} رونا، خوف خدا کے لیے زینت ہے

❼ اور احسان کر کے احسان نہ جتانا احسان کی زینت ہے

❽ اور خشوع وخضوع {سکون و اطمینان، حضور قلب و دل جمعی} نماز کی زینت ہے۔

۳.....حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

- جس نے فضول بولنا چھوڑا اس کو حکمت عطا کی جاتی ہے
- جس نے بدنظری کو چھوڑا اس کو سکون قلب عطا کیا جاتا ہے
- جس شخص نے فضول {وقت بے وقت} کھانے سے پرہیز کیا اس کو عبادت کی لذت عطا کی جاتی ہے
- جس شخص نے فضول ہنسی {ومذاق} چھوڑے اس کو رعب ودبدبہ عطا کیا جاتا ہے
- اور جو شخص فضول {و بے موقع} دل لگی کو چھوڑے اسے {دل کی} نورانیت عطا کی جاتی ہے
- جو شخص دنیا کی محبت چھوڑے اسے آخرت کی محبت عنایت کی جاتی ہے
- جو دوسروں کے عیب تلاش کرنا چھوڑ دے اسے اپنے {نفس کی} اصلاح کی توفیق نصیب ہوتی ہے
- اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر کو چھوڑ دے اسے نفاق سے براءت عطا کر دی جاتی ہے۔

۴.....حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

جس کو معرفت الٰہی نصیب ہو جاتی ہے ان کو آٹھ علامتوں سے پہچانا جا سکتا ہے۔
اس کے دل میں امیدِ رحمت اور خوفِ سزا ہو، اس کی زبان پر ہر وقت حمد الٰہی اور

ثنا حق تعالیٰ ہو، اس کی آنکھوں میں شرم وحیا بھی ہو اور {ندامت کے} روتے ہوئے آنسو بھی ہوں، اس کے ارادوں میں رضا بھی ہو اور ترک بھی ہو {یعنی ترک دنیا اور رضا وطلب الٰہی ہو}۔

۵ ...... حضرت علی ﷜ نے فرمایا کہ:

- اس نماز میں کوئی بھلائی و برکت نہیں ہوتی جس میں خشوع وخضوع نہ ہو
- اس روزے میں کوئی خوبی و برکت نہیں ہوتی جس میں لغو وفضول کاموں سے اجتناب {پرہیز، دوری} نہ ہو
- قرآن کریم کی {اس} تلاوت میں کوئی دل کشی نہیں {اگرچہ ثواب ملتا ہے لیکن مقصد تلاوت یعنی} جس میں تدبر وفکر نہ ہو
- اس علم ودانش میں کوئی کشش و برکت نہیں ہوتی جس میں خدا ترسی و پرہیزگاری نہ ہو
- اس مال ودولت کا کچھ حاصل و برکت نہیں جس میں سخاوت نہیں
- اس اخوت اور بھائی چارے میں کوئی خوبی و برکت نہیں جس میں حفظ مراتب اور مروت نہ ہو {ہر ایک اپنا مفاد چاہے دوسرا خواہ کچھ پائے یا گنوائے، دوستی اور بھائی چارہ میں غرض ہو}
- اس نعمت {آسائش اور آسودگی} کا کوئی فائدہ اور برکت نہیں جو ہمیشہ نہ رہے
- اس دعا میں کوئی برکت نہیں جس میں اخلاص اور نیک نیتی نہ ہو۔

☆...... ☆...... ☆

بابُ التّاسعی

نو نکتوں، ہیروں کا بیان

☆☆

۱......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تمام نافرمانیوں کی اصل اور بنیاد تین چیزیں ہیں • تکبر • حسد • لالچ {حرص و طمع} پھر تینوں سے چھ اور بد خصلتیں جنم لیتی ہیں تو یہ {سب مل کر} نو ہو گئیں۔

ان {پیدا شدہ نو} میں سے پہلی ■ پیٹ بھر کر کھانا ■ خوب سونا ■ تن آسانی و آرام طلبی ■ دنیاوی مال و متاع کی محبت ■ خود ثنائی اور خوشامدیوں سے تعریف و توصیف کی خواہش و چاہت ■ سرداری و جاہ و منزلت کی خواہش۔

۲......حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

عبادت گزار بندے تین قسم کے ہیں۔ اور ہر قسم کی جداگانہ تین علامتیں ہیں جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔

- ⊙ پہلی قسم کے عبادت گزار جہنم کے خوف {عذاب خداوندی کے خوف} سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ {تاکہ اللہ تعالیٰ جہنم کا عذاب نہ دے}
- ⊙ دوسری قسم کے عبادت گزار {جنت یا ثواب یا دیدار الٰہی کی} امید پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔
- ⊙ تیسری قسم کے عبادت گزار اللہ کی محبت {اور حصول رضا} کے لیے عبادت کرتے ہیں۔

ان میں پہلے گروہ{ کی پہچان} کی تین علامات ہیں۔ اپنے آپ کو حقیر {اور اپنی نگاہوں میں ذلیل وخوار} سمجھتا ہے، اپنی نیکیوں کو {باوجود کثرت کے اپنے گمان میں} بہت کم سمجھتا ہے اور گناہوں { کوتاہیوں} کو بہت زیادہ سمجھتا ہے۔

اور دوسرے گروہ { کی پہچان} کی تین علامات ہیں۔ وہ ہر حال میں لوگوں کا رہنما اور پیشوا ہوتا ہے {زمانہ کے حالات خواہ کچھ بھی ہوں} دنیا میں مال خرچ کرنے میں سب سے زیادہ سخی ہوتے ہیں اور تمام مخلوق میں سے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ حسن ظن رکھتے ہیں۔

اور تیسرے گروہ { کی پہچان} کی تین علامات ہیں۔ اپنی پسندیدہ چیز {اللہ تعالیٰ کی راہ میں} دیتا ہے، اللہ کی رضا کے مقابلے میں ان کو ذرہ بھی کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوتی اور اپنے نفس سے سختی کا معاملہ کرتا ہے تاکہ اس کا رب {اس سے} راضی ہوجائے، ہر حال میں وہ اپنے مالک ومولیٰ {اللہ تعالیٰ} کے امر ونہی {اطاعت بجا لانے} کے ساتھ مربوط ہوتا ہے {اور کسی امر میں اس کے کسی حکم سے سرتابی اس سے سرزد نہیں ہوتی}۔

۳...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

شیطان کی اولاد {میں سے خاص شیاطین اور قابل ذکر شیاطین} نو ہیں۔

❶ زلیتون ❷ وثین ❸ لقوس ❹ اعوان رعوان[۱] ❺ هفاف ❻ مرة ❼ مسوط ❽ داسم ❾ ولهان

{اور ان میں سے ہر ایک کو گمراہی کے جداگانہ شعبے سونپے گئے ہیں} چنانچہ

⌑ زلیتون بازاروں پر مقرر ہے کہ وہاں { گمراہی کے} جھنڈے { کم ناپ تول،

{۱} ایک نسخہ میں اعوان کی جگہ رعون لکھا ہے۔

ذخیرہ اندوزی، جھوٹی قسمیں، کھوٹے سکے چلانا وغیرہ} لگاتا ہے۔{اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔

⌑ وثین مصیبات پر مقرر ہے {لوگوں کو حادثات اور ناگہانی آفات میں ڈال دیتا ہے تا کہ ان میں پھنس کر یادِ الٰہی سے غافل ہو جائیں یا ایسے حالات پیدا کرتا ہے کہ لوگ بدفعلیاں کریں۔ اور ان کی وجہ سے مصائب میں گرفتار ہو جائیں۔

⌑ لقوس صرف آتش پرستوں { آگ کی عبادت کرنے والوں} پر مقرر ہے۔

⌑ اعوان {رعون} بادشاہوں اور اربابِ اقتدار پر مقرر ہے { کہ ان کو ظلم و جور کی طرف مائل کرے}

⌑ حفاف شراب نوشوں [1] پر مقرر ہے۔

⌑ مرۃ سازو باز [2] اور گانے بجانے کی طرف دعوت دینے پر مقرر ہے۔

⌑ مسوط افواہوں [3] پر مقرر ہے کہ لوگوں کے منہ میں ڈال دیتا ہے۔ حالانکہ ان افواہوں کی اصل اور بنیاد نہیں ہوتی۔

⌑ داسم مکانوں [4] اور رہائش گاہوں پر مقرر ہے کہ جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو تو

{۱} اس طرح کہ لوگوں کو شراب نوشی جیسی خبیث حرکات پر مجبور کرے یا مے خانوں کی رونق بڑھاتا رہتا کہ لوگ شراب کے عادی بن جائیں حالانکہ شراب برائیوں کی جڑ ہے۔

{۲} اس طرح کے لوگوں کو عیش ونشاط کی محفلیں برپا کرنے اور سارنگی پر اکسائے۔

{۳} اور جب تباہی و بربادی کے بعد اس حقیقت کا پتہ چلایا جائے تو بات کچھ بھی نہیں ہوتی۔

{۴} حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب گھر میں داخل ہو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر دس آدمی اس گھر میں داخل ہوتے ہوں اور ان میں سے ایک بھی تسمیہ نہ کہے تو اس کے گھر میں داخلے کی راہ کھل جاتی ہے۔

نہ داخل ہونے کے وقت اللہ کا ذکر {بسم اللہ الرحمٰن الرحیم} کرے اور نہ {گھر والوں} کو سلام کرے تو ان گھر والوں کے درمیان جھگڑے ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ نوبت طلاق، خلع یا مارنے تک پہنچ جاتی ہے۔

⌑ ولھان وضو، نماز اور {دیگر} عبادت میں وسوسہ ڈالنے پر مقرر ہے۔

۴...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

جو شخص پنجگانہ نمازوں کی حفاظت کرے {یعنی ان کو باجماعت} اپنے وقت پر ادا کرے، اور اس پر مداومت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو نو انعامات دے دیتا ہے۔

- اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے
- اس کا جسم تندرست رہتا ہے
- فرشتے اس کی دیکھ بھال {اور اس کو سخت تکلیف پہنچنے سے بچایا} کرتے ہیں
- اس کے گھر میں برکت نازل ہوتی ہے
- اس کے چہرے پر صالحین کی علامتیں {نورانیت وغیرہ} ظاہر ہوتی ہے
- اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نرم فرما دیتا ہے
- اور تیز رفتار بجلی کی طرح {جس کی رفتار کئی لاکھ میل فی سیکنڈ ہے} پُل صراط پر سے گزر جائے گا
- اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے آزاد کر دے گا
- اور {جنت میں} ان لوگوں کا پڑوس عطا فرمائے گا جن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم ہو گا۔

۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

رونا تین وجہ سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ {کے عذاب} کے خوف سے {رونا}،

اللہ کے غصہ {ناراضگی} کے خطرے کے وجہ سے رونا اور اللہ تعالیٰ کے فراق کی وجہ سے رونا۔

پہلی وجہ سے رونا گناہوں کے کفارے کا سبب ہے۔دوسری وجہ سے رونا عیبوں {آلودگیوں} سے پاک صاف ہونے کا ذریعہ ہے اور تیسری وجہ سے رونا مقام محبوبیت اور راضی برضاء الٰہی کا مرتبہء رحمت حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔

پھر ہر ایک کا ثمرہ ہے تو گناہوں کے کفارے کا ثمرہ سزائے آخرت سے نجات پانا ہے۔عیبوں سے صفائی حاصل کرنے کا کفارہ ابدی اور ہمیشہ کی نعمتیں اور بلند درجات عطا کیا جاتا ہے۔مقام محبوبیت اور راضی برضائے الٰہی کے مرتبہ مرحمت کا ثمرہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی رویت ۱ {دیدار} اور رضا کی اچھی بشارتیں،فرشتوں کی زیارت {ملاقات و دیدار} اور فضیلت میں کمال وزیادتی کا حاصل ہونا ہے۔

{ا} قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے" للذین احسنو الحسنٰی و زیادۃ" بھلائی والوں کے لیے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد،جنہوں نے نیک کام کیے،ایمان لائے،نیک کرداری کرتے رہے۔اور سب سے بڑی خوبی و نیکی ایمان لانا اور اس پر قائم رہنا ہے۔الحسنٰی سے مراد اجر عمل، نیک کرداری کا صلہ یا خود بہشت بریں ہے۔اور زیادہ سے مراد دیدار الٰہی۔رویت وجہ کریم ہے۔ اور یہ وہ نعمت ہے جو ہر ممکن نعمت کے علاوہ اور فوق ہے۔جسے کسی پیمانہ سے پیمائش نہیں کیا جاسکتا۔ہر نعمت سے افضل تر،ہر لذت سے بالاتر۔اس کی لذت کا اندازہ تھوڑا بہت وہی لگا سکتے ہیں جنہیں خواب میں اس لذت و نعمت سے سرفراز کیا گیا۔اللّٰھم ارزقنا۔

☆......☆......☆

باب العشاری

دس نکتوں، ہیروں کا بیان

☆☆

۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

مسواک کرنا اپنے اوپر لازم کرلو۔ اس میں دس فائدے ہیں۔

❶ منہ کو صاف کرتی ہے۔

❷ رضائے رب حاصل ہوتی ہے۔

❸ شیطان کو دلی صدمہ پہنچتا ہے۔

❹ اللہ تعالیٰ اور فرشتے {محافظ یا کراماً کاتبین} اس سے محبت کرتے ہیں۔

❺ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔

❻ بلغم کو ختم کرتی ہے۔

❼ نگاہ کو تیز کرتی ہے۔

❽ منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔

❾ صفراوی بخار کو ختم کرتی ہے۔

❿ منہ کی بدبو کو زائل کرتی ہے۔{ان سب فوائد کے علاوہ فائدہ یہ ہے کہ} وہ سنت مبارکہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ نماز ان ستر نمازوں سے افضل ہے جو بغیر مسواک کیے پڑھی جائیں۔

۲......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

جس بندے کو اللہ تعالیٰ دس صفتیں عنایت فرمادے تو وہ دنیا کی تمام آفات اور

حوادث زمانہ {مصیبتوں} سے محفوظ ہوا۔ اور مقربین کے درجے میں پہنچا۔ اور متقین کا مرتبہ حاصل ہوا۔

① ہمیشہ سچائی [۱] پر قایم ہو اور اس کے ساتھ قناعت پسند بھی ہو

② ہمیشہ صبر کرے اور ساتھ ساتھ شکر بھی ادا کرتا رہے

③ مسکینی و درویشی کے باوجود زُہد [۲] {ترکِ دنیا} وتقوی بھی اختیار کرے

④ {آیات الٰہیہ میں} غور وتدبر ہمیشہ کرتا رہے اور ساتھ پیٹ خالی رکھنے کی عادت بھی ہو

⑤ اپنے کیے پر نادم اور غمگین ہونے کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا بھی ہو

⑥ {عبادت میں} جہد وکوشش مسلسل کے ساتھ ساتھ سراپا منکسر المزاج اور عاجزی [۳] پسند کرے

⑦ نرم دلی کے ساتھ ساتھ رحمدلی وشفقت بھی موجود ہو

⑧ {خلق خدا سے} محبت کے ساتھ ساتھ شرم وحیا کو بھی اپنا ہمدم بنائے

⑨ علم نافع کے ساتھ ساتھ ہمیشہ بُردباری وحوصلہ بھی حاصل رہے

⑩ {اپنے} عقیدہ وایمان {کی حفاظت کرتے رہنے} کے ساتھ ساتھ عقل سلیم سے ہمیشہ کام لیتا رہے۔

۳......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

دس چیزیں بغیر دس چیزوں کے مفید نہیں ہیں۔

{۱} یعنی ہمیشہ سچ کہتا ہے اور جھوٹ سے اپنے آپ کو بچاتا ہے یا اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ میرے نصیب میں ہے مجھے ضرور ملے گا۔ {۲} یعنی ہمیشہ اپنی سادہ زندگی پر صبر وشکر کرتا رہے۔ اور اس کا دل دنیا کے عیش وعشرت سے فارغ ہو۔ {۳} یعنی عبادت وریاضت خواہ کتنی ہی فزوں کیوں نہ ہو انہیں شمار میں نہ لائے، کبر ونخوت کو نہ اپنائے۔

⊙ عقل بغیر خدا ترسی وتقویٰ کے

⊙ فضیلت وبزرگی بغیر علم کے

⊙ {آخرت کی} کامیابی وکامرانی بغیر خشیت الٰہی کے

⊙ فرماں روائی {بادشاہت یا سلطانی} بغیر عدل وانصاف کے

⊙ ذاتی صلاحیت [۱] واستعداد {حسب} بغیر خوش اخلاقی کے

⊙ مسرت [۲] وشادمانی {داخلی وخارجی} امن کے بغیر مفید نہیں ہوتی

⊙ مالداری بغیر سخاوت کے

⊙ درویشی بغیر قناعت کے

⊙ سربلندی ورفعت بغیر تواضع وعاجزی کے

⊙ اور جہاد وقتال فی سبیل اللہ {اللہ کی توفیق اور} آلات جہاد کی تیاری وفراہمی [۳] کے بغیر۔

۴.....حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

دس چیزیں {باوقعت وکارآمد ہونے کے باوجود} رائیگاں وضائع ہوجاتی ہیں۔

● وہ عالم جس سے کوئی دینی مسئلہ دریافت نہ کیا جائے

{۱} جہاد اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں ہوسکتا اور توفیق سازوسامان کی برابری کا نام ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ جب تک جنگ کے سازوسامان پورے نہ دے اس وقت تک جہاد ممکن نہیں۔

{۲} حسب سے مراد وہ کمال اور لیاقت ہے جو بندہ میں موجود ہوتا ہے اور ادب سے مراد نیک عمل ہے۔یعنی جو شخص نیک عمل نہ کرے تو گویا اس کے اندر کوئی لیاقت ہی نہیں۔

{۳} یعنی کامل مسرت وخوش حالی یہ ہے کہ وہ زوال پذیر نہ ہو۔ہمیشہ رہے اور یہ آخرت کی خوشی ہے۔

- وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے
- اچھی رائے جو قبول نہ کی جائے
- وہ اسلحہ جو استعمال میں نہ لایا جائے
- وہ مسجد جس میں باجماعت نماز ادا نہ کی جائے
- وہ صحیفۂ قرآن جس سے تلاوت نہ کی جائے
- وہ مال جس سے {فی سبیل اللہ} خرچ نہ کیا جائے
- وہ گھوڑا {اور سواری} جو سواری کے قابل نہ ہو {یا} اس پر سواری نہ کی جائے
- زُہد و ترک کی {یا علمی حقائق و} معلومات جو کسی طالب دنیا کے پاس ہوں
- وہ لمبی عمر جس میں سفرِ آخرت کے لیے زادِ راہ {نیک عمل} مہیا نہ کیا جائے۔

۵ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

- علمِ دین بہترین میراث ہے
- ادب اور صحیح تربیت بہترین مشغلہ اور پیشہ ہے
- تقویٰ اور پرہیزگاری بہترین توشۂ آخرت ہے
- عبادت و بندگی {میں مصروف رہنا} بہترین سرمایہ ہے
- اور نیک عمل {سلامتی ایمان کے ساتھ} بہترین رہنما ہے
- خوش خُلقی اور اچھے اخلاق بہترین ساتھی ہیں
- بردباری و حوصلہ بہترین وزیر و معاون ہے
- قناعت بہترین دولت ہے
- اور {کارِ خیر کے لیے} توفیقِ الٰہی بہترین مددگار ہے
- اور موت بہترین عبرت {اور معلم و سبق آموز} ہے۔

۶......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

اس اُمت کے دس قسم کے لوگ اللہ عزوجل کے منکروں اور سرکشوں کے طریقہ پر ہے۔{یا خدا عزوجل کی قسم وہ طریقہ کفار میں پڑے ہیں} اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ مومن ہیں۔{یعنی بظاہر مسلمان اور طریقہ کفار کا اپنائے ہوئے ہیں}

- ناحق قتل کرنے والا
- جادوگر
- دیوث [1] کہ اپنے اہل وعیال پر غیرت نہیں کرتا
- زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا
- شراب پینے والا
- اور وہ شخص جس پر حج فرض ہو اور حج ادا نہ کرے
- اور فتنوں کے پھیلانے میں کوشش کرنے والا
- {حالت جنگ میں} اہل حرب {کافروں} کو اسلحہ بیچنے والا
- عورت سے اس کے دُبر {یعنی پیچھے کے مقام} میں جماع کرنے والا
- اور ایسی قرابت دار عورت {جس نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے، مثلاً بیٹی، بہن، ماں وغیرہ} سے ہم بستری و جماع {زنا} کرنے والا۔

اگر کوئی شخص ان کاموں کو حلال و جائز {فی نفسہٖ} جانے تو تحقیق کافر ہو گیا۔ {کہ اللہ تعالیٰ کے حرام کیے ہوئے کو حلال جانا}

۷......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

{۱} دیوث وہ شخص ہے کہ اپنے زیر کفالت افراد خصوصاً عورتوں کو آوارہ گردی، بد چلنی اور غیر مردوں کے ساتھ اختلاط میں آنکھوں دیکھتا آلودہ پائے اور اسے بے غیرتی و بے حمیتی کے باعث ذرا بھی غیرت و شرم نہ آئے۔

زمین و آسمان {والوں} میں کوئی بندہ اس وقت تک کامل الایمان نہیں ہوسکتا جب تک واصل باللہ اور حق کا مقرب نہ ہو۔ اور واصل باللہ اور حق کا مقرب نہیں بن سکتا جب تک وہ سلامت پسند، سلامت رو {پورا مسلمان} نہ ہو۔ اور پورا مسلمان اس وقت ہوگا جب لوگ اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں۔ اور پورا مسلمان تب ہوگا جب {لوگوں کے مراتب سے آگاہ اور} عالم دین ہو۔ اور عالم کہلایا نہیں جاسکتا جب تک علم پر عمل نہ کرے۔ اور علم کے مطابق عمل پیرا {اس وقت تک} نہیں ہوسکتا جب تک زُہد و تقوٰی کی زندگی اختیار نہ کرے۔ اور تقوٰی شعار اور پرہیز گار نہیں ہوسکتا جب تک تواضع و عاجزی کو {خاکساری و فروتنی} کو اختیار نہ کرے۔ منکسر المزاج {متواضع} اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک اپنے نفس کی حقیقت نہ پہچان لے۔ اور اپنے نفس کی حقیقت تب پہچانے گا جب بات سوچ سمجھ کر کرے۔

۸ ......اور کہا گیا کہ:

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی علیہ الرحمۃ نے ایک فقیہ، عالم دین کو دنیا میں راغب و مشغول دیکھا (تو فرمایا) اے کتاب و سنت اور علم شریعت کے پاسبانو! {تمہارے یہ حالات نہایت درجہ حیرت انگیز و قابل افسوس ہیں۔ تم خود اپنے معاملات پر نگاہِ عبرت ڈالو، تاکہ حق عیاں و آشکارا ہو اور تم اپنے احوال کی اصلاح کرسکو۔ ذرا دیکھو تو سہی کہ}

- تمہارے مکانات شاہان روم {قیصر} کے محلات کی طرح عالیشان و وسیع و عریض ہیں
- تمہارے گھر سے شاہان ایران {کسرٰی} کی شان و شوکت ظاہر ہوتی ہے
- تمہاری رہائش گاہیں قارون {بنی اسرائیل کا ایک دولت مند شخص} کی اقامت

گاہوں سے ملتی جلتی ہیں

- تمہارے {گھروں کے} دروازے طالوتی ہیں
- اور تمہارے لباس جالوت کی پوشاکوں {لباسوں} کی طرح ہیں
- تمہارے طور طریق، روشیں اور اعمال شیطانی {روشوں سے جدا نہیں} ہیں
- اور تمہاری جائیدادیں، اسباب تمرد، سرکشی کا پتہ دیتی ہیں
- تمہاری بود و باش اقتدار فرعونی ہے
- اور تمہارے {لوگوں کے مابین معاملات کا باہمی فیصلہ کرنے والے} قاضی دنیائے دوں کے حصول کے پیچھے پڑنے والے، رشوت خور، کھوٹے سکوں کی طرح ہیں
- تمہاری مَوتیں {رسم} جاہلیت کی پابند ہیں۔ {یعنی تمہارے بعد وہی گریہ وزاری، وہی اظہار، بے تابی و بے قراری، وہی بے صبری و سینہ کوبی، وہی ماتم و دنیا سازی} پس شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کہاں ہے۔

۹......کسی شاعر نے کہا ہے۔

- اے اپنے رب سے مختلف طریقوں سے مناجات کرنے والے
- اور اے جنت میں اپنے ٹھکانے کو طلب کرنے والے
- اور توبہ و استغفار کو سال کے بعد {والے} سال پر ٹالنے اور تاخیر کرنے والے
- میں تجھے مخلوق میں اپنے نفس سے انصاف کرنے والا نہیں دیکھتا
- کاش اے روزے سے غافل رہنے والے اگر تو اپنے دن کی خود نگرانی کرتا
- اور اپنی لمبی رات قیام اور شب بیداری میں گزارتا
- اور تو بقدر کفایت کھانے پینے پر گزر اوقات کرتا

◎ تو ضرور بلند درجات کا شرف، مقام اور مرتبہ کے لائق و سزاوار ہوتا

◎ عزت و بڑائی مخلوق کے رب عزوجل کی طرف سے ہے

◎ اور رضامندی اور رضائے الٰہی اللہ ذوالجلال والاکرام کی بہت بڑی {نعمت} ہے۔

۱۰.....بعض عقلمندوں سے منقول ہے کہ:

دس چیزیں {ویسے بھی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور یہی چیزیں} دس شخصوں میں ہوں تو {مزید} اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کو دعوت دیتی ہیں {یعنی سخت ناپسندیدہ ہیں بلکہ اس کے برعکس مطلوب ہیں}

- مالداروں میں بخل
- غریبوں میں تکبر
- علماء میں طمع و لالچ
- عورتوں میں بے حیائی
- بوڑھوں میں دنیا کی محبت
- جواں مردوں میں پست ہمتی اور سست روی
- حاکم وقت میں جور و ظلم
- مجاہدین میں بزدلی و کم حوصلگی
- زاہدوں میں خود پسندی
- اور عبادت گزاروں میں ریا {یہ سب اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ ہیں}

۱۱.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

عافیت و سلامتی کی دس صورتیں ہیں۔ پانچ کا تعلق دنیا سے اور پانچ کا تعلق آخرت سے ہے۔ دنیا والی پانچ عافیتیں یہ ہیں۔

⊙ علم دین {کہ بقدر ضرورت ہو اور عمل اس کے مطابق ہو}

⊙ {ریا و عجب سے پاک} عبادت

⊙ حلال ذریعہ سے کمائی ہوئی روزی

- ⊙ بلا و سختی کے وقت صبر
- ⊙ نعمتوں کے حصول پر شکر

اور وہ پانچ صورتیں جن کا تعلق آخرت سے ہے وہ یہ ہیں۔

- ⊙ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام اس کے ساتھ شفقت و مہربانی سے پیش آئیں گے۔
- ⊙ قبر میں منکر نکیر اس کو نہیں ڈرائیں گے {بلکہ آسانی سے سوال و جواب کریں گے اور ان کے سوالات کے صحیح جوابات کی توفیق اسے ملے گی}
- ⊙ قیامت کی ہولناک بڑی گھبراہٹ سے امن میں ہو گا
- ⊙ اس کے گناہوں کو مٹا دیا جائے گا اور اس کی نیکیاں قبول کی جائیں گی
- ⊙ وہ تیز رو برق {بجلی کے کوندے} کی طرح پُل صراط سے گزر جائے گا اور جنت میں {جو کہ سلامتی کا گھر ہے} سلامتی کے ساتھ داخل ہو گا۔

۱۲......ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو دس ناموں سے یاد فرمایا۔قرآن، فرقان، کتاب، تنزیل، ھدیٰ، نور، رحمت، شفاء، روح، ذکر

ان دس ناموں میں قرآن[1]، فرقان[2]، کتاب[3] اور تنزیل[4] بہت مشہور نام ہیں۔{یعنی قرآن کریم میں جا بجا مذکور ہیں} اور ھدیٰ[5]، نور[6]، رحمت[7] اور شفا[8] کا ذکر ان آیات کریمہ میں ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

{۱} یعنی کائنات میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی۔ چنانچہ قیامت تک مسجدوں، محرابوں، مدرسوں، گھروں، تنہائیوں اور انجمنوں میں پڑھا جائے گا اور جتنا پڑھا جائے گا اتنا ہی ذوق بڑھے گا۔{بقیہ اگلے صفحے پر}

یا ایھا الناس قد جاءکم موعظۃٌ من ربکم {اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی} اور شفاء لما فی الصدور اور ھدًی ورحمۃ للمؤمنین {اور وہ جو سینوں میں {امراض باطنی وظاہری} ہیں ان کے لیے شفاء ہے اور ہدایت اور مومنوں کے لیے رحمت ہے} اور قد جاءکم من اللّٰہ نورٌ وکتاب کتاب مبین {اور تحقیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور اور روشن کتاب آئی} اور روح [۹] کا نام اس آیت کریمہ میں ہے وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا {اور یونہی ہم نے تمہیں اپنے حکم سے ایک جانفزا چیز بھیجی} اور ذکر [۱۰] کا نام اس آیت کریمہ میں ہے وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس {اور اے محبوب ہم نے تیری طرف یہ ذکر اتارا کہ تم لوگوں بیان کرسکو}

بقیہ: {۲} حق وباطل، اسلام وکفر، نور وظلمت، حلال وحرام، طیب وخبیث کے درمیان فرق اور قول فیصلہ کرنے والا۔ {۳} یعنی باضابطہ ومستند نوشتہ۔ ایک صحیفہ مکتوب۔ قرآن کریم نے اپنا پہلا تعارف اس حیثیت سے کرایا۔ کہ وہ ضبط تحریر میں آیا ہوا۔ ایک کتابی شکل میں منظم ومرتب آسمانی صحیفہ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ کتاب تو صرف ایک یہی کامل ہے آج اس کے مقابل جتنی کتابیں بھی لائی جائیں گی ناقص وتحریف شدہ ہی رہیں گی اگر چہ یہ کتاب دور آخر کی کتاب ہے۔ {۴} یعنی تئیس برس میں حسب حاجت متفرق آیتیں ہوکر اترا۔ اور اللہ عزوجل کے مظہر اول واتم واکمل حضور ﷺ کے فرمان سے اسی ترتیب جمیل پر مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق، حسب تبلیغ جبریل علیہ السلام تمام آیتیں اپنی اپنی سورتوں میں جمع ہولیں۔ {۵} یعنی اس کی بنیادی حیثیت یہ ہے کہ وہ ہدایت نامہ ہے، دستور حیات ہے، مکمل ومفصل نقشہ زندگی ہے۔ {۶} جس کی ہر بات روز روشن کی طرح عیاں اور جس کے اندر ریزے اور چھوٹے اور انفرادی اور اجتماعی سارے مسائل کا حل جگمگ جگمگ کررہا ہے۔ {۷} یعنی دردمندوں کی ہمدرد، بے یاروں کا یار، بے مددگاروں کا مددگار {۸} یعنی جسمانی وروحانی، ظاہری وباطنی امراض کا شافی علاج {۹} یعنی ایک جانفزا، روح افزا کتاب جو مردہ دلوں کو زندگی بخشتی ہے اور جسم بے جان میں جان ڈالتی ہے۔ {۱۰} یعنی ایک مکمل نصیحت نامہ، پند وموعظت سے لبریز، حیات وموت کا پیمانہ۔

۱۳......حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ:

حکمت ودانائی یہ ہے کہ تم دس چیزوں پر پابندی سے عمل کرو۔

- {اپنے} مردہ دل کو {ذکر خدا سے} زندہ رکھو
- مسکین طبیعت {نیک چلن، نیک سیرت} کی ہم نشینی اختیار کرو
- {حتی الامکان مالداروں، شاہان وقت} امراء زمانہ کی مجلسوں سے دور رہو
- بے سہارا لوگوں کا سہارا بنو {یعنی ان کی حرمت وعزت کا خیال رکھو}
- غلاموں کو {خرید کر} آزادی دو
- غریبوں {بے وطنوں، مسافروں} کو ٹھکانہ دو
- غریبوں، اہل حاجت کو {اتنا دو} کہ وہ دوسروں سے بے نیاز ہو جائیں
- اہل عزت وشرافت کی تعظیم کرو
- خاندان نبوت کا احترام کرو {یا جنہیں دینی ودنیاوی سربلندی بخشی ہے ان کے حوصلے بڑھاؤ}
- یہ چیزیں مال ودولت سے افضل ہیں {اور یاد رکھو کہ یہ} وہ گرانمایہ سرمایہ ہے جس کی بدولت دنیاوی خطرات سے حفاظت۔ حالت جنگ میں {دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے} سامان جنگ۔ اور نفع اندوزی {کمانے} بہترین سرمایہ۔ آفات وبلیات سے نجات دینے۔ بہترین مددگار {ذریعہ شفاعت} نفس انسانی کو بالیقین پیش آنے والی موت کی راہوں پر یقینی رہنما۔

اور جب کسی چیز سے {بروز قیامت} پردہ پوشی نہ ہو {اور عیوب کے ظاہر ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو} تو وہ پردہ پوش ہے۔

۱۴......بعض حکماء سے منقول ہے کہ:

عقلمند انسان جب گناہ سے توبہ کرے تو دس چیزوں کو لازم پکڑے۔{اور ان کو اپنالائحہ عمل بنائے}

⌑ زبان سے استغفار کرے ⌑ دل سے نادم ہو

⌑ اپنے اعضاء بدن کو بالجبر اُن بُرے افعال سے روکے

⌑ آئندہ کے لیے پختہ عزم کرے کہ پھر یہ کام نہ کروں گا

⌑ آخرت سے محبت کرے ⌑ اور دنیا سے نفرت کرے

⌑ کم گفتگو کرے ⌑ کم کھائے

⌑ کم پیئے تا کہ علم دین اور عبادت کے لیے اسے وقت میسر ہو

⌑ اور کم سوئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **کانو قلیلاً من الّیل مایهجعون وبالاسحار هم یستغفرون۔** {ترجمہ: شب میں بستر پر ان کے پہلو بہت کم لگتے تھے اور سحر {رات کا آخری حصہ یا صبح} کے وقت استغفار کرتے تھے}

١٥.....حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

زمین روزانہ دس باتوں کا اعلان کرتی ہے اور {بزبان حال} کہتی ہے۔

اے آدم {علیہ السلام} کے بیٹے!

❶ تو میری پشت پر چلتا ہے {اور فانی دنیا کی خاطر دوڑ دھوپ کرتا ہے حالانکہ} تیرا ٹھکانہ میرے پیٹ میں ہے

❷ تو میری پشت پر گناہ کرتا ہے تو تجھے میرے پیٹ {اندر} میں عذاب دیا جائے گا

❸ تو میری پشت پر {فضول قہقہے} ہنسی کرتا ہے لیکن تو میرے اندر {اپنی بداعمالیوں کی پاداش میں} روئے گا

- ❹ تو میری پشت پر عیش وطرب میں زندگی گزار رہا ہے تو میرے اندر حزن وملال اور پریشانی میں ہوگا
- ❺ {ہر حیلے بہانے سے،حلال وحرام سے بے پرواہ} تو میری پشت پر مال جمع کرتا ہے لیکن میرے پیٹ میں تجھے {اس پر} ندامت و پشیمانی ہوگی {لیکن وہ پشیمانی لاحاصل}
- ❻ میری پشت پر تو حرام کھاتا ہے {تو جس حرام کو کھا کھا کر اپنے جسم کو غذا پہنچا رہا ہے کل قبر میں} میرے پیٹ میں تو کیڑے مکوڑوں کی غذا ہوگا
- ❼ میری پشت پر اکڑ اکڑ کر {فخر وتکبر} سے چلتا ہے تو میرے پیٹ میں آکر ذلیل ورسوا ہوگا
- ❽ تو میری پشت پر ناز وادا سے مسرور چلتا ہے لیکن میرے پیٹ میں پریشان کر کے ڈالا جائے گا
- ❾ تو میری پشت پر روشنی میں چلتا پھرتا ہے {کل} میرے پیٹ میں تجھے تاریکیوں میں رہنا ہوگا
- ❿ تو میرے اوپر مجلسوں میں اور جماعتوں کے ساتھ {ہجوم واژدھام کے ساتھ} چلتا ہے لیکن میرے پیٹ میں اکیلا ڈالا جائے گا۔

۱۵......حضور اکرم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے کہ:

جو شخص زیادہ ہنستا {اور قہقہے لگاتا} ہے وہ دس قسم کی سزاؤں کا مستحق ہوتا ہے۔

- ⊙ اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے
- ⊙ اس کے چہرے پر رونق ونور نہیں ہوتا
- ⊙ شیطان اس کا مذاق اڑاتا ہے

- اللہ عزوجل اس پر ناراض ہوتا ہے
- قیامت کے دن اس کا حساب سختی سے لیا جائے گا
- اور بروز قیامت حضور نبی اکرم ﷺ اس سے اپنا چہرہ پھیر لیں گے {پھر کہیں اس کا ٹھکانہ نہ رہے گا}
- اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں
- {ساتوں} زمین اور آسمان والے اس سے نفرت و بیزاری کا اظہار کرتے ہیں
- {بوجہ حافظہ خراب ہونے کے} اس کو سب بھول جاتا ہے
- اور قیامت کے دن ذلیل و رسوا ہوگا۔

۱۶.....حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

ایک دن میں بصرہ کے گلی کوچوں اور اس کے بازاروں میں ایک نوجوان عبادت گزار کے ساتھ گھوم رہا تھا۔ اسی اثنا میں ہم ایک طبیب کے پاس پہنچے اور وہ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے بہت سے مرد، عورتیں اور چھوٹے بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں پانی کی شیشیاں تھیں اور ہر شخص اپنے مرض {کے ازالہ} کے لیے دوا تجویز کرنے کی درخواست کرتا تھا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں {یہ منظر دیکھ کر} وہ جوان حکیم کی طرف بڑھا۔ اور عرض کی۔ کیا تیرے پاس ایسی دوا ہے جس سے گناہ دھل جائیں اور دل کے روحانی امراض سے شفایابی ہو؟ اس طبیب نے کہا۔ ہاں۔ تو اس نوجوان نے کہا۔ دے دو۔ حکیم نے کہا۔ دس چیزیں مجھ سے لے لو {اور اس کا نسخہ تیار کر لو}

▪ فقر کے درخت کی جڑیں ▪ تواضع کی جڑوں سے ملا کر ▪ ان کو توبہ کے ہلیلہ { کھرل} میں ڈال کر ▪ ان کو اللہ کی رضا کے ہاون میں ڈال دو ▪ اور

قناعت کے دستے سے اچھی طرح پیس لو ▪ پھر اسے تقویٰ کی ہانڈی میں ڈال دو ▪ پھر اوپر سے شرم و حیا کا پانی ڈال لو ▪ اور آتش عشق کے ذریعے اسے خوب جوش دو ▪ {جب یہ جوشاندہ تیار ہو جائے} تو اسے شکر باری تعالیٰ کے پیالے میں انڈیلو ▪ اور اللہ کی امید عفو کے پنکھے سے ٹھنڈا کر لو ▪ اور اسے اللہ تعالیٰ کی تعریف کے چمچہ سے پی لیا کرو۔

اگر تو یہ نسخہ استعمال کرے تو تجھے دنیا و آخرت کی تمام پریشانیوں سے نفع و شفا دے گا۔

۱۸......اور کہا کہ:

کسی بادشاہِ وقت نے پانچ علماء محققین اور دانشمندوں کو جمع کیا اور ان سے درخواست کی کہ ہر ایک کم از کم ایک حکمت و دانائی کی بات بتائے۔ تو ہر ایک نے دو دو حکمت اور اور دانائی کی باتیں بتائیں۔ اور یوں وہ دس باتیں ہو گئیں۔ تو پہلے نے کہا:

- اللہ تعالیٰ کا خوف {دل میں ہو تو ہزارہا فتنوں سے} امن {کا باعث} ہے اور خوفِ خدا سے مامون رہنا {یعنی بے نیازی برتنا} کفر {و گمراہی میں ڈالتا} ہے
- مخلوق سے بے خوف رہنا آزادی اور اس سے ڈرنا غلامی و بندش ہے۔

دوسرے نے کہا:

- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی امیدیں وابستہ کرنا ایسی دولت ہے کہ جس کو افلاس و ناداری کا کوئی اندیشہ نہیں
- رحمتِ الٰہی سے مایوسی ایسا فقر اور محتاجی ہے جسے کوئی تونگری فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

تیسرے نے کہا:

- اگر دل استغنا اور بے نیازی کی دولت سے مالا مال ہو تو فقر کی میانی {ہتھیلیوں کا

خالی ہونا} کچھ نقصان نہیں دیتا

- اور اگر دل میں ہی قناعت نہ ہو{یعنی دل حرص میں گرفتار ہو} تو مال و دولت کے ڈھیر بھی نفع نہیں دے سکتے۔

چوتھے نے کہا:

- دل اگر مستغنی اور بے نیاز ہو تو جود وسخا سے شانِ استغنا میں اضافہ ہوتا ہے
- اور اگر دل میں تنگی وطمع ولالچ ہو تو مال و دولت کے پہاڑوں کے باوجود بھی اس کا فقر ختم نہیں ہوگا۔

اور پانچویں نے کہا:

- تھوڑی سی نیکی سمیٹ لینا{ کرنا} زیادہ برائی کے چھوڑنے سے بہتر ہے
- اور تمام برائیاں چھوڑنا{ہر فتنہ وشر سے دور رہنا} تھوڑی سی نیکی کمانے سے بہتر ہے{مطلب یہ کہ نیکی پھر نیکی ہے اور کار آمد، اگر چہ تھوڑی ہو اور برائی پھر برائی ہے اور ضرر پہنچانی والی، اگر چہ برائے نام ہو}۔

۱۹......حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

میری اُمت میں سے دس قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک توبہ نہ کرلیں۔

قلاع، جیوف، قتات، دبوب، دیوث، صاحب العرطبہ، صاحب الکوبہ، عُتُل، زنیم، عاق الوالدیہ۔

کہا گیا کہ یا رسول اللہ!{صلی اللہ علیک وسلم} قلاع کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جو امراء کے پیش پیش رہتا ہو۔{اور ان کی چاپلوسی کو ذریعہ معاش بنایا ہو} پھر عرض کیا گیا کہ جیوف کون ہے؟ فرمایا کفن چور۔ پھر عرض کیا گیا کہ قتات کون ہے؟ فرمایا کہ چغل

خور۔ پھر عرض کیا گیا کہ دبوب کون ہے؟ فرمایا جو جوان لڑکیوں کو برائی کے لیے جمع کرتا ہے۔ {یعنی گھر میں قحبہ خانہ کھول رکھا ہے اور لڑکیوں سے زنا کروا کر اس سے کسب کماتا اور مزے اڑاتا ہے}

پھر عرض کیا گیا کہ دیوث کون ہے؟ فرمایا وہ بے غیرت شخص جسے اپنے گھر والوں {عورتوں وغیرہ} کی آوارہ گردی اور بد چلنی پر غیرت نہ آئے۔ پھر عرض کیا گیا کہ صاحب العرطبہ کون ہے؟ فرمایا ڈھول بجا کر {محفل رقص و سرود کی رونق} بڑھانے والا۔ پھر عرض کیا کہ صاحب العوبہ کون ہے؟ فرمایا طبلہ و سارنگی {طنبور} بجانے والا۔ پھر عرض کیا کہ عتل کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جو دوسروں کی کوتاہیوں کو نظر انداز نہیں کرتا۔ اور نہ ان کا عذر واقعی قبول کرتا ہے {اور یہ خود اپنی جگہ سرکشی اور خود پسندی کی دلیل ہے اور اس کی بدبختی کے لیے کافی ہے}

اور عرض کیا کہ زنیم کون ہے؟ فرمایا جو زنا کی پیداوار {ناجائز اولاد یا حرامی ہو} اور عام گزرگاہوں پر بیٹھ کر آنے جانے والوں کی عیب جوئی اور غیبت میں مصروف رہتا ہے۔ اور عاق تو مشہور ہے جو والدین کا نافرمان ہو۔

۲۰.....حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

دس قسم کے لوگوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔

❶ وہ شخص جو تنہا نماز پڑھے اور اس میں قرآن کی صحت و درستی تلفظ سے نہ پڑھے۔ {یا اتنا تیز پڑھے گویا اس نے قرآن کی قرأت کی ہی نہیں}

❷ وہ شخص جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو

❸ اور وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرے اور قوم اس کو {کسی شرعی وجہ سے} پسند نہ کرے

❹ اور وہ غلام جو آقا کا نافرمان ہو {اس کو چھوڑ کر بھاگا ہو}

❺ شرابی {ہمیشہ شراب پینے والا}

❻ اور وہ عورت جو سو جائے {رات گزارے} حالانکہ اس کا شوہر {کسی جائز وجہ سے} اس سے ناراض ہو

❼ وہ عاقلہ بالغہ عورت جو اوڑھنی {دوپٹے} سے سر کو ڈھانپے بغیر نماز پڑھے {یا دوپٹہ سر پر تو ہو لیکن اتنا باریک ہو کہ بال اس سے نظر آتے ہوں تو یہ بھی گویا دوپٹہ کے بغیر نماز پڑھنا ہے}

❽ ظالم بادشاہ

❾ سود کھانے والا

❿ اور وہ شخص کہ جس کی نماز اسے برائی اور بے حیائی سے نہ روکے {حالانکہ صحیح نماز پڑھنے کا ایک اثر اور فائدہ یہ بھی ہے کہ "انّ الصلٰوۃ تنھٰی عن الفحشآء والمنکر" تو بے حیائی اور برائی سے نہ بچنا گویا صحیح نماز نہ پڑھنے کی علامت ہے} یہ نماز اسے اللہ تعالیٰ {کی رحمت} سے دُوری کا سبب ہے۔

۲۱......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

جو شخص مسجد میں داخل ہونا چاہے تو اسے دس باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

⊙ اپنے موزوں یا جوتوں کو اچھی طرح دیکھ لے {ایسا نہ ہو کہ اس میں گندگی یا مٹی وغیرہ لگی ہو اور اس سے مسجد آلودہ ہو جائے}

⊙ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے بڑھائے اور داخل ہوتے وقت یہ کہے بسم اللّٰہ وسلامٌ علٰی رسول اللّٰہ وعلٰی ملائکۃ اللّٰہ اللّٰھم افتح لنا ابواب رحمتک انک انت الوھاب {اللہ کے نام سے

داخل ہوا۔ اللہ کے رسول اور اللہ کے تمام فرشتوں پر سلام۔ اے ہمارے اللہ ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے بے شک تو ہی بڑا بخشنے والا ہے}

- مسجد میں نمازی موجود ہوں تو اُن کو سلام کرے
- اور جب مسجد میں کوئی بھی موجود نہ ہو تو یہ کہے السلام علینا وعلٰی عباداللّٰہ الصّٰلحین {سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالٰی کے نیک بندوں پر} اور یہ بھی کہے اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ {میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں}
- اور نمازیوں کے آگے سے نہ گزرے
- اور نہ کوئی دنیا کا کام کرے
- اور نہ ہی دنیاوی گفتگو کرے
- اور مسجد سے بغیر دو رکعت {نفل تحیۃ المسجد وغیرہ} پڑھے نہ نکلے
- اور بغیر وضو مسجد میں داخل نہ ہو
- اور جب مسجد سے {بعد نماز و ذکر وغیرہ} اٹھے تو یہ کہے۔ سبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیہ {اے اللہ پاکی تیرے لیے ہے اور تعریفیں تیرے لیے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں}

۲۲...... حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ

نے فرمایا:

نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس خوبیاں ہیں۔

⊙ چہرے کی رونق ⊙ دل کا نور ہے

⊙ بدن کی صحت و عافیت {کی ضامن} ہے

⊙ قبر کی انیس {دوست} ہے۔ ⊙ رحمت کے نزول کا ذریعہ ہے

⊙ آسمانی خیر و برکات کی کنجی ہے ⊙ میزان میں بھاری ہے

⊙ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا ذریعہ ہے ⊙ اور جنت کی قیمت ہے

⊙ اور آگ سے بچاؤ ہے۔

تو جس نے اسے {اس کے فرائض، واجبات، سنن، مستحبات کا خیال رکھ کر، مکروہ تنزیہی، مکروہ تحریمی سے اسے بچا کر} قایم کیا تو تحقیق اس نے دین کو قایم کیا۔ اور جس نے اسے ترک کیا اس نے دین کو گرا {کر تباہ و برباد کر} دیا۔

۲۳.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

{روز محشر حساب کتاب کے بعد} جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو اُن کی طرف ایک خاص فرشتہ بھیجے گا۔ اس کے پاس ہدیہ {مخصوص سوغات} اور جنتی لباس ہوگا۔ جب وہ جنت میں داخل ہونے کا ارادہ کریں گے تو فرشتہ ان سے فرمائے گا ٹھہر جاؤ اللہ تعالیٰ {رب العالمین} کی طرف سے {تم سب کے لیے} تحفہ ہے۔ وہ سب کہیں گے۔ وہ تحفہ کیا ہے۔ تو وہ فرشتہ کہے گا۔ یہ دس سربمہر نوشتے {فرامین الٰہی} ہیں۔ {جنتی بکمال شوق ان نوشتوں اور فرمانوں کو پڑھیں گے}

⊙ پہلی پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی

سلامٌ علیکم طبتم فادخلوھا خالدین

{سلام ہو تم پر تم خوب رہے تو تم جنت میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ}

⊙ دوسری میں لکھا تھا

رفعت عنکم الاحزان والھموم

{تمام غم و اندوہ اور حزن و ملال تم سے اٹھا دیے گئے}

⊙ تیسری میں لکھا تھا کہ

وتلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم تعلمون

{یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کیے گئے بوجہ اپنے اعمال کے}

⊙ چوتھی میں لکھا تھا

البسنا لکم الحلل والحلی

{ہم نے تمہارے لیے قیمتی لباسوں اور بیش بہا زیوروں کا انتظام کر دیا ہے}

⊙ پانچویں میں لکھا تھا

زوجنا ھم بحورٍ عین

{ہم نے بہشتی فراخ چشم {بڑی بڑی آنکھوں والی} حوروں کو ان کے نکاح میں دیا}

انی جزیتھم الیوم بما صبروا انھم ھم الفائزون

{ان کے لیے مباح کر دیا یہ صلہ ہے آج کے روز ان کے

مصائب پر صبر کرنے کا بے شک یہی لوگ اپنی مراد کو پہنچنے والے

ہیں}

⊙ چھٹے میں لکھا تھا

ھذا جزائکم الیوم بما فعلتم من الطاعۃ

{یہ سب کچھ تمہاری طاعتوں اور بندگیوں کا ثمرہ ہے}

⊙ ساتویں میں لکھا تھا

صرتم شبابا لا تھرمون ابدا

{تم لوگ ہمیشہ کے لیے جوان مرد، جوان العمر بنا دیے گئے اب

تمہیں کبھی بڑھاپا نہ آئے گا}

⊙ آٹھویں میں لکھا تھا

صرتم امنین و لا تخافون ابدا

{تمہیں دائمی امن وامان اور مدامی سکون کا سامان فراہم کر دیا گیا

ہے اب تمہیں کوئی خوف وخطرہ نہیں ہوگا}

⊙ نویں میں لکھا تھا

رافقتم الانبیاء والصدیقین والشھداء والصالحین

{تمہیں انبیاء وصالحین کی ہم نشینی وصحبت کا شرف دیا گیا}

⊙ اور دسویں لکھا تھا

سکنتم فی جوار الرّحمن ذی العرش الکریم

{تمہیں عرش عظیم کے مالک، مولائے رحمٰن و رحیم کے

جوار رحمت میں قیام پذیر رہنے کا حق دیا گیا}

پھر فرشتہ اعلان کرے گا کہ

اس جنت میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

تو جنتی جنت میں داخلے کے وقت یہ کہیں گے۔

الحمد للّٰہ الذی اذھب عنا الحزن انّ ربنا لغفور شکور۔

الحمد للّٰہ الذی صدقنا وعدہ اورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین۔

{تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمارا غم دور کیا۔ بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے ہے}

۲۴......اور {پھر مزید ارشاد فرمایا کہ} جب اللہ تعالیٰ جہنمیوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو ان کی طرف {بھی} ایک فرشتہ بھیجے گا اس کے پاس بھی دس سربمہر نوشتے ہوں گے۔

◎ پہلے میں لکھا ہو گا کہ

ادخلوھا لاتموتون فیھا ابدا ولا تحیون ولا تخرجون

{تم لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو جاؤ نہ تمہیں اب موت آنی ہے نہ تمہیں {نئی خوشحال} زندگی ملے گی اور نہ تم جہنم

سے نکالے جاؤ گے}

◎ دوسرے میں لکھا ہوگا کہ

خوضوا في العذاب لا راحتكم

{ہمیشہ کے لیے عذاب جہنم میں ڈوبے رہو اب تمہارے نصیب میں کوئی راحت نہیں}

◎ تیسرے میں لکھا ہوگا کہ

يئسوا من رحمتي

{یہ سب میری رحمت سے آس و امید توڑے جہنم میں پڑے رہیں}

◎ چوتھے میں لکھا ہوگا کہ

ادخلوها في الهم والغم والحزن ابدا

{دوزخ میں چلے جاؤ اور وہاں ہمیشہ کے لیے غم، اندوہ، کلفت، پریشانی میں پڑے رہو}

◎ پانچویں میں لکھا ہوگا کہ

لباسكم النار وطعامكم الزقوم وشرابكم الحميم ومهادكم النار وغواشيكم النار

{تمہارا لباس آگ سے تیار کردہ ہے اور زقوم {تھوہڑ} تمہارا کھانا اور جہنم کا کھولتا ہوا گرم پانی تمہارا مشروب {پینے کے لیے} اور تمارا بستر آگ {سے تیار کردہ} اور تمہارا اوڑھنا بھی آگ {سے تیار کردہ} ہے}

◎ چھٹے میں لکھا ہوگا کہ

ھذا جزاء کم الیوم بما فعلتم من معصیتی

{یہ سب کچھ تمہارا میری ان نافرمانیوں کا بدلہ ہے {جو دنیا میں تم کرتے تھے}

◎ ساتویں میں لکھا ہوگا کہ

سخطی علیکم فی النار ابدا

{میرا غضب وجلال تم پر جہنم میں ہمیشہ کے لیے ہے}

◎ آٹھویں میں لکھا ہوگا کہ

علیکم اللعنة بما تعمدتم من الذنوب الکبائر ولم تتوبوا ولم تندموا

{تم پر لعنت مسلط کردی گئی ان بڑی بڑی نافرمانیوں اور کبیرہ گناہوں کے بدلے جو تم دیدہ ودانستہ عمل میں لاتے رہے پھر نہ تم نے توبہ کی اور نہ اپنے کرتوتوں پر نادم وپشیماں ہوئے}

◎ نویں میں لکھا ہوگا کہ

قرناء کم الشیطین فی النار ابدا

{ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں تمہارے ساتھی شیاطین لعین ہوں گے}

◎ اوردسویں میں لکھا ہوگا کہ

اتبعتم الشیطن واردتم الدنیا وترکتم الآخرة فھذا جزاء کم

{تم ابلیس شیطان کے نقشِ قدم پر چلے اور دنیا طلبی میں لگ گئے اور آخرت کو بھلا دیا تو اس سرکشی کی یہی سزا ہے}

۲۵...... کسی صوفی باصفا کا قول ہے کہ

میں نے دس چیزوں کو دس جگہ تلاش کیا تو میں نے ان کو دس دوسری جگہوں میں پایا۔

❶ میں نے تکبر میں سربلندی کو ڈھونڈا لیکن میں نے اسے عاجزی میں پایا

❷ میں نے {ذوق} عبادت نماز میں ڈھونڈا لیکن میں نے اسے تقوی میں پایا

❸ میں نے حرص ولالچ میں آرام کو ڈھونڈا لیکن اسے زہد وقناعت میں پایا

❹ میں نے {باطن کو} روحانیت اور نورِ قلب کو روز روشن کی اعلانیہ نفل نمازوں میں ڈھونڈا تو میں نے اسے رات کی خفیہ نماز {نماز تہجد} میں پایا

❺ میں نے قیامت {کے دن کے} نور کو سخاوت جود میں تلاش کیا لیکن اسے روزے کی سخت پیاس میں پایا

❻ میں نے پل صراط پر بخیر وعافیت گزرنے کو قربانی {قربانی کے فربہ جانوروں} میں تلاش کیا تو وہ مجھے صدقہ وخیرات میں دستیاب ہوا

❼ میں نے جہنم سے نجات کو مباح، مستحب اُمور {کے بجالانے} میں تلاش کیا لیکن میں نے اُسے نفسانی خواہشات کے ترک کرنے میں پایا

❽ میں نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو دنیا {کے مشغلوں اور مصروفیتوں} میں ڈھونڈا لیکن اللہ تعالیٰ کے ذکر {یادالٰہی} میں پایا

❾ میں نے عافیت اور سلامتی کو جلوت {مجلسوں، محفلوں، اجتماعوں} میں تلاش کیا لیکن وہ مجھے تنہائی اور خلوت میں ملی

⑩ میں نے بصیرت قلبی اور روشن ضمیری کو نصیحتوں، وعظ گوئی اور قرآن کی تلاوت میں تلاش کیا لیکن میں نے اسے آیاتِ قرآنیہ، آیاتِ الٰہیہ میں غور، تدبر و فکر اور خوفِ خدا سے رونے میں پایا۔

۲۶......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قول باری تعالیٰ "واذ ابتلی ابرٰھیم ربہ بکلمٰت فاتمھن" {جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں} اس کی تفسیر میں فرمایا کہ:

{کلمات سے مراد سنن انبیاء ہے تو جو باتیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آزمائش کے لیے واجب کی تھیں وہ دس تھیں} فرمایا کہ دس {عادتیں، صفتیں} چیزیں سنت میں سے ہیں۔ پانچ کا تعلق سر سے اور پانچ کا تعلق {باقی تمام} بدن سے ہے۔ تو جن کا تعلق سر سے ہے وہ یہ ہیں۔

- مسواک کرنا • کلی کرنا • ناک کی صفائی کرنا • مونچھیں کاٹنا {کتروانا}
- اور سر منڈانا

اور جن کا {باقی تمام} بدن سے ہے وہ یہ ہیں۔

- بغل کے بال اُکھیڑنا • ناخن کاٹنا • زیرناف کے بال صاف کرنا
- ختنہ کرنا • اور {پانی یا ڈھیلے سے} استنجا کرنا

۲۷......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

جس نے حضور نبی کریم ﷺ پر ایک بار درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجے گا۔ اور جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں ایک کلمہ گستاخانہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دس عیوب واقعی ظاہر فرمائے گا۔ {سید عالم ﷺ کی شان محبوبیت دیکھیے} کہ ولید بن مغیرہ {اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو} نے جب نبی کریم ﷺ کو گالی

دی {یعنی جھوٹا کلمہ مجنون کہا} تو اللہ تعالیٰ نے اس میں موجود دس برائیاں ظاہر کردیں۔جیسا کہ فرمایا

- ولا تطع کل الخ {پارہ۲۹/سورۂ نون} کہ ہر ایسے کی بات نہ سننا {بلکہ اس کی طرف توجہ بھی نہ کرنا} جو حلاف {بہت زیادہ قسمیں کھانے والا ہے چاہے جھوٹی ہوں یا سچی}
- مھین {مخلوق میں اپنی بُری حرکتوں کی وجہ سے ذلیل وخوار}
- ھماز {بہت زیادہ طنز وطعنے دینے والا}
- مشآء بنمیم {بہت زیادہ چغلیاں کھانے والا}
- مناع للخیر {بھلائی، نیک کاموں سے بہت زیادہ روکنے والا}
- معتد {حد سے سے بڑھنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا}
- اثیم {گناہ گار، فسق پیشہ، فاجر، بدکار}
- عتل {درشت خو، سرکش}

اوراس پر طرّہ یہ کہ

- زنیم {حرامی، اس کی اصل میں خطا}
- {اور یہ سب گناہ اس وجہ سے کرتا ہے کہ} وہ مال واولاد والا ہے {اوراس کے خیال میں مال والا ہونا اور اولاد والا ہونا ہی کمال ہے} اور اس پر جب ہماری {قرآن کی} آیتیں پڑھی جائیں تو کہتا ہے کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں یعنی قرآن کو جھٹلاتا ہے۔

۲۸......حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جب ان سے سے عرض کیا گیا کہ اللہ کا فرمان "ادعونی استجب لکم"

{تم مجھ سے دعا مانگوں میں قبول فرماؤں گا} اور ہم دعائیں مانگتے رہتے ہیں لیکن ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں ۔تو آپ نے فرمایا کہ دس چیزوں { کوتاہیوں} کے باعث تمہارے دل مردہ ہوگئے ہیں ۔{اور دل مردہ ہونا دعا کے قبول نہ ہونے کی نشانی ہے}

- تم کو ذاتِ الٰہی کی جتنی معرفت اور پہچان حاصل ہے اتنا تم اس کی عبادت کا حق ادا نہیں کرتے
- تم قرآن کریم پڑھتے {تو} ہو لیکن اس کے مطابق عمل نہیں کرتے
- تمہیں ابلیس لعین کی عداوت و دشمنی کا {صرف دعوٰی ہی} دعوٰی ہے لیکن {اندرونِ خانہ تم اس کے پیروکار اور} اس سے تمہاری دوستی ہے
- تمہیں رسول اللہ ﷺ سے محبت کا بڑا دعوٰی ہے لیکن تم نے اس کے طریقہ اور سنت کو چھوڑ دیا ہے
- تم جنت کا شوق تو رکھتے ہو لیکن اس کے لیے {نیک} عمل نہیں کرتے
- تم آتش جہنم کا خوف اپنی زبانوں سے ظاہر کرتے ہو {اور زبان سے جہنم سے پناہ مانگتے ہو} حالانکہ گناہ کرنے {خدا عزوجل و رسول ﷺ کی نافرمانی} سے باز نہیں آتے
- تم کہتے تو ہو کہ موت برحق ہے لیکن اس کے لیے تیاری نہیں کرتے {اعمال صالحہ کا ذخیرہ کرنے کی تم کو کوئی فکر نہیں}
- تم دوسروں کے عیب ڈھونڈنے میں لگے رہتے ہو اور اپنے عیوب {جو تمہارے اندر ہیں ان} کو چھوڑ دیتے ہو {اپنے عیبوں پر نظر نہیں کرتے نہ ان کی اصلاح کی فکر کرتے ہو}

⦿ تم اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق [۱] استعمال کرتے ہو اور اس کا شکر ادا نہیں کرتے

⦿ تم ہر دن اپنے مردوں کو دفن کرتے ہو مگر اُن سے عبرت حاصل نہیں کرتے

{خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان میں کوئی شک نہیں وہ دعائیں قبول فرماتا ہے اور اگر نہیں فرماتا تو وہ کمی ہماری طرف سے ہوگی}۔

۲۹......حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

جو کوئی مومن مرد اور عورت عرفہ کی رات {۹ ذی الحجہ کی رات} کو یہ دعا {جو دس کلمات پر مشتمل ہے} ایک ہزار بار پڑھے۔ پھر جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ بشرطیکہ قطع رحم یا گناہ کی دعا نہ مانگے۔

● سبحان الذی فی السمآء عرشه

{پاکی ہے اس ذات کے لیے جس کا عرش آسمانوں میں ہے}

● سبحان الذی فی الارض ملکه وقدرته

{پاکی ہے اس کے لیے جس کی حکومت اور قدرت زمین میں ہے}

● سبحان الذی فی البر سبیله

{پاکی ہے اس ذات کے لیے جس کی طرف دشت {ریاضت} میں ہے}

● سبحان الذی فی الهوی روحه

{پاکی ہے اس ذات کے لیے جس کی روح ہوا میں ہے}

{۱} خیال رہے کہ رزق کا اطلاق اردو میں اگرچہ کھانے پینے کے کاموں میں استعمال ہوتا ہے مگر اس میں رزق کا استعمال وسیع ہے۔ کھانا، پینا، پہننا، اوڑھنا وغیرہ

- سبحان الذی فی النار سلطانه

{پاکی ہے اس ذات کے لیے جس کا غلبہ آگ میں ہے}

- سبحان الذی فی الارحام علمه

{پاکی ہے اس ذات کے لیے جس کا علم رحموں کے اندر ہے}

- سبحان الذی فی القبور قضآءهٗ

{پاکی ہے اس ذات کے لیے قبروں میں جس کا فیصلہ نافذ ہے}

- سبحان الذی رفع السمآء بغیر عمد

{پاکی ہے اس ذات کے لیے جس نے آسمان بغیر ستون کے بلند کیا}

- سبحان الذی وضع الارض

{پاکی ہے اس ذات کے لیے جس نے زمین کو {نیچے} رکھا}

- سبحان الذی لا ملجأ و لا منجأ منه الا الیه

{پاکی ہے اس ذات کے لیے کہ جائے پناہ اور جائے نجات صرف اس کی طرف ہے}

٣٠.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

حضور ﷺ نے ایک دن ابلیس سے دریافت فرمایا کہ میری اُمت کے کتنے ایسے لوگ ہیں جو تجھے پیارے اور تیرے چہیتے ہیں۔ کہنے لگا دس قسم کے افراد۔

- ظالم بادشاہ
- تکبر کرنے والا
- وہ سرمایہ دار جو اس کی پرواہ بھی نہیں کرتا کہ اس نے مال کہاں سے کمایا اور کس جگہ خرچ کیا {نہ حلال و حرام کی پرواہ اور نہ فضول خرچی و اسراف کا اندیشہ}

- وہ بد خصال عالم دین جو حاکم وقت کے ظلم کی تصدیق کرے
- خیانت کرنے والا تاجر
- ذخیرہ اندوز {حاجت و قحط کے وقت اناج وغیرہ کو روکنے والا تاکہ پھر زیادہ سے زیادہ قیمت سے بیچے}
- زنا کرنے والا
- سُود خور
- وہ بخیل جسے اس کا لحاظ نہیں کہ مال کہاں کہاں سے حاصل کیا {اور فراوانی کے باوجود حاجت مندوں کے کام نہیں آتا}
- شرابی، شراب کا عادی {جس کا کام جام و ساغر کے بغیر نہیں چلتا}

۳۱......پھر حضور ﷺ نے مزید فرمایا کہ:

میری اُمت میں سے تمہارے دشمن کتنے ہیں۔شیطان نے کہا بیس قسم کے لوگ۔

- آپ {محمد ﷺ} میرے دشمن ہیں، میں آپ سے بغض رکھتا ہوں
- وہ عالم جو اپنے علم پر عمل کرے
- وہ حافظ قرآن جو اس {احکام قرآن} پر عمل کرے
- پانچوں نمازوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اذان دینے والا
- غریبوں، مسکینوں اور یتیموں سے محبت کرنے والا
- نرم دل
- حق {تعالیٰ کی رضا کی} خاطر عاجزی کرنے والا
- اور وہ جوان جس نے اپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزاری
- رزق حلال کھانے والا
- اور وہ دوست جن کی آپس میں دوستی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو

- اور وہ نمازی جو جماعت سے نماز پڑھنے کا بہت زیادہ شوق رکھتا ہو
- اور وہ جو {رات کو} لوگوں کے سونے کے وقت نماز {تہجد} پڑھتا ہے
- وہ جو اپنے نفس {جان} کو حرام {کاموں} سے بچائے رکھتا ہے
- اور وہ جو {دوسرے مسلمانوں کا} خیر خواہ ہے {اور دوسری روایت میں ہے کہ} ان کے لیے دعائے خیر میں رہتا ہے اور اس کے دل میں کوئی رنجش نہیں ہوتی
- جو ہمیشہ پاک وصاف اور باوضو رہتا ہے
- سخاوت کرنے والا
- خوش خلق
- جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ضمانتوں میں اللہ کو سچ {سچا} سمجھتا ہے۔ اور اس پر بھروسہ کرتا ہے
- بیواؤں کا غم خوار خبر گیری کرنے والا
- موت کی تیاری کرنے والا۔

۳۲ ...... حضرت وھب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

تورات میں یوں لکھا ہے۔

- جس نے دنیا میں سفر آخرت کا توشہ لے لیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دوست بن جائے گا
- جس نے دنیا میں عیش پرستی کو ترک کیا قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے امن میں رہے گا
- جس نے حسد کو چھوڑا قیامت میں اہلِ محشر کے سامنے اس کی عزت افزائی اور تعریف ہوگی
- جس شخص نے عہدہ اور منصب {ریاست} کی محبت وطلب کو چھوڑا وہ قیامت کے دن شہنشاہ {مطلق} جبار کے پاس مقام خاص میں ہوگا

- جو فضول باتوں {فضول کاموں} کو دنیا میں ترک کر دے وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں شمار ہو گا
- جو نیک آدمی دنیا میں لڑائی جھگڑے سے دور رہے تو روزِ جزاء کامیاب و کامران ہو گا
- جس شخص نے بخل و کنجوسی کو دنیا میں ترک کیا تو اس کا ذکرِ خیر قیامت کے دن اعلانیہ اور سب کے سامنے عام ہو گا
- جس نے دنیا میں {اللہ کی رضا کی خاطر} راحت و آرام کو چھوڑا وہ قیامت کے دن خوش و خرم رہے گا
- جس نے دنیا میں حرام کمانا اور حرام کھانا چھوڑا وہ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کے پڑوس میں ہو گا
- جس نے دنیا میں بد نگاہی کو چھوڑا {یعنی عورتوں کو بری نظر سے دیکھنا چھوڑا} اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت جنت میں {جنتی مناظر دکھا کر یا اپنا دیدار کرا کر} اس کی آنکھوں کو خوش کرے گا
- جس نے دنیا میں {حرام} دولت کو چھوڑ کر فقر کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن نبیوں اور ولیوں کے ساتھ درجے عطا فرمائے گا {انبیاء و اولیاء کے زیرِ سایہ مقام}
- جو شخص دنیا میں لوگوں کی {جائز} حاجتوں کو پورا کرنے کے لیے اٹھا {کوشش کی} اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت کی حاجتوں اور مرادوں کو پورا فرمائے گا
- جس شخص کو قبر میں انیس اور غم خوار کی ضرورت ہو تو وہ رات کی تاریکی میں اٹھے اور نماز {تہجد} پڑھے

- اور جو {گرمی محشر سے بچنے کے لیے} رحمٰن کے عرش کے سائے کا طالب ہو تو وہ ہمیشہ گناہ سے بچتا رہے
- جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا حساب آسان ہو تو وہ ہمیشہ اپنے نفس اور اپنے بھائیوں کے ساتھ ہر معاملہ میں خیر خواہی کرتا رہے {یعنی نصیحت کرتا رہے}
- جس کی تمنا ہو کہ فرشتے اس کی زیارت اور ملاقات کو آئیں تو اس کو چاہیے کہ وہ متقی بن جائے
- جو شخص جنت کے اعلیٰ درجوں میں رہنا چاہے تو وہ شب و روز {یعنی ہر وقت} اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہے
- اور جو شخص جنت میں بلا حساب و کتاب داخل ہونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ گناہوں سے سچی توبہ کرے اور اللہ کی طرف رجوع لائے
- جو شخص چاہے کہ اس کا دل غنی {مخلوق سے بے نیاز} ہو جائے تو وہ اللہ کی تقسیم پر راضی رہے {اللہ تعالیٰ نے جو کچھ عطا فرمایا ہو اس پر قناعت کرے}
- اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک فقیہ اور عالم بننا چاہے تو وہ خشوع و خضوع کے ساتھ بندگی کرے {یعنی عمل کرتے ہوے اللہ سے ڈرتا رہے}
- اور جو شخص حکمت و بصیرت کا طالب ہو تو وہ عالم بنے {یعنی علوم دینیہ میں کامل مہارت حاصل کرے اور دینی علوم سیکھ کر عالم باعمل بنے}
- اور جو شخص لوگوں کی ایذا رسانی سے بچنا اور محفوظ رہنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ سب کو بھلائی کے ساتھ یاد کرے اور غور کرے کہ میں {خود} کس حقیر {پانی کے قطرہ} سے پیدا کیا گیا ہوں۔ اور کس {اعلیٰ و ارفع مقصد کے} لیے پیدا کیا گیا ہوں

- جو دنیا و آخرت میں شرف {سرداری} حاصل کرنا چاہے تو آخرت کو ہمیشہ دنیا پر ترجیح دے اور مقدم رکھے
- اور جو شخص جنت الفردوس اور {اس کی} فنا نہ ہونے والی نعمتوں کی خواہش رکھتا ہو تو وہ اپنی عمر عزیز کو دنیا کی برائیوں میں ضائع نہ کرے
- جو دنیا و آخرت میں جنت کا طالب ہو تو وہ سخاوت کرے۔ اس لیے کہ سخی جنت سے قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے
- جو شخص اپنا دل نورِ کامل سے منور کرنا چاہے تو وہ کائنات کی ہر چیز {آیاتِ الٰہیہ} میں غور و تدبر کرے {اور زندگی کے ہر واقعہ سے عبرت حاصل کرے}
- جو شخص یہ چاہے کہ اس کا بدن صبر کرنے والا ہو اس کی زبان ہر وقت خدا کو یاد کرنے والی ہو، اس کا دل خوف خدا سے ڈرنے والا ہو تو اس پر لازم ہے کہ تمام مسلمان مردوں، مسلمان عورتوں، مومن مردوں، مومن عورتوں کے لیے کثرت سے {اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعائے مغفرت اور} استغفار کرے۔

اللّٰهم اغفر لجميع المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات بل الاحياء منهم والاموات. رافع الدرجات. انك مجيب الدعوات. امين يارب العلمين.

الحمد لله على منهٖ باتمام ترجمه المنبهات على الاستعداد ليوم المعاد

یوم الجمعہ ۴ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ / ۳ فروری ۲۰۰۶ء

☆......☆......☆

ارشادات خواجہ محمد عارف ریوگری قدس سرہ

(۵۵۱ھ ---------- ۶۳۲ھ)

☆☆

☆ ......ادب احرار کا زیور ہے۔

☆ ......اولیاء کی تین علامتیں ہیں۔

(۱) بلند مرتبہ ہونے کے باوجود تواضع و انکساری اختیار کرنا (۲) قدرت ہوتے ہوئے زہد و پرہیزگاری اختیار کرنا (۳) قوت و طاقت کی موجودگی میں انصاف کرنا۔

☆ ......توحید یہ ہے کہ تیرے دل میں اس (اللہ) کے سوائے کسی کا خیال نہ آئے۔

☆ ......دنیا وہ ہے جو تجھ کو اللہ تعالیٰ سے محجوب کر دے۔

☆ ......جس شخص کے لیے خدائے تعالیٰ کی عطا و منع یکساں ہو تو وہ اللہ کی حد درجہ محبت میں پہنچا ہوا ہے۔

☆ ......حق سبحانہٗ تعالیٰ بندہ سے اس وقت راضی ہوتا ہے جب کہ وہ نعمت کی طرح تکلیف یا آزمائش پر شاکر ہوتا ہے۔

☆ ......اے عارف: مرشد وہ ہے جو مخلوق کو دنیا سے آخرت، گناہ سے اطاعت و فرمانبرداری، حرص سے زہد و پارسائی، بخل سے سخاوت، کبر سے تواضع و انکساری، غفلت سے آگاہی اور غرور و پندار سے پرہیزگاری کی طرف راستہ دکھائے اور آخرت کا دوست اور دنیا کا دشمن بنائے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر مغرور نہ بنائے اور خدا ترسی کا علم سکھائے۔

ارشادات خواجہ یعقوب چرخی علیہ الرحمۃ

(۷۶۲ھ .... ۸۵۱ھ)

☆☆

☆......''فنا'' صفات بشریت سے نیست و نابود ہونے اور ''بقا'' صفات الوہیت سے متصف ہونے کا نام ہے۔

☆......درویش کے لیے سوائے لقائے مولیٰ کوئی چیز مطلوب نہیں ہونی چاہیے تا کہ رب تعالیٰ کے انوار و تجلیات کا کما حقہٗ مشاہدہ کر سکے۔

☆......شیخ کامل مکمل کی ایک باطنی نگاہ سے باطن کی وہ صفائی حاصل ہو جاتی ہے جو زیادہ ریاضتوں سے بھی میسر نہیں آتی۔

☆......حقائق التفسیر میں آیا ہے کہ کبرا میں سے ایک سے پوچھا گیا کہ کیا بہشت میں ذکر ہوگا انہوں نے جواب دیا کہ ذکر کی حقیقت یہ ہے کہ غفلت نہ رہے چوں کہ بہشت میں غفلت نہیں ہوگی لہٰذا تمام ذکر ہوگا۔

☆......اخلاص کی حقیقت فنا کے بعد ہاتھ آتی ہے جب تک بشریت غالب ہے میسر نہیں ہوتی۔

☆......حضرت خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تو ہوا میں اُڑے تو تو ایک مکھی ہے اور اگر پانی پر چلے تو تو ایک تنکہ ہے ایک دل کو قابو کر تا کہ تو ایک آدمی بن جائے۔

☆......حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سرکشی کی دو قسمیں ہیں۔ علم کی

سرکشی اور مال کی سرکشی، علم کی سرکشی یہ ہے کہ خود پر بھروسہ ہو اور تکبر کرے اور مال کی سرکشی یہ ہے کہ زہد سے منکر ہو جائے اور عبادت سے رہ جائے۔

☆ ......شیخ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بندے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی نعمت، مصیبت اور دکھ پہنچے وہ اس پر راضی رہے۔ یعنی انسان کو اس دنیا میں عالم بقا کا طالب ہونا چاہیے اور نیک اعمال کرنے چاہئیں تا کہ وہ محبوب حقیقی کے وصال و جمال سے مشرف ہو جائے۔

ارشاد خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲۱۶ھ ......۱۲۸۴ھ)

☆☆

☆ ......صد ہزار علم سے ایک ذرہ خالص عمل کا بہتر ہے...... اور صد ہزار عمل سے ایک ذرہ اخلاص کا بہتر ہے...... اور صد ہزار اخلاص سے ایک ذرہ عشق کا بہتر ہے...... اور صد ہزار شوق و عشق سے ایک ذرہ درد کا بہتر ہے......

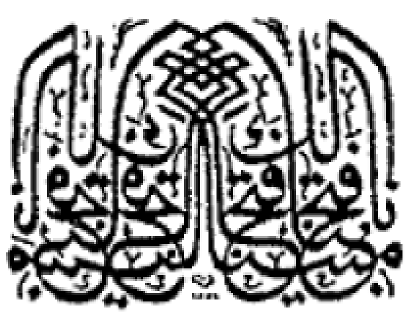

بسم الله الرحمن الرحيم

اقرأ وربك الأكرم الذي

علم بالقلم

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای ناظم آباد، کراچی۔ فون 92-21-6614747

۲۔ ضیاءالاسلام پبلی کیشنز۔ ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، کراچی
فون نمبر: 2633819-2213973

۳۔ محمد عارف و عبدالراشد مسعودی۔ اسٹاکسٹ ادارۂ مسعودیہ کراچی
شاپ نمبر B-2 سر نیچ منزل امام بارگاہ اسٹریٹ نزد کچھی میمن مسجد بالمقابل گلف ہوٹل
صدر کراچی، پاکستان۔ فون نمبر: 021-5217281
موبائل: 0320-5032405

۴۔ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد،
کراچی نمبر ۵، فون: 4910584-4926110

۵۔ ضیاء القرآن۔ 14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی
فون: 021-263041-2210212

۶۔ فرید بک اسٹال ۳۸۔اردو بازار لاہور فون نمبر: 042-7224899

۷۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم
کنڈ بالہ (مجاہدہ آباد)، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان

۸۔ گلوبل اسلامک مشن 355 والنٹ اسٹریٹ سوبیٹ ۲ یونکرس، نیویارک 10701،
P.O.Box:1515 ٹیلیفون:(914)709-1705 فیکس: (914)709-1593

۹۔ جناب منیر حسین مسعودی، 46 ہولی لین، سمیتھوک، ویسٹ مڈلینڈز B67 7JD،
انگلینڈ U.K.

بسم الله الرحمن الرحيم

Zia-ul-Islam Publications

Zia-ul-Islam Publications

Zia-ul-Islam Publications
Mohd Bin Qasim Road, Off. M. A. Jinnah Road,
Karachi (Sindh) Islamic Republic of Pakistan.